اپنی اولاد اور ورثاء کو خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

صحابہ کی وصیتیں

تالیف

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ

Marfat.com

Marfat.com

اپنی اولاد اور ورثاء کو خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

صحابہ کی وصیتیں

تالیف:

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوت اسلامیہ
۱۔ فصیح روڈ۔ اسلامیہ پارک۔ لاہور

Marfat.com

297.9922
ص 416 م
۱۴۱۳۲۴

Marfat.com

الاہداء

ان صحابہ کرام کے نام

۱۔ جن کے کفن، پسینہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر ہوئے۔

۲۔ جن کی زبان کے نیچے دفن کے وقت موئے مبارک رکھے گئے

۳۔ جن کی تدفین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مس ہونے والے کپڑوں سے ہوئی۔

۴۔ جن کی تدفین اس حال میں ہوئی کہ ان کے چہروں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور ناخن شریف سجائے گئے۔

۵۔ جنہوں نے قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عصا مبارک کو اپنے لیے سہارا بنایا۔

۶۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کو ذریعہ نجات بنا لیا۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	الاھداء	۳
	فہرست	۵
	ابتدائیہ	۱۵
	صحابی کی تعریف	۱۷
	قرآن اور مقام صحابہ	״
۱	یہ آپ کے لیئے کافی ہیں	״
۲	دارین کے منافع انہیں حاصل ہیں	۱۸
۳	اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔	״
۴	آپسمیں رحیم وشفیق ہیں۔	۱۹
۵	بجائے ڈرنے کے ایمان میں اضافہ	״
۶	یہی سچے مومن ہیں۔	۲۰
۷	انکے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔	״
۸	انکو اپنی بارگاہ سے نہ اٹھاؤ۔	۲۱
۹	انکے اندر بیٹھو۔	۲۲
۱۰	انہوں نے اپنے نفوس کو رضاء الٰہی کی خاطر بیچ دیا ہے	״
۱۱	جب آپ نے اپنے صحابی سے فرمایا۔	۲۲
۱۲	انہوں نے رب کا وعدہ وفا کر دیا	۲۳
	احادیث اور مقام صحابہ	۲۴
۱	صحابہ جتنا ثواب تم نہیں پا سکتے	״
۲	سب سے افضل میری ظاہری حیات کے لوگ ہیں۔	۲۵
۳	صحابہ امت کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔	״
۴	میرے صحابہ کا احترام کرو۔	۲۶
۵	جس نے مجھے دیکھا اسے آگ مس نہیں کر سکتی۔	״
۶	کسی صحابی کی اقتداء کرو۔	״
۷	اصحاب بیعت رضوان کا مقام	۲۷
۸	اہل بدر کا مقام۔	۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹	جنہوں نے میری زیارت کا شرف پایا۔	۲۸
۱۰	خاموشی اختیار کرو۔	؍؍
۱۱	بدترین اُمتی۔	۲۹
۱۲	طعن کرنے والے پر اللہ کی لعنت۔	؍؍
	اقوال صحابہ اور مقام صحابہ	۳۰
۱	حضور کے بعد سب سے بہتر دل	؍؍
۲	اس امت کے سب سے بہتر لوگ	؍؍
۳	کتاب وسنت کے ماہر	؍؍
۴	عمل میں حضور کے سب سے قریب۔	۳۱
۵	جس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔	۳۲
	اقوال تابعین اور مقام صحابہ	۳۳
۱	اللہ تعالیٰ نے [illegible] صحبت نبوی کے لیے منتخب فرمایا	۳۳
۲	ہر حال میں اللہ کے تابع و	۳۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	فرمانبردار۔	
	علم کے تاجدار	۳۴
	حضرت عبداللہ بن عباس کی شانِ علمی۔	۳۵
	صحابی کے گھوڑے کی خاک اور عمر بن عبدالعزیز	[illegible]
	اقوالِ صحابہ کا مقام	۳۷
	وصیت کا مفہوم	۳۹
	وصیت کا مقام	۴۱
	سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	۴۳
	کل کا انتظار نہ کرنا	۴۵
	مجھے انہی ہاتھوں سے غسل دینا	؍؍
	میرے لباس میں مجھے کفن دیں	۴۶
	مجھے محبوبِ خدا کے پہلو میں دفن کرنا	۴۸
	تیری دوسری ہمشیرہ ابھی پیدا ہوگی	۴۹
	پانچواں حصہ مال صدقہ کردینا	۵۰
	بعد میں آنے والوں کو مشقت میں ڈال	

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	۵۳
وصال کے وقت مجھے زمین پر حالت سجدہ میں ڈال دینا شاید اللہ رحم فرمادے۔	۵۵
خلافت کا فیصلہ	۵۶
خلیفہ بننے والے کو وصیت	۵۶
میرے نزدیک سب سے اہم امر حضور کے پہلو میں دفن ہونا ہے۔	۵۷
مجھے اپنے حبیب کے شہر میں موت عطا فرما	۵۸
میرا جنازہ حضرت صہیب پڑھائیں	۵۹
میرے کفن کو خوشبو نہ لگانا	″
میرے کفن میں اعتدال سے کام لینا	″
میری قبر بھی معتدل بنانا	۶۰
جو وصف میرے اندر نہیں وہ بیان نہ کرنا	″
مجھے جلدی لے کر چلنا	۶۱
میرے رخسار اور زمین کے درمیان کوئی شے نہ ہو۔	″
مجھ پر نوحہ نہ کرنا	″
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی وصیتیں	۶۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۶۵
انہیں چھوڑ دو یہ	″
اگر میں زندہ رہا تو	۶۶
صرف میرے قاتل ہی کو قتل کیا جائے	۶۴
اسے مثلہ نہ کرنا	۶۶
میرے کفن و جسم کو یہ خوشبو لگانا	۶۷
وصیت کی تفصیل شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی زبانی	۶۸
حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو وصیتیں۔	۶۹
صلح کروانا نماز اور روزہ سے افضل ہے	۷۰
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت	
سیدہ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں۔	۷۲
میرا لباس نہ اتارنا	۷۳
مجھے پالکی میں لے جانا	۷۴
مجھے آپ اور علی غسل دیں	۷۵
آپ کی وصیت اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔	″
مجھے رات کو دفن کرنا	۷۶
امام حسن رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	″
معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے	۷۷
مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا	″
ام المومنین کی اجازت، مگر مروان کا انکار۔	۷۸

Marfat.com

مجھے دادی کے پاس دفن کرنا۔	۸۰
مسجد نبوی کی چھت پر حضرت ابوہریرہ کا اعلان	۸۱
اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وصیّتیں۔	۸۲
اب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن نہ کرنا۔	۸۲
مجھے اسی طرح دفن کر دیا جائے	۸۳
رسول اللہ کا قمیص اور عذاب قبر سے نجات۔	״
میرے نیچے سُرخ چادر نہ بچھانا	״
حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی وصیّت	۸۴
ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وصیّتیں۔	״
ایک کفن صدقہ کر دینا	۸۵
میری چادر صدقہ کر دینا	״
مجھے رسول اللہ کی چارپائی پر بابردہ لے جانا۔	۸۶
میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لانا	۸۶
اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی غریب یہودی بھانجے	״

کے لیے وصیّت۔	
میرا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں	۸۷
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وصیّتیں۔	۸۸
دیکھنے والا مجنون سمجھتا	۸۹
ان درختوں کو پانی دیتا ہوں تاکہ محبوب کی یادیں تروتازہ رہیں۔	״
مجھے حرم سے باہر دفن کرنا	۹۱
اب میں اولاد کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتا۔	۹۲
تین حسرتیں لیے جا رہا ہوں	״
میری قبر پر سورہ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات تلاوت کرنا۔	״
	״
خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیّتیں۔	۹۴
پسینہ محبوب سے کفن کو معطر کرنا	۹۵
مصطفےٰ کے پسینہ کی کیا بات ہے	۹۶
امام محمد بن سیرین تابعی کا کفن بھی اسی پسینہ سے معطر ہوا۔	۹۶
حضور علیہ السلام کی چھڑی مبارک میرے ساتھ دفن کرنا۔	۹۷

Marfat.com

موئے مبارک زبان کے نیچے رکھ کر دفن کرنا	۹۷
مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا	۹۸
مجھے محمد بن سیرین غسل دیں اور میرا جنازہ پڑھائیں۔	״
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وصیت۔	۹۹
میرے جنازہ کے پیچھے چلنا	۱۰۰
نماز عید سے پہلے میرا جنازہ پڑھ لینا	۱۰۱
مٹی ڈالنے میں میرے دائیں بائیں کا خیال نہ کرنا۔	۱۰۲
میری قبر پر ٹھہرنا تاکہ میں جواب دے سکوں۔	۱۰۳
میری قبر میں لکڑی اور پتھر نہ رکھنا	۱۰۲
راز دانِ رسول حضرت حذیفہ کی وصیتیں۔	۱۰۴
اگر حضرت حذیفہ جنازہ میں شریک ہوتے تو۔	۱۰۵
خدا کی قسم اے امیرالمومنین آپ شامل نہیں۔	۱۰۶
مجھے قیمتی کفن نہ دینا ورنہ روزِ قیامت منہ پر مار دیا جائے گا۔	״
موت مجھے محبوب ہے لیکن	۱۰۷
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنا	۱۰۸
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیتیں	۱۰۹
یہ بال مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھ دینا۔	״
یہ ناخن مبارک میری آنکھوں پر رکھ دینا۔	״
ناخن پیس کر انہیں میری آنکھوں کا سرمہ بنا دینا۔	۱۱۰
ناخن مبارک رکھ کر مجھے سپردِ خدا کر دینا۔	۱۱۱
یہ قمیصِ رسول کفن کے نیچے جسم پر رکھ دینا۔	״
اگر بچی تو ان تبرکات سے بچے گی	۱۱۲
میرا نصف مال بیت المال کو دے دیا جائے۔	״
چادر انور کا بیس ہزار درہم دے کر حاصل کرنا۔	۱۱۳
معلم اُمت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔	۱۱۴
میرا جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں	״

Marfat.com

مجھے دو سو درہم کا کفن دیا جائے	۱۱۴
کیا خواہش ہے رحمتِ ربّ کی	۱۱۵
فارغ اوقات اپنے گھر رہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔	"
مجھے عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کرنا۔	۱۱۶
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی وصیت۔	"
کوئی کھانا کھائے بغیر نہ جائے	۱۱۸
میرے کفن و دفن میں کوئی صاحبِ منصب شریک نہ ہو۔	"
غسل و کفن کے بعد جنازہ پڑھانے والے کا انتظار کرنا۔	۱۱۹
میرے مرنے پر نوحہ نہ کرنا	۱۲۰
مجھے اپنے کپڑے میں کفن دیجیے	۱۲۱
اے اللہ مجھے اپنی ملاقات عطا فرما	"
رونے کی وجہ کیا ہے؟	۱۲۲
میری قبر پر خیمہ نہ لگانا	"
کفن میں مجھے عمامہ اور کرتہ نہ پہنانا	۱۲۳
موت کے بعد وصیت! زرہ بیچ کر قرض ادا کر دینا۔	"
دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔	۱۲۶
رسول اللہ سے چادر کفن کے لیے لی ہے۔	۱۲۷
میں ہجرت والی سرزمین پر نہیں مرنا چاہتا۔	۱۲۸
کیا تو نے کوئی وصیت کی ہے؟	۱۲۹
میری لحد رسول اللہ کی لحد کی طرح ہی بنانا۔	۱۳۰
یہ ہار مجھے رسول اللہ نے پہنایا تھا مجھ سے جدا نہ کرنا۔	۱۳۱
مجھے نمکین پانی سے ہی غسل دینا	۱۳۲
مجھے دشمن کے شہر قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کرنا۔	۱۳۳
میزبانِ رسول کے لیے گھر خالی کرنا	۱۳۵
میری بیڑیاں نہ کھولنا اور نہ خون دھونا۔	۱۳۶
مجھے اس مجاہدانہ لباس میں کفن دینا جو میں نے اسی لیے محفوظ رکھا تھا۔	"
میری نماز جنازہ حضرت سعد پڑھائیں	۱۳۷

Marfat.com

میرے بالوں کو آقا کا دستِ اقدس لگا ہے قبر میں بھی ساتھ ہی جائیں گے۔	۱۳۸
ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ	۱۳۹
میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور قوم کو میرا پیغام دینا۔	۱۴۱
کل میں پہلے شہید ہونے والا ہوں میرا قرض ادا کر دینا۔	۱۴۲
اپنی بہنوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ پیش آنا	۱۴۲
چھ ماہ کے بعد تر و تازہ	۱۴۳
تیرے والد سے اللہ تعالیٰ نے بلا حجاب کلام فرمایا ہے۔	۱۴۳
علم ان چار صحابہ سے حاصل کرنا	۱۴۴
انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے بڑے عالم۔	"
انگوٹھی ساتھ ہی رہی	۱۴۵
میری قبر پر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرنا	"
قبر پر پانی چھڑکنا	۱۴۶
مجھے یہاں دفن کرنا	"
مدینہ کی تاریک گلیوں سے لے جانا	۱۴۷
میری قبر پر کھجور کی دو شاخیں گاڑ دینا۔	۱۴۷
اللہ کی طرف سے شاخوں کا انتظام	"
حضرت ابوالعالیہ کی وصیت	۱۴۸
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وصیت۔	۱۴۹
مسجد میں جا کر نماز پڑھنا اور دُعا کرنا۔	"
مجھے اُٹھا کر مدینہ طیبہ رسول اللہ کی خدمت میں لے چلو۔	۱۵۰
حافظ ابن اثیر نے یہی وصیت ان کلمات سے نقل کی ہے۔	۱۵۱
حضور کا عصا مبارک میرے کفن میں رکھ دینا۔	۱۵۱
حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی وصیت۔	۱۵۴
میں حضور سے کیسے ملاقات کروں گا۔	۱۵۴
مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا	۱۵۵
مجھ پر مٹی نہ ڈالنا	"
میں اس مرض میں نہیں مروں گا	"

Marfat.com

مجھے یہود ونصاریٰ کی طرح آہستہ نہ لے جانا۔	۱۵۶
میری قبر مربع اور چار انگلیوں کی مقدار اُونچی بنانا۔	۱۵۷
میری چارپائی کو عمامہ سے باندھو	؍؍
جب واپس آؤ تو کھانا کھلاؤ	۱۵۸
فرشتوں کا سلام اور مصافحہ	؍؍
جب تک زندہ ہوں اس معاملہ کو مخفی رکھنا۔	؍؍
آپ کی موت سے پہلے سلام لوٹ آیا	۱۵۹
میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جانا۔	؍؍
غسل میں آخری دفعہ کافور لگانا	؍؍
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہی کفن دیا جائے۔	۱۶۰
میرا جنازہ ابنِ زیاد نہ پڑھائے	؍؍
مجھے رسول اللہ کے صحابی غسل دیں	؍؍
میرا جنازہ حضرت ابو برزہ اسلمی پڑھائیں۔	۱۶۱
میری قبر برابر رکھنا	؍؍
میری وصیت کون قبول کرے گا	۱۶۲
کفن کا قمیص گھر کے ستون پر	۱۶۲
مجھے صحابہ کے ساتھ دفن کرنا	۱۶۳
مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا	۱۶۴
چھوٹوں کو سردار نہ بنانا	۱۶۵
کسی سے نہ مانگنا	۱۶۶
حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ کی وصیت۔	۱۶۷
ہمیں اپنی کپڑوں میں کفن دینا	۱۶۷
یہ میری سواری حضور کی خدمت میں پیش کر دینا۔	؍؍
حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔	۱۶۸
سب سے پہلے کعبہ کی طرف رُخ کرنے والے۔	۱۶۹
سب سے پہلی تقریر	۱۷۰
قبر میں میرا منہ کعبہ کی طرف کر دینا	۱۷۱
میرا تہائی مال رسول اللہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔	۱۷۲
آپ نے مال ورثا کو لوٹا دیا	؍؍
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔	۱۷۳

Marfat.com

تاریک کمرے میں غسل کرتے وقت بھی پشت جھکائے رکھنے ۔ ۱۷۳
کسی کو اطلاع نہ کرنا ۱۷۴
مجھے دو دفعہ غسل دینا ۱۷۵
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی وصیّت ۔ ۱۷۶
مجھے شہر کوفہ سے باہر دفن کرنا ۱۷۷
کہیں تم مجھے موت سے ڈرنے والا نہ سمجھو ۔ ۱۷۸
بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تر و تازہ پھل کھانا ۔ ۱۷۹
بے وقوف لوگوں کی صحبت سے بچنا ۔ ۱۸۰
حجاج میرا جنازہ نہ پڑھائے ۱۸۱
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وصیّت ۔ ۱۸۱
میرا تمام اسلحہ اور گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دینا ۔ ۱۸۱
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وصیّتیں ۔ ۱۸۲
تمہیں تقویٰ اور صلہ رحمی کی وصیت کرتا ہوں ۔ ۱۸۳
سرزمین مدینہ میں پہلا مسلمان ۱۸۴
جانتے ہو تم رسول اللہ کی کس پر بیعت کر رہے ہو ۔ ۱۸۵
میری بیٹیاں رسول اللہ کے سپرد ۱۸۵
رسول اللہ نے انہیں کانٹے پہنائے ۱۸۶
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے پسند نہیں فرمایا لہٰذا اس میں کفن نہ دینا ۔ //
اگر اس میں خیر ہوتی تو ۱۸۸
اے اللہ ہمارے آقا کو ہمارے حال پر مطلع فرما ۔ //
مشرک کو مس نہ کرنے کا عہد ۱۸۹
میری کمان اور اسلحہ حضور کی خدمت میں پیش کر دینا ۱۹۰
میں نے توکل کو افضل عمل پایا ہے ۱۹۱
حضور نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم دنیا سے زادِ مسافر سے زائد حاصل نہ کرو گے ۔ ۱۹۲
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی وصیّتیں ۔ ۱۹۳

Marfat.com

مجھے اولاد کے بارے میں شک ہو سکتا ہے مگر رسول اللہ کے بارے میں نہیں۔	۱۹۲
مجھے میدان جنگ میں ڈال دینا	۱۹۳
اگر ادائیگی قرض میں پریشانی ہو تو میرے دوست سے عرض کرنا۔	۱۹۴
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وصیتیں۔	۱۹۵
میرا باغ امہات المومنین کی خدمت میں پیش کر دینا۔	۱۹۶
پچاس ہزار دینار اور ہزار گھوڑا راہِ خدا میں وقف کر دینا۔	″
بدری صحابہ کیلئے چالیس ہزار دینار	۱۹۷
میں نے اسلام لانے کے بعد کبھی گناہ نہیں کیا۔	۱۹۷
حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی وصیت۔	″
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا۔	۱۹۸
میرا اسلام عرض کر کے آپ سے دُعا کروانا۔	۱۹۹
اس حال میں مجھے پسند نہیں کہ حضور کے پاؤں میں کانٹا چبھے۔	۲۰۰
صحابہ کا ایک اہم معمول	۲۰۲

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ابتدائیہ

اللہ تعالےٰ نے عقائد و اعمالِ صحابہ کو ہدایت کا معیار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوْا (البقرہ ۱۳۶)	اگر (یہ لوگ) تمہاری مانند ایمان لے آئیں تو وہ منزل کو پالیں

اس لئے کہ جسقدر اللہ تعالےٰ، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے ساتھ محبت و عشق ان کے سینوں میں موجزن تھی اس کا کہیں تصور نہیں ہو سکتا، منافقین و مخالفین اسلام ان کی دارفتگی دیکھ کر انہیں پاگل و مجنوں قرار دیتے، قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ	جب ان سے کہا جاتا تم بھی اسی طرح ایمان لاؤ جسطرح لوگ (صحابہ) ایمان لاتے ہیں۔

تو وہ آگے سے کہتے ہیں۔

اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ	کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے یہ بے وقوف ایمان لائے ہیں۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

Marfat.com

اَلَآ اِنَّھُمۡ ھُمُ السُّفَھَآءُ — سنو بلاشبہ یہ خود بے وقوف ہیں لیکن
وَلٰکِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ — یہ علم نہیں رکھتے۔

(البقرہ، ۱۳)

انکی دیوانگی کیا تھی؟ فقط اپنے خالق و مالک جل جلالہ اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مستغرق ہونا تھا، اسکے مقابلہ میں وہ دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہو چکے تھے انکی زندگی کے ہر ہر عمل سے یہی بات اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے۔ اپنے دیگر اعمال پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و تعلق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارکہ کو ذریعہ نجات سمجھا، یہی وجہ ہے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور امام حسن رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پہلو میں تدفین کی وصیت کرتے نظر آتے ہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہ، حضرت انس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم جیسی شخصیات اپنے اپنے ورثاء کو یہ وصیت کرتے ہیں کہ یہ قمیص رسول یہ عصاء رسول، یہ پسینۂ رسول، یہ موئے رسول، اور یہ ناخن مبارک ہمارے ساتھ کفن میں رکھ دینا اگر بنی تو ان سے بنے گی ہم نے اس کتاب میں ان سچی محبت رکھنے والوں کی کچھ ایسی ہی وصایا کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے

یہاں میں اپنے بھائی الحاج اخلاق احمد شیخ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس مبارک کتاب کی طباعت کا ذمہ اٹھایا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد خاں قادری
جامعہ اسلامیہ لاہور

Marfat.com

صحابی کی تعریف :

صحابی کی اگرچہ دو تعریفات کیں گئیں ہیں ایک محدثین نے کی ہے جبکہ دوسری اصولیین اور فقہائے کی ہے مگر راجح اور مختار محدثین کی ہے اسی لیے ہم اس پر اکتفا کر رہے ہیں۔

ھو من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقظۃ مؤمنا بہ بعد بعثتہ حال حیاتہ و مات علی الایمان (فتح المغیث ، ۳ : ۸۶)	صحابی وہ شخص ہے جس نے بعثت کے بعد بیداری اور حالت ایمان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شرف پایا اور حالت ایمان پر وفات پائی۔

دیدار کے بجائے ملاقات کا لفظ بہتر ہے کیونکہ بعض صحابی نابینا تھے مثلاً حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ، انہیں اگرچہ دیدار نصیب نہیں مگر ملاقات کا شرف حاصل ہے۔

قرآن اور مقام صحابہ

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فضائل اور ان کے درجات و کمالات اور خدمات کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے چند مقامات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

۱۔ یہ آپ کیلئے کافی ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور اطمینان دلاتے ہوئے فرمایا۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ	اے غیب کی خبریں بتانے والے

Marfat.com

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال، ۶۴)

(نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے

یہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے ساتھ حضور کے صحابہ کا بھی ذکر کیا تاکہ ان کے مقام کی لوگوں کو معرفت ہو ورنہ اللہ تعالےٰ کی مدد ہی آپ کے لیے کافی ہے۔

۲۔ دارین کے منافع انہیں حاصل ہیں:

چونکہ صحابہ نے اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں تھیں اس لیئے فرمایا دنیا و آخرت کے تمام منافع اور ثمرات انہیں حاصل ہیں۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (التوبہ، ۸۸)

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد کو پہنچے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے:

صحابہ کو ہی یہ عظمت حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے بارے میں یہ اعلان فرمادیا کہ وہ ان سے راضی ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبہ، ۱۰۰)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

Marfat.com

۴۔ آپس میں رحیم وشفیق ہیں:

آپ کے صحابہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف سخت اور آپس میں نہایت ہی رحیم وشفیق ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تَرٰاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا (الفتح، ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے۔

۵۔ بجائے ڈرنے کے ایمان میں اضافہ:

صحابہ غزوہ سے فارغ ہوکر شدید زخمی حالت میں ابھی واپس شہر مدینہ پہنچے ہی تھے تو دوبارہ جہاد کا حکم نازل ہوگیا، لوگوں نے صحابہ کو ڈرایا کہ دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر رکھا ہے تم مقابلہ میں نہ جاؤ لیکن ان میں بجائے ڈرنے کی کیفیت پیدا ہونے کے ایمان میں اضافہ ہوا اور کہنے لگے بڑا لشکر ہے تو تب کیا ہمارا رب ہمارے لئے کافی ہے۔

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ

وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لیے جتھا

Marfat.com

فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ

(آل عمران، ۱۷۲ تا ۱۷۴)

جوڑا نواں سے ڈرو توان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز تو پلٹے اللہ کے احسان اور فضل سے کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور اللہ کی خوشی پر چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۶۔ یہی سچے مومن ہیں:

اللہ تعالےٰ نے صحابہ کے ایمان کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ

(الانفال، ۷۴)

اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

۷۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے:

بیعتِ رضوان کے موقعہ پر ایک درخت کے نیچے صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد پر بیعت کی تو اس پر اللہ تعالےٰ نے ان پر اپنی خوشی کا اظہار ان مبارک کلمات میں فرمایا۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ

بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے

Marfat.com

يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا۔

(الفتح ، ۱۸)

جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۔

(الفتح)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

۸۔ ان کو اپنی بارگاہ سے نہ اٹھاؤ:

آپ کی خدمت وصحبت میں حضرت بلال، صہیب، عمار اور خباب رضی اللہ عنہم بیٹھتے کفار کی طرف سے کہا گیا ان غربا کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے، ان کے ساتھ بیٹھنا ہماری شان وعزت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حکم نازل فرمادیا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ۔

(الانعام ۵۲، ۵۳)

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اسکی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں

Marfat.com

کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ
نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب
نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔

۹- ان کے اندر بیٹھو:

دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تم ان کے اندر بیٹھو۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ (الکہف ۲۸)

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں

۱۰- انہوں نے اپنے نفوس کو رضا الٰہی کی خاطر بیچ دیا ہے

حضرت صہیب بن سنان رومی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما جیسے لوگوں کی قربانی پر اللہ تعالٰی نے یہ خوشخبری نازل فرمائی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (البقرہ، ۲۰۷)

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

۱۱- جب آپ نے اپنے صحابی سے فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے موقعہ پر جو جانثاری کا ثبوت دیا

۱۶۱۱۳۴۸

Marfat.com

اس پر اللہ تعالٰے نے اپنے کلام میں ان کی صحابیت کا تذکرہ یوں فرمایا۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا (التوبہ ، ۴۰)	اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔

۱۲۔ انہوں نے رب کا وعدہ وفا کر دیا :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے موقعہ پر موجود نہ تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ اب کفار سے جنگ کا وقت آیا تو دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔ غزوہ اُحد میں جب صحابہ کے دل دھل گئے تو یہ مسلسل آگے بڑھتے گئے، حضرت سعد بن معاذ کہتے ہیں مجھے کہنے لگے سعد رب نضر کی قسم۔

الجنۃ انی اجد ریحہا من دون احد	جنت سامنے ہے میں احد کی طرف سے اس کی خوشبو پا رہا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

فوجدنا به بضعا وثمانين ضربة بالسیف او طعنة برمح او رمیة بسهم ووجدناه قد قتل وقد مثل به المشرکون فما عرفه احد الا اخته ببنانه ،
(البخاری، کتاب الجہاد)

ہم نے ان کے جسم پر اسّی سے زائد سے تلوار، نیزے اور تیر لگے ہوئے دیکھے، شہید ہو چکے تھے اور ان کی جسم کو مشرکین نے اسطرح مسخ کر دیا تھا کہ ان کی ہمشیرہ نے انہیں ان کے ہاتھوں کے پوروں سے پہچانا۔

ان جیسے صحابہ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا
(الاحزاب ، ۲۳)

مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔

احادیث اور مقام صحابہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت کو اپنے صحابہ کے مقام سے آگاہ کرتے ہوئے متعدد ارشادات فرمائے ہیں۔

۱۔ صحابہ جتنا ثواب تم نہیں پا سکتے :

بخاری و مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو دو دفعہ فرمایا۔

فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ

اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرو تو تم صحابہ کے ایک مد یا اس سے آدھا صدقہ کے ثواب کو بھی نہ پا سکو گے۔

۲۔ سب سے افضل میری ظاہری حیات کے لوگ ہیں

بخاری و مسلم میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

(المسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

سب سے بہتر امت میری ظاہری حیات کی ہے پھر اس سے متصل زمانہ پھر اس سے متصل زمانہ کی۔

۳۔ صحابہ امت کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

حضرت بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر سوچا یہیں بیٹھتے ہیں تاکہ عشا بھی آپ کے ساتھ ادا کی جائے ہم بیٹھے ہوئے تھے آپ گھر سے تشریف لائے فرمایا تم یہیں تھے ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں آپ کے ساتھ عشا پڑھ کر جائیں فرمایا بہت اچھا کیا پھر آپ نے آسمان کی طرف چہرہ اقدس اٹھایا اور فرمایا ستارے آسمان کی حفاظت کا ذریعہ ہیں جب یہ نہ رہیں گے تو آسمان ختم ہو جائے گا۔

Marfat.com

وانا امنة لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی مایوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی مایوعدون
(المسلم، باب بیان ان بقاء النبی امان لاصحابہ)

میں صحابہ کے لیے ذریعہ امن ہوں میرے وصال کے بعد صحابہ پر حسب وعدہ آئے گا، میرے اصحاب میری امت کے لیے ذریعہ امن ہیں جب یہ ختم ہو جائیں گے تو امت پر حسب وعدہ آئے گا۔

۴۔ میرے صحابہ کا احترام کرو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔
(مشکوٰۃ المصابیح، ۵۵۴)

میرے صحابہ کا احترام کرو کیونکہ تم سے افضل و بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانہ کے لوگ پھر ان سے متصل لوگ بہتر ہیں۔

۵۔ جس نے مجھے دیکھا اسے آگ مس نہیں کرسکتی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تمس النار مسلماً رانی او رای من رانی
(الترمذی)

ایسے مسلمان کو آگ مس نہیں کریگی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

۶۔ کسی صحابی کی اقتدا کرلو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہیں نے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے بارے میں بارگاہ ایزدی میں عرض کیا تو اللہ تعالے نے فرمایا اے محمد آپ کے صحابہ میرے ہاں آسمانی ستاروں کی مانند ہیں بعض بعض سے قوی ہیں اور ہر ایک صاحب نور ہے، جو شخص ان میں سے کسی راستے پر عمل کرے گا وہ میرے ہاں ہدایت پر ہی ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (رواہ رزین)

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرلو گے ہدایت پالو گے۔

اصحاب بیعت رضوان کا مقام:

مسلم اور ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ (الترمذی۔ کتاب المناقب)

جس نے درخت کے نیچے میری بیعت کی تھی وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔

اہل بدر کا مقام:

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یدخل النار من اھل بدر والحدیبیۃ (التذکرہ للقرطبی، ۳۸۸)

اہل بدر اور حدیبیہ میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

Marfat.com

حضرت دفاع بن رافع ازرقی سے منقول ہے کہ حضرت جبریل امین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

ما تعدون اهل بدر فیکم — اہل بدر کا آپ کے ہاں کیا مقام ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من افضل المسلمین — وہ تمام دیگر مسلمانوں سے افضل ہیں۔

جبریل امین سے عرض کیا یا رسول اللہ، جو ملائکہ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ تعالےٰ نے بھیجے تھے انہیں بھی دوسرے ملائکہ سے افضل شمار کیا جاتا ہے۔

(للبخاری، باب شہود الملائکہ بدراً)

جنہوں نے میری زیارت کا شرف پایا

حضرت عبداللہ بن بسر اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

طوبیٰ لمن رانی ومن — مبارک ہو ان لوگوں کو جنہوں نے میری
رای من رانی — زیارت کا شرف پایا اور ان لوگوں کو
(الصواعق المحرقہ، ۱۳۰) — جنہوں نے میرے دیکھنے والوں (صحابہ) کو دیکھا۔

خاموشی اختیار کرو

امام ابن حجر مکی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

Marfat.com

اذا ذکر اصحابی فامسکوا (تطہیر الجنان، ۵) — جب میرے صحابہ کا تذکرہ کیا جائے تو خاموشی اختیار کرو۔

یعنی ان پر کسی قسم کا طعن ہرگز نہ کرو۔

بدترین اُمّتی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان شرار امتی اجرأ ھم علی اصحابی۔ (الصواعق المحرقہ، ۱۲) — بدترین اُمّتی وہ ہے جو میرے صحابہ پر جرأت کرے۔

طعن کرنے والے پر اللہ کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں کثرت اور صحابہ میں کمی ہوتی چلی جائے گی میرے صحابہ پر طعن نہ کرنا

فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ (الصواعق المحرقہ، ۱۲) — جس نے ان پر طعن کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔

Marfat.com

اقوال صحابہ اور مقام صحابہ

مقام صحابہ پر چند اقوال صحابہ بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

۱- حضور کے بعد سب سے بہتر دل:-

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالےٰ نے بندوں کے قلوب کو ملاحظہ فرمایا تو سب سے بہتر دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تو اسے اپنے لئے منتخب فرما لیا اور آپ کو رسول بنا کر بھیجا، آپ کے قلب انور کے بعد دیگر لوگوں کے دلوں کو دیکھا۔

فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعلھم وزرائنبیہ یقاتلون علی دینہ فمارای المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن ومارأ وا سیئاً فھو عند اللہ سئی

(مسند امام احمد، ۱: ۳۷۹)

تو تمام لوگوں سے بہتر آپ کے صحابہ کے دل پائے تو انہیں حضور کے نائبین کے طور پر منتخب کر لیا، انہوں نے آپ کے مشن کی خاطر سب سے بڑھ کر قربانیاں دیں جس شی کو مسلمان پسند کر لیں وہ اللہ تعالےٰ کے ہاں پسندیدہ ہے اور جسے وہ ناپسند دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ناپسندیدہ ہوگی۔

۲- اس امت کے سب سے بہتر لوگ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کے بارے میں کہتے ہیں۔

Marfat.com

اصحاب محمد کانوا خیر هذه الامة	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها	اس امت میں سب سے افضل ہیں
تکلفا قوم اختارهم الله لصحبة	ان کے دل سب سے نیک، انکا علم سب
نبیه ونقل دینه فتشبهوا باخلاقهم	سے عمیق وگہرا ہے بے تکلف طبیعتوں
واطرائقهم فهم اصحاب محمد	کے مالک، انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے
کانوا علی الهدی المستقیم	نبی کی محبت اور دین کو آگے منتقل
والله رب الکعبة ۔	کرنے کے لیے منتخب فرمایا پس تم ان
(حلیة الاولیا، ۱: ۳۰۵)	کے اخلاق وکردار کو اپنا لو اللہ رب
	کعبہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
	ساتھی ہی سیدھے راہ پر چلنے والے ہیں

۳۔ کتاب وسنت کے ماہر :- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا۔

اخبرنا عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم	ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں بتایئے۔

آپ نے فرمایا کس صحابی کے بارے میں بتاؤں عرض کیا گیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایئے

فرمانے لگے۔

علم الکتاب والسنة ثم انتهی وکفی به	کتاب وسنت کا علم انہیں انتہائی درجہ کا تھا۔

(المستدرک، ۳: ۳۱۸)

Marfat.com

۴۔ عمل میں حضور کے سب سے قریب :

حضرت شفیق کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا ہمیں بتائیے عمل و سیرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب کون ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

ما اعرف احدًا اقرب سمتًا و هديًا و دلًّا بالنبی من ابن ام عبد (البخاری، ۲ : ۳۰۷)	میں نے چال، ڈھال اور عمل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے قریب حضرت ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود) کو پایا۔

۵۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی :

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد اللہ بن عمر کے بارے میں فرماتی ہیں۔

ما رايت احدا الزم للامر الاول من ابن عمر	میں نے کسی کو بھی ابن عمر سے بڑھ کر سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ما منا احد ادرك الدنيا الا وقد مالت به الا ابن عمر	ابن عمر کے علاوہ ہم میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ دنیا کی طرف میلان ہوا۔

(سیر اعلام النبلاء، ۳ : ۲۱۱)

Marfat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہتی ہیں۔

ما رأیت احدا اشبہ سمتاً و دلاً و ھدیاً برسول اللہ عنہا فی قیامہا و قعودہا من فاطمۃ بنت رسول اللہ ۔	میں نے چال ڈھال اور دیگر معمولات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ سیدہ فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا

(الترمذی، ۳۸۷۲)

اقوال تابعین اور مقام صحابہ

اب ان لوگوں سے ان کا مقام سنیئے جنہوں نے براہ راست ان سے فیض پایا۔

۱۔ اللہ تعالٰی نے انہیں صحبت نبوی کیلئے منتخب فرمایا :۔

امام احمد حضرت قتادہ بن دعامہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کے بارے میں فرمایا۔

احق من صدقتم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہٖ و امامۃ دینہٖ (مسند احمد، ۳ - ۱۳۴)	سب سے زیادہ اس بات کے حقدار جن کی تصدیق کی جائے وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کی صحبت اور دین کی امامت کے لیے منتخب فرما لیا۔

Marfat.com

۲۔ ہر حال میں اللہ کے تابع و فرمانبردار:

امام حسن بصری مقام صحابہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ولم یجاوزوا حکم اللہ تعالیٰ	اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جن تعلیمات
فی القرآن شغلوا الالسن بالذکر	کا ذکر فرمایا اس سے انہوں نے کبھی
و بذلوا دمائهم حين استنصر	تجاوز نہیں کیا ان کی زبانیں ذکر الٰہی
هم و بذلوا اموالهم حين	سے تر رہا کرتی تھیں، اسلام کی خدمت
استقرضهم ولم يمنعهم	میں انہوں نے جانیں نچھاور کر دیں
خوفهم من المخلوقين حسنت	انہوں نے اپنے مال راہ خدا میں
اخلاقهم وهانت مؤنتهم	خرچ کر دیئے انہیں مخلوق میں سے
وکفاهم ایسیر من دنیاهم	کسی کا خوف لاحق و مانع نہ ہوا ان
الی اخرتهم	کے اخلاق اعلیٰ، معاملات آسان
(حلیۃ الاولیاء ۲: ۱۵۰)	اور انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں
	دنیا کو کم قبول کیا۔

۳۔ علم کے تاجدار:

امام طبرانی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں۔

شاممت اصحاب رسول اللہ	میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت	صحابہ سے مجلس کی میں نے انہیں علم
علمهم انتهى الى ستة عمرو	میں کامل پایا مگر ان چھ افراد پر تو

Marfat.com

علی وعبداللہ ومعاذ وا بی الدرداؑ و زید بن ثابت ثم شاممت فوجدت علمہم انتہی الی علی وعبداللہ بن مسعود ۔

(مجمع الزوائد ، ۹: ۱۶۰)

علم کی انتہا ہو گئی، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ، حضرت معاذ، حضرت ابو الدرداؑ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم پھر میں نے ان سے بڑھ کر دو اشخاص کو صاحبِ علم پایا حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ۔

حضرت عبداللہ بن عباس کی شانِ علمی :۔

ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن عتبہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالےٰ نے علم میں عظیم شان سے نوازا تھا ۔

ما رائیت عالماً قط جلس الیہ الا خضع لہ وما رائیت سائلاً قط سالہ الا وجد عندہ علماً

(الطبقات ، ۲ : ۳۶۸)

میں نے ہر عالم کو ان کی خدمت میں عاجزی کے ساتھ حاضری دیتے ہوئے دیکھا ہے اور ان سے کسی نے بھی کسی معاملہ کے بارے میں جب بھی پوچھا تو انہوں نے اس کا علمی جواب عطا فرمایا ۔

صحابی کے گھوڑے کی خاک اور حضرت عمر بن عبدالعزیز

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مقام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا

ان تراب انف فرسه فضلاً عن ذاته افضل من عمر بن عبدالعزیز الف مرة ۔
(تطہیر الجنان لابن حجر مکی، ١٣٧)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کی خاک حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ذات سے ہزار درجہ افضل ہے ۔

Marfat.com

اقوال صحابہ کا مقام

صحابی کا وہ قول جس میں رائی اور اجتہاد کا دخل نہ ہو وہ بالاتفاق استدلال میں سنت کا درجہ رکھتا ہے اور وہ حکم مرفوع میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر شعبان محمد اسماعیل رقمطراز ہیں۔

ان قول الصحابی فیما لا مجال فیه	صحابی کا وہ قول جس میں رائے
للرائی والاجتهاد حکمه حکم	اور اجتہاد کا دخل نہ ہو وہ حکماً حضور
المرفوع الی النبی صلی اللہ علیه وسلم	صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہی سمجھا
فیاخذ حکم السنة فی الحجیة	جاتا ہے استدلال و حجیت
والاستدلال۔	ہونے میں وہ سنت کا ہی درجہ
(قول الصحابی و اثره فی الفقه	پاتا ہے۔
الاسلامی ، ۵۵)	

لیکن جو قول اجتہادی ہو اس کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے امام اعظم، امام مالک اور امام احمد ان تینوں کی رائے یہی ہے کہ کسی مسئلہ میں اگر کتاب وسنت خاموش ہوں تو قیاس کے بجائے قول صحابی پر عمل کیا جائے گا: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے استنباطِ مسائل کے لیے جو ضابطہ پیش نظر رکھا وہ یہ تھا اگر مجھے مسئلہ کتاب اللہ اور سنت رسول میں مل جائے تو فبہا ورنہ

اخذت بقول اصحابه من	میں صحابہ میں کسی کا قول لوں
شئت وادع قول من شئت	گا خواہ وہ کسی کا ہو ان کے قول
ثم لا اخرج من قولهم الی	کے ہوتے ہوئے کسی کا قول نہیں

Marfat.com

قول غیرھم   لوں گا۔

(تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۳)

امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت لیث بن سعد کو ایک خط لکھا جس میں انہیں آدابِ فتویٰ کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔

حقیق بان تخاف علی نفسک	آپ کو اپنی ذات پر خوب خوف
وتستنبح ما ترجو النجاۃ باتباعہ	طاری کرنا چاہیئے اور ان کی اتباع
فان اللہ تعالیٰ یقول فی کتابہ	کرنی چاہیئے جن کی اتباع میں نجات
العزیز (والسابقون الاولون	کی امید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
من المہاجرین والانصار)	اپنی کتاب مبارک میں فرمایا ہے" اور
(اعلام الموقعین، ۳: ۲۲)	مہاجرین وانصار میں سے سبقت
	اور اولیت لے جانے والے"

امام شافعی کے بارے میں امام اسنوی [illegible] ابن قیم کی تحقیق یہی ہے کہ وہ صحابی کے اجتہادی قول کو بھی حجت تسلیم کرتے ہیں۔

(الشافعی لابی زہرہ، ۳۲۲)

یاد رہے جن وصایا کا ذکر ہم کر رہے ہیں ان میں اکثر غیر اجتہادی ہیں مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک میرے کفن میں رکھ دینا۔ آپ کے ناخن شریف میری آنکھوں پر رکھنا۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پسینہ سے معطر کرنا۔ میری قبر کے پاس کچھ دیر کھڑے رہنا میری قبر کے پاس تلاوتِ قرآن کرنا۔

گویا یہ اقوال تمام ائمہ امت کے ہاں بغیر کسی اختلاف کے حجت ہوں گے۔

Marfat.com

وصیت کا مفہوم :

اردو میں لفظ وصیت فقط انسان کی اس نصیحت پر بولا جاتا ہے جو وہ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں ورثا کو کرتا ہے یہاں ہماری مراد بھی یہی ہے باقی عربی زبان میں اس کا اطلاق ہر نصیحت پر بھی ہوتا ہے۔ کتاب سنت میں یہ لفظ کثرت کے ساتھ نصیحت کے لیے مستعمل ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کے بارے میں ارشاد گرامی ہے۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ۔	بلاشک ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو اور تمہیں نصیحت کی کہ اپنے رب کے حقوق ادا کرو

(النساء، ۱۳۱)

۲۔ وراثت کی تقسیم کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ (النساء، ۱۱)	اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے بارے میں نصیحت فرما رہا ہے۔

۳۔ اگلی آیت میں وراثت کے حکم میں تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ	یہ اللہ کی طرف سے نصیحت ہے اور اللہ علم و حلم والا ہے

(النساء، : ۱۲

۴ :۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ان مبارک الفاظ میں عطا فرمایا۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا (العنکبوت، ۸)	اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے

Marfat.com

۵:۔ کامیاب لوگوں کی چار صفات بیان فرمائیں، ایمان، عمل صالح اور

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۔	وہ حق کی تلقین اور صبر کی تلقین کرتے ہیں ۔

(العصر، ۳)

موت کے وقت انسان اپنے ورثا کو جو نصیحت اور تاکیدی بات کہتا ہے اس معنی میں بھی قرآن میں یہ لفظ مستعمل ہے ۔

۱۔ بندوں کو موت کے وقت حسب ضرورت وصیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ	جب موت کا وقت آئے تو تم پر
الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ	والدین اور رشتہ داروں کے لیے وصیت
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ	لکھ دی گئی ہے اگر تم مال چھوڑو

(البقرہ، ۱۸۰)

۲۔ سورۃ المائدہ میں فرمایا

إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ	جب تم کو موت کا وقت آئے
حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا	تو وصیت کے وقت دو عادل
عَدْلٍ مِنْكُمْ	گواہ ہوتے چاہییں ۔

(المائدہ، ۱۰۶)

۳۔ آیت وراثت میں تو یہ لفظ بار بار اسی معنی میں آیا ہے ۔

الغرض ہماری مراد وصیت سے یہاں ہر نصیحت نہیں ہے بلکہ وہ نصیحت مراد ہے جو صحابہ نے فوت ہوتے وقت اپنے ورثا کو کی گویا یہ نصیحت ان کی ساری زندگی کا نچوڑ، خلاصہ اور حاصل ہے ۔

شیخ مصطفیٰ عبدالقادر عطا لکھتے ہیں ۔

Marfat.com

ومن الصحابة الصالحين والعلماء الاجلاء من اوصٰی عند موتہ بوصایا نفیسۃ ھی خلاصۃ حیاۃ عاشھا

صحابہ کرام اور علماء عظام نے موت کے وقت جو عمدہ وصیتیں کیں وہ ان کی تمام زندگی کا خلاصہ ہیں۔

(مقدمہ وصایا العلماء، ۶)

وصیّت کا مقام:

اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والے کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی اور دیگر معاملات کے بارے میں ورثا کو وصیت کر جائیں مثلاً اگر کوئی حج نہیں کر سکا، زندگی میں نمازیں رہ گئیں، روزے چھوٹ گئے تو ان کے بدل کے طور پر صدقہ کرنے کی وصیت کرے، ورثا کو کسی صدقہ جاریہ کے بارے میں کہے تاکہ آئندہ برزخی زندگی میں بھی اسے ثواب حاصل ہوتا رہے کسی کا قرض دینا ہے یا لینا ہے اس کے بارے بتا جائے۔

قرآن مجید نے وصیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ (البقرہ، ۱۸۰)

جب تم میں سے کسی پر موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے جا رہے ہو تو تم پر وصیت فرض کر دی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت کے بارے میں متعدد ارشاداتِ عالیہ ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما حق امرئ مسلم له شئ یوصی

جس شئی کی وصیت کرنا کسی مسلمان پر

Marfat.com

به يبيت ليلتين الا و وصيته عنده مكتوبة (المسلم، كتاب الوصايا)	لازم ہو اس پر دو راتیں بھی — اس طرح نہیں گزرنی چاہیئے کہ وہ وصیت اس کے پاس تحریری طور پر موجود نہ ہو۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

المحروم من حرم الوصية (ميزان الاعتدال، ۲: ۲۶)	محروم ہے وہ شخص جو وصیت سے محروم رہا

۳۔ حضرت قرۃ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے اللہ کے رسول نے فرمایا جس شخص نے موت کے وقت کتاب اللہ کے مطابق وصیت کی

كانت كفارة لما ترك من زكاته في حياته (ابن ماجه - ۲۷۰۵)	زندگی میں ادائیگی زکوٰۃ میں جو اس سے کمی رہ گئی اس کا یہ کفارہ بن جائے گی۔

○

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

Marfat.com

Marfat.com

آپ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد تمام انسانوں سے آپ کی ذات افضل ہے ان کے وصال کا سبب حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہجر و فراق ہے۔

كان سبب موت ابي بكر وفاة رسول الله ما زال جسمه يجرى حتے مات

حضرت ابوبکر کے وصال کا سبب حضور سے ہجر و فراق تھا ان کا جسم لاغر ہوتا گیا حتیٰ کہ وصال ہو گیا

(المستدرک ۳ : ۶۶)

کل کا انتظار نہ کرنا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وقتِ وصال قریب آگیا تو آپ نے پوچھا۔

اى يوم هذا؟ قالوا يوم الاثنين

آج کون سا دن ہے؟ عرض کیا آج پیر کا دن ہے۔

فرمایا اگر میں آج رات فوت ہو جاؤں تو آنے والے دن کا انتظار نہ کرنا

فان احب الايام و الليالى الى اقربها من رسول الله صلى الله عليه وسلم

کیونکہ مجھے وہ دن اور راتیں زیادہ محبوب ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہیں۔

(مسند احمد ۱ : ۱۶)

مجھے انہی ہاتھوں سے غسل دینا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

وصال کا وقت آیا تو آپ نے مجھے بلایا۔

اوصٰی الی ان یغسله بالکف	اور یہ وصیت کی کہ مجھے اپنے
الذی غسل به رسول اللہ	ان ہاتھوں سے غسل دینا جن سے
صلی اللہ علیہ وسلم۔	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
(کنز العمال : ۱۲ : ۵۳۸)	دیا تھا۔

میرے لباس میں مجھے کفن دیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے کفن کے بارے میں پوچھا

ففیم کفنتم النبی صلی اللہ	تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم ؟	کو کیسا کفن دیا تھا ؟

عرض کیا تین سفید کپڑے تھے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ، فرمایا

انظروا ثوبی ھذین	یہ میرے دونوں کپڑوں کو
فاغسلوھما وکفنونی	دھو کر انہیں میں مجھے
فیھما۔	کفن دے دینا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا

یا ابتاہ قد رزق اللہ	اے پیارے ابا جان اللہ تعالیٰ
واحسن نکفنك	نے بہت کچھ دے رکھا ہے ہم
فی جدید۔	آپ کو نیا کفن پہنائیں گے۔

آپ نے فرمایا میری اس وصیت کی وجہ غربت و امارت نہیں بلکہ

Marfat.com

فان الحی هواحوج الی الجدید من المیت۔ (ابوبکر الصدیق للطنطاوی، ۲۴۰)

زندہ آدمی، میّت سے کہیں بڑھ کر نئے کپڑے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔

انہی کپڑوں میں کفن دینے کی حکمت محدثین نے یہ بیان کی ہے

لمعنی فیہ من التبرک بہ لکونہ صار الیہ من النبی صلے اللہ علیہ وسلم (فتح الباری، ۳: ۱۹۷)

اس میں تبرک کا حصول تھا کیونکہ وہ لباس آپ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملا تھا۔

ابن سعد نے قاسم بن محمد سے انھوں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

کفنونی فی ثوبی الذی کنت اصلی فیہما (الطبقات)

مجھے انہی کپڑوں میں کفن دینا جن میں نماز ادا کرتا رہا ہوں

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ہی مروی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مجھے پوچھا۔

فی کم کفنتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔

میں نے عرض کیا۔ آپ کا مبارک کفن تین کپڑوں پر مشتمل تھا۔

فرمایا:

ففیہا کفنونی (المستدرک ۳: ۶۵)

مجھے بھی اتنے ہی کپڑوں میں کفن دینا۔

Marfat.com

یہاں یہ بات نہایت قابلِ توجہ ہے کہ معلوم ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں تو اس کی متعدد حکمتیں بیان ہوئی ہیں:

۱۔ اس کے تذکرہ سے لذت حاصل کرنا مقصد تھا۔

۱۔ اگر انہیں معلوم نہیں تو بتا دیا جائے تا اس کے مطابق عمل کریں۔

مجھے محبوبِ خدا کے پہلو میں دفن کرنا

ابن سعد حضرت عروہ اور قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وصال کے وقت آپ نے اپنی بیٹی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا جب ان کا وصال ہو گیا تو ان کی قبر اس طرح تیار کی گئی کہ اُن کا سر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاندھے مبارک کے برابر تھا۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ان ابابکر اوصی عائشۃ ان یدفن الی جنب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما توفی حفر لہ وجعل رأسہ عند کتف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

(تاریخ الخلفاء ۸۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ وصیت فرمائی مجھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا جب انکا وصال ہوا تو ان کی قبر اس طرح بنائی گئی کہ ان کا سر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاندھے کے برابر تھا۔

روایات میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اُٹھا کر رسول اللہ صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے مواجہہ شریف میں لے جانا اگر اندر تدفین کی اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ جس جگہ چاہیں دفن کر دیں۔ امام فخر الدین رازی "ام حسبت ان اصحاب الکہف" کے تحت لکھتے ہیں۔

لما حملت جنازۃ الی باب	جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا
قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم	جنازہ اٹھا کر حضور علیہ السلام کے
و نودی السلام علیک	مواجہہ شریف میں رکھا گیا اور
یا رسول اللہ ھذا ابو بکر	عرض کیا گیا السلام علیک یا رسول
بالباب فاذا الباب قد انفتح	اللہ ابو بکر در پر حاضر ہے دروازہ
و اذا بھاتف یھتف من	کھل گیا اور مزار اقدس سے آواز
القبر اد خلوا الحبیب	آئی۔ دوست کو دوست سے
الی الحبیب	ملا دو۔

(تفسیر کبیر: ۲۱ : ۸۷)

تیری دوسری ہمشیرہ ابھی پیدا ہو گی

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے مجھے فرمایا:

تمام مال ورثا کا ہے اسے کتاب اللہ کی تقسیم کے مطابق اپنے دو بھائیوں اور دو بہنوں کے درمیان تقسیم کر دینا۔ میں نے عرض کیا میری ہمشیرہ!

انما ھی اسماء فمن	تو فقط اسماء ہی ہے دوسری
الاخری؟ فقال ذو بطن	ہمشیرہ کونسی؟ فرمایا میری اہلیہ
بنت خارجۃ اراھا	بنت خارجہ حاملہ ہے اس کے

Marfat.com

جاریۃ — ہل بچی کی ولادت ہونے والی ہے

(موطا، باب مالا یجوز من النحل)

ابن سعد کے الفاظ ہیں۔

قد القی فی روعی انھا — مجھے القا کیا گیا ہے کہ وہ بچی ہوگی

جاریۃ فولدت ام کلثوم — پھر آپ کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئیں

پانچواں حصہ مال صدقہ کر دینا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے مجھے فرمایا

من مالی ما رضی ربی — میرے مال سے اتنا صدقہ کر دینا

من الغنیمۃ فاوصی بالخمس — جو میرے رب نے مال غنیمت سے

(طبقات لابن سعد، ۳: ۱۹۴) — پسند فرمایا ہے یعنی پانچواں حصہ

آپ نے بعد میں آنے والوں کو مشقت میں ڈال دیا،

آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی فرمایا بیٹی ہمیں مسلمانوں کا امیر بنایا گیا تھا ہم حسب ضرورت کھانے اور پہننے کے علاوہ ایک درہم یا دینار نہیں لیا لہٰذا اب ہمارے پاس بیت المال کی طرف سے یہ غلام، اونٹ اور یہ کپڑا ہے

فاذامت فابعثی — جب میں مر جاؤں تو انہیں

بھن الی عمر — حضرت عمر کے سپرد کر دینا

جب یہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچائیں گئیں تو انہوں نے فرمایا، اے ابوبکر اللہ تم پر رحمتوں کی برسات نازل فرمائے۔

Marfat.com

لقد اتعبت من جاء بعدك — آپ نے ہر بعد میں آنے والے کو مشقت میں ڈال دیا ہے

(الصواعق المحرقہ/۱۳۱)

میرے طبیب نے دیکھ لیا ہے

حضرت ابوالسفر کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر کی عیادت کے لیے حاضر ہوا۔ وہاں حاضر لوگوں نے عرض کیا ہم کسی معالج و طبیب کو بلائیں تاکہ وہ آپ کے مرض کا علاج کرے۔ فرمایا:

قد نظر الی — طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے

عرض کیا اس نے کیا کہا ہے۔ آپ نے بتایا۔ میرے طبیب نے فرمایا ہے۔

اِنِّی فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْدُ — جو میں چاہتا ہوں وہ ہی ہوتا ہے۔

(کنزالعمال: ۱۲: ۵۳۲)

Marfat.com

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

Marfat.com

Marfat.com

آپ کا یہ مقام ہے کہ آپ کی زبان پر حق جاری ہوا، آپ کے سایہ سے شیطان بھاگ اُٹھتا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی تربیت فرمائی کہ تاریخ اسلام میں ان جیسا عادل حکمران نہیں مل سکا۔

وصال کے وقت مجھے زمین پر حالت سجدہ میں ڈال دینا شاید اللہ رحم فرمادے

اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا۔ جب میرے وصال کا وقت قریب آجائے تو

الصق خدی بالارض مجھے چہرہ کے بل زمین پر ڈال دینا

لعله یرحمنی شاید اللہ رحم فرمادے۔

اس موقعہ پر لوگوں نے کہا اے عمر آپ تو جنتی ہیں اور خدمات کا تذکرہ کرنے لگے۔ آپ فرمانے لگے اے عمر! اگر اللہ تعالےٰ نے تجھے معاف نہ فرمایا تو تیرا کیا بنے گا؟

(مجمع الزوائد : ۹ : ۷۶)

حضرت ابن عمر کہتے ہیں وصال کے وقت آپ پر بے ہوشی کا عالم تھا میں نے آپ کا سر مبارک اٹھاکر جھولی میں رکھ لیا ہوش آیا تو فرمایا۔

ضع رأسی بالارض میرے کہنے کے مطابق میرے

کما امرک۔ سر کو زمین پر ڈال دو۔

میں نے عرض کیا ابا جان میری گود اور زمین میں کوئی فرق نہیں۔

فرمایا: میرے کہنے کے مطابق میرے سر کو زمین پر رکھ دے میں نے پیشانی زمین پر رکھ دی۔

فعفرہ بالتراب وقال ویل آپ نے مٹی پر پیشانی رگڑتے

Marfat.com

لعمر و ویل العمر ان لم یغفر اللہ ۔۔۔ ہوئے کہا عمر تو ہلاک ہو گیا اگر اللہ نے معاف نہ فرمایا۔

لہ (کنز العمال، ۱۲: ۶۹۵)

خلافت کا فیصلہ

خلافت کے بارے میں آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے بعد یہ چھ افراد خلافت کا فیصلہ کریں۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی۔ حضرت طلحہ۔ حضرت زبیر۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہم۔ جنہیں یہ خلیفہ مقرر کریں اس کی اطاعت کرنا۔ استنے میں ایک انصاری نوجوان داخل ہوا اس نے آپ کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے زمین پر نظام عدل قائم فرمایا اور درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ آپ نے سن کر فرمایا۔

لیتنی یا ابن اخی و ذلک ۔۔۔ اے میرے بھائی! افسوس میں کچھ نہ کر سکا

کفافاً لا علی ولالی۔ ۔۔۔ اب میرے لیے اتنا ہی کافی ہے

(البخاری: باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔ نہ مجھے نقصان ہو اور نہ فائدہ۔

یعنی اللہ تعالے کے ہاں نجات ہو جائے تو مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے

خلیفہ بننے والے کو وصیت

یہ چھ رکنی کمیٹی جسے خلیفہ چننے کے لیے نامزد کیا ہے مہاجرین سے خوب بھلائی سے پیش آئے ان کے حق اور مقام کو پیش نظر رکھے۔ انصار کے احسان کو یاد رکھے ان کی کوتاہیوں سے درگذر سے کام لے۔ میں اسے اللہ و رسول کی طرف سے ذمہ داری کی نصیحت کرتا ہوں لوگوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو پورا

Marfat.com

کرے۔ رعایا کو تحفظ دے اور ان کی طاقت سے بڑھ کر ان پر کوئی حکم نافذ نہ کرے۔ (البخاری: باب ماجاء فی قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

میرے نزدیک سب سے اہم امر حضورؐ کے پہلو میں دفن ہونا ہے

اے عبداللہ! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ۔ میرا سلام کہو اور عرض کرو۔ عمر بن خطاب کی خواہش ہے کہ وہ حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر کے پہلو میں دفن ہو۔ فقط میرا نام لینا امیر المومنین نہ کہنا۔ کیونکہ میں آج امیر المومنین نہیں رہا۔ حضرت ابن عمر جب ام المومنین کی خدمت میں آئے تو آپ اپنے حجرے میں بیٹھی رو رہی تھیں سلام کیا اور والد گرامی کا پیغام پہنچایا آپ نے فرمایا۔

قد کنت واللہ ارید ہ لنفسی ولأوثرنه الیوم علے نفسی۔	اللہ کی قسم وہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی۔ مگر آج میں عمر کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔

حضرت ابن عمر نے آکر خوشخبری دی کہ ام المومنین نے اجازت مرحمت فرما دی ہے تو آپ نے فرمایا۔

ما کان شئ اھم عندی من ذلك المضجع	میرے نزدیک اس مقام کے حصول سے بڑھ کر کوئی معاملہ نہ تھا۔

اے عبداللہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میری چارپائی کو حجرۂ انور کے سامنے رکھ کر ام المومنین سے یہ کہتے ہوئے اجازت لینا عمر داخلہ کی اجازت چاہتا ہے۔

فان اذنت لك فادفنونی وان لم تأذن فردونی	اگر سیدہ اجازت دے دیں تو مجھے روضہ اقدس میں دفن

Marfat.com

الی مقابر المسلمین	کر دینا اور اگر وہ اجازت نہ
(البخاری کتاب ما جاء فی قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم)	دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان
	میں دفن کر دینا۔

شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی نے اس وصیت کے تحت فوائد ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وفیہ الحرص علی مجاورۃ	قبور میں صالحین کے نزدیک رہنے
الصالحین فی القبور طمعا	کا سبق ہے کیونکہ جب صالحین
فی اصابۃ الرحمۃ	پر رحمت نازل ہوگی تو پڑوسی
اذا نزلت علیہم وفی	کو بھی اس کی برکت نصیب ہوتی
دعاء من یزورھم	ہے اسی طرح جب کوئی اہلِ خیر
من اھل الخیر۔	دُعا کرنے کے لیے آئے گا تو اس
(فتح الباری : ۳ : ۲۰۰)	دعا سے بھی حصہ نصیب ہوگا۔

مجھے اپنے حبیب کے شہر میں موت عطا فرما

یاد رہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بارگاہِ الٰہی میں ہمیشہ یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اللھم ارزقنی شھادۃ	اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں
فی سبیلک وارزقنی	شہادت اور اپنے حبیب کے
موتا فی بلد حبیبک۔	شہر میں موت نصیب فرما۔
(شرح شفا، ۱ : ۱۶۶)	

Marfat.com

ابنِ سعد میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا حجرۂ عائشہؓ تنگ ہے، لہٰذا میرے پاس عصا لاؤ۔ آپ نے اپنا جسم ماپا اور فرمایا۔

احفروا علی قدر ھذہ اس کے مطابق قبر بناؤ۔

(الکنز العمال : ۱۲ : ۶۸۹)

میرا جنازہ حضرت صہیبؓ پڑھائیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ زخمی ہوئے تو یہ وصیت فرمائی۔

اوصی ان یصلی علیہ	میرا جنازہ صہیب پڑھائیں اور
صہیب و ان یصلی بالجماعۃ	جب تک خلیفہ کا فیصلہ شوریٰ
المسلمین حتیٰ یتفق	نہیں کر لیتی نماز بھی وہی پڑھائیں

اھل الشوریٰ علی من یستخلف (اسد الغابہ ۳۰ : ۳۹)

میرے کفن کو خوشبو نہ لگانا

ابنِ سعد نے حضرت فضیل بن عمر سے نقل کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت فرمائی۔

لا یتبع بنار ولا تتبعہ	میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ
امرأۃ و لا یحنط بمسک	لانا نہ ہی کسی عورت کو آنے دینا
(الکنز العمال : ۱۲ : ۶۹۰)	اور نہ ہی میرے کفن کو خوشبو لگانا

میرے کفن میں اعتدال سے کام لینا

مجھ پر جو کفن ڈالو اس میں اعتدال سے کام لو کیونکہ

Marfat.com

ان یکن لی عند اللہ خیر لی ابد لنی خیر امنه وان کنت علی غیر ذلك سلبنی فاسرع سلبی

اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے لیے اچھا بدلہ ہوا تو وہ مجھے اس سے کہیں بہتر بدل عطا فرمائے گا اور اگر اس کے برعکس فیصلہ ہوا تو یہ بھی مجھ سے فی الفور چھین جائے گا۔

میری قبر بھی معتدل بنانا

قبر بھی نہ اتنی کشادہ ہو اور نہ تنگ وجہ یہ ہے کہ

ان یکن لی عند اللہ خیر وسع لی فیہا حد بصری وان کنت علی غیر ذلك ضیقها علی حتی یختلف اضلاعی

اگر اللہ کے ہاں میرے لیے بہتر بدلہ ہوا تو تاحد نگاہ قبر کشادہ ہو جائے گی اور اگر اس کے برعکس معاملہ ہوا تو یہ مجھ پر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ میری پسلیاں ادھر اُدھر ہو جائیں گی۔

جو وصف میرے اندر نہیں وہ بیان نہ کرنا

میرے جنازے کے ساتھ کوئی خاتون نہ چلے اور

ولا تزکونی بما لیس فی فان اللہ هو اعلم لی۔

جو وصف مجھ میں نہیں وہ بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے احوال سے خوب آگاہ ہے

Marfat.com

مجھے جلدی لے کر چلنا

جب تدفین کے لیے مجھے لے کر چلو تو تیز چلنا کیونکہ

ان یکن عند اللہ خیر لی	اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے
قد متمونی الی ما ھو	لیے بہتر جزا ہو گی تو وہاں جلدی
خیر لی وان کنت علی	پہنچا دینا اور اگر معاملہ الیا نہ ہوا
غیر ذالک کنتم قد القیتم	تو تمہاری گردنیں اس شر سے جلدی
عن رقابکم شراً تحملونه	خلاصی پالیں گی۔

(ابن سعد، ۳ ر ۳۵۸)

میرے رخسار اور زمین کے درمیان کوئی شے نہ ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے مجھے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ وصیت فرمائی تھی۔

اذا وضعتنی فی لحدی	جب مجھے لحد میں رکھو تو میرے
فافض بخدی الی الارض	رُخسار کو زمین پر اس طرح رکھنا کہ
حتی لا یکون بین جلدی	اس کے اور زمین کے درمیان کوئی
وبین الارض شیئ	شیئ حائل نہ ہو۔

(الکنز العمال : ۱۲ ر : ۶۹۰)

مجھ پر نوحہ نہ کرنا

آپ کی وصیتوں میں یہ بھی تھا۔

Marfat.com

نہی الحسن ان یبکی علیہ)   کوئی شخص مجھ پر نوحہ نہ کرے

(کنز العمال ۱۲ : ۶۸۸)

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

Marfat.com

Marfat.com

امیرالمومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ حضور علیہ السلام کے چچا زاد بھائی اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہجرت کی رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹ جانے والے بھی آپ ہی ہیں۔ آپ کا لقب اسداللہ (اللہ کا شیر) ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت

امام حسن فرماتے ہیں مجھے والدِ گرامی نے سحری کے وقت بلاکر بتایا۔ آج خواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہے یارسول اللہ آپ کی اُمّت کی طرف سے مجھے بے حد تکلیف و پریشانیاں ہیں آپ نے فرمایا علی تم ان کے خلاف دُعا کرو تو میں نے یہ دُعا کی

اللّٰھم ابدلنی بھو	اے اللہ مجھے ان کے شر
خیراً لی منھم وابدلھم	کے عوض خیر کی صورت میں بدل
شرا لھم منی	عطا فرما اور انہیں شر
(ابن سعد ۳۰ : ۳۶)	کی سزا دے۔

انہیں چھوڑ دو یہ

حسن بن کثیر اپنے والدِ گرامی سے بیان کرتے ہیں حضرت علی وصال کے دن نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے گھر سے مسجد جانے لگے۔

فاستقبلہ الاوز یصحن	تو بطخیں آپ کی خدمت میں
فی وجہہ	حاضر ہوئیں اور چیخ و پکار شروع کر دی۔

ہم نے انہیں بھگانے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

دعوهن فانهن نوائح — انہیں چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہیں

(اسد الغابہ ۴: ۱۱۸)

اگر میں زندہ رہا تو

آپ کے قاتل ابن ملجم کو پکڑ کر آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا اسے اچھا کھانا اور نرم بستر دو۔

فان اعش فانا ولی دمی	اگر زندہ رہا تو میں اپنے خون
عفوا او قصاصا وان	کا مالک ہوں چاہوں معاف
مت فالحقوہ بی اخاصمہ	کر دوں یا قصاص لوں اگر فوت
عند رب العالمین	ہو جاؤں تو اسے بھی آگے میرے
(اسد الغابہ ۴: ۱۲۰)	ساتھ بھیج دو اس کا مقدمہ رب
	العالمین کے حضور پیش کرونگا

صرف میرے قاتل ہی کو قتل کیا جائے

وصیت کرتے ہوئے آپ نے بنو عبد المطلب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہیں ایسا نہ ہو تم کسی اور کو بھی قتل کرو تم پر لازم ہے۔

الا لا یقتلن بی	فقط میرے ہی قاتل کو قتل کرنا
الا قاتلی (ذخائر العقبیٰ ۱۲۶)	

اسے مثلہ نہ کرنا

فرمایا اسے قتل کرو مگر اسے مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور — مثلہ کرنے سے بچو خواہ کاٹنے والا کتا ہی کیوں نہ ہو۔

(ذخائر العقبیٰ : ۱۲۶)

میرے کفن و جسم کو یہ خوشبو لگانا

حضرت ابو وائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں

کان عندعلی مسک فاوصٰی ان یحنط بہ قال و قال علی وھو فضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — ان کے پاس خوشبو تھی فرمایا اس کے ساتھ کفن کو معطر کیا جائے اور ساتھ فرمایا یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن کو لگائی گئی خوشبو سے بچی ہوئی ہے۔

(المستدرک ۱، : ۵۱۵)

حافظ ابن اثیر نے یہی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

ان علیا کان عندہ مسک فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصٰی ان یحنط بہ — حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حنوط رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بچی ہوئی خوشبو تھی وصیت کرتے ہوئے فرمایا میرے کفن کو یہی خوشبو لگائی جائے۔

(اسد الغابہ ۴، : ۱۲۲)

امام بدر الدین عینی نے میت کو خوشبو لگانے پر دلائل دیتے ہوئے اس وصیت کا ذکر بھی کیا ہے۔

Marfat.com

امر علی رضی اللہ عنہ بہ فی
حنوطہ و قال ھو من
فضل حنوط النبی صلی اللہ
علیہ وسلم
(عمدۃ القاری ۸۴ : ۱۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوشبو
لگانے کی وصیت کی اور فرمایا
یہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بچی ہوئی ہے یہی مجھے لگائی
جائے۔

وصیت کی تفصیل شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی زبانی

روایت کردہ شدہ است کہ جمع
شد آب در وقت غسل زیر
پلک ہائے و در گو ناف آنحضرت
و می لیسید و بر میداشت علی مرتضیٰ
آں آب را بزبان خود فرمودی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ از ینجا بود
کثرت علم و قوت حفظ من و چوں
تمام شد غسل حنوط کردہ اند مساجد
و مفاصل شریف را و تجمیر میکر
دند عود را سہ بار پس برداشتند
و ساز ند بر سریر آمدہ است
کہ علی مرتضیٰ مقداری مشک
و حنوط بقر زنداں خود سپرد بود
و وصیت کردہ کہ ایں را در کفن

منقول ہے کہ غسل کے وقت
پانی کے قطرات آپ صلے اللہ
علیہ وسلم کی پلکوں اور ناف میں جمع
ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے منہ
لگا کر انہیں چوس لیا۔ خود فرمایا
کرتے تھے کہ میری قوت حفظ
اور کثرت علم اس پانی کی برکت
سے ہے۔ جب غسل مکمل ہو
گیا تو آپ صلے اللہ کے اعضاء
سجدہ پر خوشبو لگائی تین بار کفن
کو دھونی دی گئی اس کے بعد جسد
اطہر کو چارپائی پر رکھا گیا یہ بھی
منقول ہے کہ اس خوشبو کا کچھ
حصہ حضرت علی نے اپنے بیٹوں

Marfat.com

من بکار بند کہ فضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مدارج ۲: ۴۳۹)

کے سپرد کرتے ہوئے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو میں سے ہے اسے محفوظ کر لو اور میرے کفن کو اسی خوشبو سے معطر کرنا۔

حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو وصیت

وصال کے وقت دونوں شہزادوں کو بلا کر درج ذیل وصیت فرمائی۔

اوصیکما بتقوی اللہ و اقام الصلوٰۃ لوقتہا و ایتاء الزکوٰۃ عند محلہا وحسن الوضوفانہ لا یقبل صلاۃ الا لطہور وا وصیکم بغفر الذنب وکظم الغیظ و صلۃ الرحم والحلم عند الجہل والتفقہ فی الدین والتثبت فی الامر و تعاہد القرآن وحسن الجوار والامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجتناب الفواحش

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے بروقت قیام نماز برموقعہ ادائیگی زکوٰۃ کامل وضو کی وصیت کرتا ہوں اور نماز بغیر طہارت کے مقبول نہیں اور تمہیں غلطی معاف کرنے غصہ پی جانے، صلہ رحمی، جاہل کے مقابل حلم و حوصلہ، دین میں رسوخ احکام خداوندی پر استقامت، قرآن کے ساتھ دائمی تعلق، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک، نیکی کا حکم، برائی سے روکنے اور برائیوں سے بچنے کی وصیت بھی کرتا ہوں۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنیفہ کی طرف دیکھا اور فرمایا ان دونوں بھائیوں کو جو میں نے وصیت کی ہے تم نے سن لی ہے عرض کیا۔ ہاں میں نے سنی ہے فرمایا تجھے بھی یہی وصیت ہے۔

اوصیک بتوقیر اخویک لعظم حقہما علیک۔	اپنے دونوں بھائیوں کا احترام کرنا کیونکہ ان کا تم پر بڑا حق ہے۔

پھر حسنین سے فرمایا یہ تمہارا بھائی ہے تم جانتے ہو میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ سب ایک دوسرے کے ساتھ خوب حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ۱ : ۱۰۱)

صلح کروانا نماز اور روزہ سے افضل ہے

آپ نے تمام اہلِ ایمان کو یہ وصیت ارشاد فرمائی۔ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور اس طرح اسلام پر قائم رہو کہ حالتِ موت بھی اسی پر آئے اللہ تعالیٰ کی رسی کو اجتماعی طور پر تھامے رکھو۔ افتراق و انتشار نہ پیدا کرو۔

فانی سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان صلاح ذات البین اعظم من عامۃ الصلاۃ والصیام	کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا دو کے درمیان صلح پیدا کرنا، نماز اور روزے سے افضل ہے۔

(المعجم الکبیر ۱ : ۱۰۱)

Marfat.com

میرا جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی میرا جنازہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پڑھائیں اور انہوں نے ہی وصیت کے مطابق جنازہ پڑھایا

وصلی علیہ الزبیر وکان اوصیٰ الیہ۔ (الصواعق المحرقہ، ۱۷۲)

حضرت عثمان کا جنازہ حضرت زبیر نے پڑھایا اور انہیں آپ نے اس کے بارے میں وصیت کی ہے۔

Marfat.com

سیدۂ عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

آپ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری صاحبزادی ہیں - آپ ہی سے رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل مبارک کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جتنی دیر زندہ رہیں

وھی تذوب و ما ‏ ‏ ‏ آپ نے ہنسنا ترک کر دیا اور
ضحکت بعدہ ‏ ‏ ‏ اکثر آنسو بہاتیں -

(اتحاف السائل للمناوی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پُردرد لہجے میں فرمایا -

کیف طابت قلوبکم ؟ ‏ ‏ ‏ تمہارے دلوں نے رسول اللہ
تحثون التراب . ‏ ‏ ‏ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے
علی الرسول اللہ ‏ ‏ ‏ پسند کر لیا ؟
صلی اللہ علیہ وسلم -

(اسد الغابہ، ۷ : ۲۲۶)

میرا لباس نہ اتارنا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مرض وصال میں مجھے آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا - وصال کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

کہیں گھر سے باہر تشریف لے گئے سیدہ نے مجھے فرمایا پانی لاؤ تاکہ میں غسل کر لوں۔ میں نے پانی رکھا۔ آپ نے غسل کیا اور فرمایا!

اعطینی ثیابی الجدد — میرے نئے کپڑے لاؤ

میں نے پیش کیے آپ نے پہن کر فرمایا۔

اجعل لی فراشی فی وسط البیت — گھر کے درمیان میرے لیے بستر بچھاؤ

میں نے بستر بچھایا۔ آپ اس پر پہلو کے بل قبلہ رُخ ہو کر اس طرح لیٹی کہ ہاتھ رخسار کے نیچے تھا۔

پھر فرمایا۔

انی مقبوضة الآن — میں اب فوت ہونے والی ہوں

قد تطهرت الآن — میں نے غسل کر لیا ہے۔

فلا یکشفنی احد — اب میرا لباس کوئی نہ کھولے۔

(اسد الغابہ، ۷ : ۲۴۴)

طبقات ابن سعد میں راویہ کا نام ام سلمیٰ کے بجائے سلمیٰ ہے (الطبقات ۸ : ۲۷

امام عبدالرؤف مناوی اس روایت کے بارے میں رقمطراز ہیں

حدیث غریب واسنادہ جید ولکن فیہ ابن اسحٰق وقد ضعفہ ولہ شواھد — یہ روایت غریب ہے مگر اس کی سند جید ہے ہاں اس میں ابن اسحاق راوی ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

(اتحاف السائل = ۹۳)

اس کے بعد امام مذکور عبداللہ بن محمد بن عقیل سے ایک مرسل روایت ان الفاظ

Marfat.com

یوں نقل کرتے ہیں۔

ان فاطمة لما حضرتها الوفاة امرت علیا فوضع لها غسلاً فاغتسلت وتطهرت ودعت بثیاب کفنها ——— فاتیت بثیاب غلاظ خشنة فلبستها ومست ...... من حنوط ثم امرت الا یکشفها احد اذا قبضت وان تدرج کما فی ثیابها

(اتحاف السائل : ۹۳)

سیدہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت آیا تو حضرت علی سے کہا پانی رکھو۔ آپ نے غسل کیا وضو کیا اور کفن کے کپڑے منگوائے۔ سخت اور کھردرے کپڑے پیش کئے گئے آپ نے کفن پہنا اسے خوشبو لگائی اور فرمایا میرے وصال کے بعد لباس کو نہ اُتارا جائے اور انہی کپڑوں میں اسی حال میں مجھے دفن کرایا جائے۔

مجھے پالکی میں لے جانا

ام ابی جعفر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے آپ نے وصال سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس کو بلوایا اور فرمایا جس طرح خواتین کا جنازہ لے جایا جاتا ہے مجھے ہرگز پسند نہیں۔ حضرت اسماء نے عرض کیا۔ میں نے حبشہ میں دیکھا ہے خواتین کے لیے کھجور کی شاخوں کو ملا کر اور ان پر کپڑا ڈال کر پالکی کی طرح بنایا جاتا ہے۔ فرمایا مجھے بنا کر دکھاؤ۔ انہوں نے بنا کر دکھایا تو آپ نے نہایت ہی پسند کرتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

ما احسن هذا واجمله تعرف به المرأة من الرجل	یہ بہت ہی خوب ہے، اس سے عورت اور مرد کے جنازہ میں امتیاز ہو جاتا ہے۔

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ ۶۳)

مجھے آپ اور علی غسل دیں

اور فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے آپ اور علی غسل دیں اور کسی کو وہاں داخل نہ ہونے دیں۔

فاغسلینی انت وعلی ولا تدخلی علی احداً	مجھے تم اور علی غسل دیں اور کوئی وہاں داخل نہ ہو۔

آپ کی وصیت اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

آپ کو غسل دیا جا رہا تھا تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ حضرت اسماء نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی آپ نے واپس آ کر اپنے والد گرامی سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اسماء نے مجھے داخل ہونے نہیں دیا۔ اور فاطمہ کے لیے انہوں نے پالکی کی طرح کچھ بنایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اسماء سے پوچھا۔

ما حملك على ان منعت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخلن علی بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کیا وجہ؟ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو یہاں داخل ہونے سے منع کر دیا ہے اور سیدہ کے لیے پالکی کیوں

Marfat.com

وجعلت لها مثل هودج　　بنائی گئی ہے ؟

العروس ؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ سیدہ کی وصیت کے مطابق سب کچھ ہوا ہے، آپ نے جب یہ سنا تو فرمایا۔

فامضی ما امرتک　　جو انہوں نے حکم دیا ہے اس کے مطابق کرو۔

(الاستیعاب، ۴: ۳۷۹)

مذکورہ دونوں روایات میں اگرچہ تضاد ہے کیونکہ پہلی روایت میں ہے آپ وصال سے پہلے غسل کر کے لیٹ گیئں تھیں اور اس میں ہے آپ کو حضرت اسماء اور حضرت علی نے غسل دیا ان میں تطبیق یوں بھی ممکن ہے کہ غسل دیا ہو مگر لباس نہ اتارنے کا حکم دیا ہو واللہ ورسولہ اعلم،

مجھے رات کو دفن کرنا

سیدہ عالم رضی اللہ عنہا نے اپنی تدفین کے بارے میں فرمایا تھا۔

اوصت ان تدفن لیلاً　　مجھے رات کو دفن کرنا۔

(اسد الغابہ ۷: ۲۲۶)

امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی وصیتیں

آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے نواسے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد چھ ماہ تک آپ نے خلافت کی ذمہ داری نبھائی اس کے بعد دستبرداری کا اعلان فرما دیا۔

Marfat.com

معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے

حضرت قتادہ سے منقول ہے امام حسن نے مرضِ وصال میں اپنے بھائی امام حسین سے فرمایا مجھے تین دفعہ زہر دیا گیا ——— مگر اس دفعہ جو زہر دیا گیا ہے اس نے میرے جگر کو کاٹ ڈالا ہے ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ زہر کس نے دیا ہے؟ ۔ آپ نے پوچھا تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو۔ کیا اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ؟

اکلھم الی اللہ عزوجل	میں نے تو یہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں ۔

لئن کان الذی اظن فاللہ اشد نقمۃ وان کان غیرہ فلا احب ان یقتل بی أی	اگر معاملہ میرے گمان کے مطابق ہے تو اللہ تعالیٰ سب سے سخت انتقام لینے والا ہے اور اس کے علاوہ ہے تو میں اسے اپنی رائے کی بنیاد پہ قتل نہیں کرنا چاہتا ۔
(ذخائر العقبیٰ: ۱۵۱)	

مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا

جب مرض شدید ہو گیا تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا اگر اجازت ہو تو میں آپ کے حجرہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تدفین چاہتا ہوں ۔ سیدہ نے جواباً فرمایا۔ آپ کی تمنا و آرزو کی تکمیل میرے لیے سعادت ہے اس کے بعد آپ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بطورِ وصیت

Marfat.com

فرمایا۔

اذا انامت فاطلب	جب فوت ہو جاؤں تو حضرت
الی عائشۃ ان ادفن	عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	میں عرض کرنا مجھے نبی صلے اللہ
فقد کنت طلبت منہا	علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کی اجازت
فاجابت الی ذلک	دیجئے میں نے آپ سے اجازت
فاحلہا تستحی منی فان	چاہی تھی جو انہوں نے قبول کر
اذنت فادفنی فی بیتہا	لی تھی۔ ممکن ہے میرا حیا ہو۔ اگر
وما اظن القوم الا	وہ اجازت دے دیں تو ان کے
سیمنعوک فان فعلوا	حجرہ میں دفن کر دینا اور میں یہ
فلا تراجعہم فی ذلک	محسوس کرتا ہوں کچھ لوگ وہاں
وادفنی فی بقیع	میری تدفین نہیں ہونے دیں گے
الغرقد	اگر ایسا ہو تو جھگڑا نہ کرنا مجھے
	بقیع میں دفن کر دینا۔

اُمّ المومنین کی اجازت، مگر مروان کا انکار

جب آپ کا وصال ہو گیا تو حسب وصیت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پیغام بھیجا کہ بھائی جان نے آپ سے حضور علیہ اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت طلب کی تھی جو آپ نے منظور فرمالی تھی لیکن انہوں نے فرمایا تھا وصال کے بعد دوبارہ پوچھ لینا۔ اس بارے میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ جواباً آپ نے

Marfat.com

یہ کلمات فرمائے۔

نعم وکرامة — ہاں! میرے لیے یہ سعادت ہو گی۔

(اسد الغابہ، ۲ : ۱۶)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حبًا وکرامة" — یہ میں خود چاہتی ہوں اور یہ میرے لیے سعادت ہے۔

(ذخائر العقبیٰ : ۱۵۲)

مروان کو پتہ چلا تو اس نے یہ اعلان کر دیا حکومت امام حسن رضی اللہ عنہ کو وہاں نہیں دفن ہونے دے گی۔ قریب تھا کہ لوگ مروان کے خلاف مسلح ہو کر لڑائی کرتے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو فرمایا۔

واللہ ما ھو الا ظلم یمنع حسن ان یدفن مع ابیہ واللہ انہ لابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ — اللہ کی قسم امام حسن کو نانا جان کے ساتھ دفن نہ ہونے دینا ظلم کی انتہا ہے اللہ کی قسم وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے اور نواسے ہیں

(الاستیعاب ۱ : ۳۷۷)

پھر امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور عرض کیا، مروان فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے۔ آپ اسے ناکام بنائیں۔ چونکہ امام حسن نے وصیت کے وقت یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر لوگ رکاوٹ بنیں تو مجھے بقیع میں دفن کر دینا۔

و دفن الی جنب امہ فاطمة رضی اللہ عنہا — لہذا آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

(الاستیعاب ۱ : ۳۷۷)

Marfat.com

مجھے دادی صاحبہ کے پاس دفن کرنا

بعض روایات میں آپ کی وصیت یوں ملتی ہے کہ اگر نانا جان کے پاس دفنانے میں رکاوٹ ہو تو پھر مجھے

ردنی الی قبر جدتی فاطمۃ بنت اسد فادفنی ھناک — میری دادی حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے پاس دفن کر دینا۔

امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں، مدینہ طیبہ کے گورنر حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ودفن عند جدتہ بنت اسد بقبتہ المشہودۃ — اور آپ کی دادی حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے پاس مشہور قبہ میں دفن کیا گیا۔

(الصواعق المحرقہ، ۲۱۷)

اس گفتگو سے اس بے بنیاد بات کا رد بھی ہو جاتا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دفن نہ ہونے دیا تھا کیونکہ مذکورہ حوالہ جات نے آشکار کر دیا کہ اُمّ المومنین نے بطیب خاطر وہاں تدفین کی اجازت دی تھی مگر مروان وغیرہ اس میں رکاوٹ بنے امام ابن عبدالبر نے یہی بات ان کلمات میں بیان کی۔

قد کانت اباحت لہ عائشۃ ان یدفن مع رسول اللہ — سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہا و کان سألہا ذلک فی مرضہ فلما مات منع من ذلک مروان و بنو امیۃ۔	کی اجازت دے دی تھی جب انہوں نے وصال سے پہلے اس کی اجازت چاہی تھی لیکن جب انکا وصال ہو گیا تو مروان اور بنو امیہ وہاں تدفین سے رکاوٹ بن گئے۔

(الاستیعاب ۱: ۳۷۵)

مسجد نبوی کی چھت پر حضرت ابو ہریرہ کا اعلان

ابن اسحاق نے مساور السعدی سے نقل کیا۔ جب امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں نے دیکھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی چھت پر روتے ہوئے بلند آواز سے یہ اعلان کر رہے تھے۔

یا یہا الناس مات الیوم حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابکوا	اے لوگو آج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کا وصال ہو گیا۔ اس پر آنسو بہاؤ۔

(سیر اعلام النبلاء ۳: ۲۷۷)

○

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وصیتیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور تمام امّت کی ماں کے درجہ پر فائز ہیں اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے۔!

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ

نبی محترم مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔

اب مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن نہ کرنا

امام شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مجھ سے کچھ کوتاہیاں سرزد ہوئیں ہیں۔ میں نہیں جانتی میرا حال آپ کے ہاں کیسا ہے؟

فلا تدفنونی معہ فانی اکرہ ان اجاور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

مجھے آپ کے پہلو میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنے آپ کو اس حال میں آپ کے پڑوسی ہونے کے قابل نہیں سمجھتی

(اتحاف السادۃ المتقین ۱۰ر ۳۳۳)

کسی نے عرض کیا آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن ہوتیں تو بہتر تھا۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہو تو پچھلا عمل جاتا رہے۔

انی اذا لانا المبتدئۃ یعلی

اور میں نیا عمل شروع کروں۔

(موطا امام محمد۔ باب النوادر)

Marfat.com

بیر کے نیچے سُرخ چادر نہ بچھانا

عبداللہ بن عبید سے مروی ہے سیدہ نے وصال کے وقت یہ بھی فرمایا تھا۔

لا تحملوني على قطيفة حمراء — مجھے سُرخ اونی کپڑے پر اٹھا کر نہ لے جانا۔

(ابن سعد : ۸ : ۷۶)

مجھے رات کو ہی دفن کر دیا جائے

حضرت سالم کا بیان ہے کہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال سترہ رمضان المبارک کو نماز وتر کے بعد ہوا۔

فامرت ان تدفن من ليلتها۔ — آپ نے وصیت فرمائی مجھے رات ہی دفن کر دیں۔ صبح کا انتظار نہ کیا جائے۔

(ابن سعد، ۸ : ۷۷)

رسول اللہ کا قمیض اور عذابِ قبر سے نجات

اس کے بعد آپ نے فرمایا یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک قمیص ہے

ضعوا هذه على صدري وادفنوها معي لعلي انجو بها من عذاب القبر — اس مبارک کرتے کو میرے سینے پر رکھ کر مجھے دفن کرنا شاید میں اس کی برکت سے عذاب قبر سے نجات پاؤں۔

(اتحاف السادة المتقين، ۱۰ : ۳۳۳)

Marfat.com

حضرت اسما کی وصیت:

حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فوت ہوتے وصیت فرمائی جب میں فوت ہو جاؤں

اجمروا ثیابی وحنطونی ولا	میرے کپڑوں اور جسم کو خوشبو لگانا
تحنطونی فوق الکفنی	مگر میرے کفن پر خوشبو نہ لگانا۔

(الطبقات، ۸ : ۲۵۴)

اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی خاتون حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان جلوہ افروز تھے آپ نے ارشاد فرمایا

اطولکن باعاً اسرعکن لحوقابی	تم میں سے جس کا بازو لمبا ہے وہ مجھ سے پہلے ملے گی۔

آپ کے وصال کے بعد اکٹھی ہوتیں تو ایک دوسری سے ہم بازو ماپا کرتی جب سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو

فعرفنا حینئذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما اراد بطول الید الصدقة	ہمیں پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل بازو سے مراد کثرت صدقہ تھا۔

(الطبقات لابن سعد : ۸ : ۱۰۸)

Marfat.com

ایک کفن صدقہ کر دینا

حضرت قاسم کا بیان ہے کہ آپ نے وصال کے وقت فرمایا۔

انی قد اعددت کفنی — میں نے کفن تیار کر رکھا ہے

فان بعث لی عمر بکفن — اگر حضرت عمر کفن بھیجیں تو ایک

فتصدقوا باحدھما — کفن صدقہ کر دینا۔

(سیر اعلام النبلاء ۲ : ۲۱۷)

حضرت عمرۃ بنتِ عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کہتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے پانچ اقسام کا کپڑا بھیجا تاکہ ان میں سے جو آپ پسند فرمائیں اسے کفن بنایا جائے۔

حضرت عمر کے بھیجے ہوئے کپڑے میں آپ کو کفن دیا گیا اور جو خود تیار کیا تھا۔

تصدقت عنها اختها — اسے آپ کی ہمشیرہ حمنہ نے

حمنۃ — راہِ خدا میں صدقہ کر دیا۔

نوٹ: اس سے اندازہ کیجئے مسلمانوں کا بیت المال ولادت سے لے کر وفات تک کس طرح انسانیت کی خدمت کرتا ہے۔ کاش یہ نظام ہمیں پھر دیکھنا نصیب ہو۔

میری چادر صدقہ کر دینا

آپ نے اپنی چادر کے بارے میں فرمایا۔

وان استطعتم اذا — اگر ورثا کو طاقت ہو تو مجھے

Marfat.com

و ليتصدقوا ان تصدقوا بحقوقي۔ — دفن کر دینے کے بعد اسے صدقہ کر دیا جائے۔

(سیر اعلام ۲/ : ۲۱۷)

مجھے رسول اللہ کی چارپائی پر باپردہ لے جانا

محمد بن ابراہیم التیمی آپ کے مرض وصال کے احوال میں بیان کرتے ہیں

اوصت ان تحمل علی سریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یجعل علیہ نعش — آپ نے وصیت فرمائی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی چارپائی پر لے جانا اور اس پر پالکی کی شکل بنا لینا۔

(ابن سعد ۸/ : ۱۰۹)

میرے جنازہ کے ساتھ آگ نہ لانا

حضرت ابن کعب بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی۔

ان زینب اوصت ان لا تتبع بنار — کہ میرے جنازہ کے ساتھ آگ مت لے جانا۔

(ابن سعد ۸/ : ۱۰۹)

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہ کی غریب یہودی بھانجے کیلئے وصیت

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے منقول ہے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کو وراثت میں ایک لاکھ درہم حاصل ہوئے تھے جب آپ کے وصال کا وقت آیا تو۔

فاوصت لابن اختہا	آپ نے اپنے بھانجے کے لیے
وھو یہودی بثلثہا	تہائی مال کی وصیت کی۔

آپ کے دیگر ورثا نے بھانجے کو تہائی مال دینے سے انکار کر دیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ پیغام بھیجا۔

اتقوا اللہ واعطوہ وصیتہ	اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بھانجے کو
(ابن سعد: ۸: ۱۰۸)	وصیت کے مطابق دو۔

نوٹ: اندازہ کیجئے اسلام کتنا عظیم دین ہے کہ وہ غیر مسلم کے حق میں بھی کی گئی وصیت کو جائز رکھتا ہے۔

میرا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں

ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت فرما رکھی تھی۔

ان یصلی علیہا سعید	میرا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں
بن زید احد العشرۃ	جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

امام ذہبی نے یہ وصیت نقل کر کے کہا کہ حضرت سعید کا وصال آپ سے کئی سال پہلے ہو چکا تھا۔

فلعلہا اوصت فی	ممکن ہے انہوں نے کسی ایسی
وقت شوعوضیت و	بیماری کے وقت یہ وصیت
تفقد ھا ھو	کی ہو جس کے بعد انہیں صحت
(سیر، ۲: ۲۰۸)	ہو گئی اور حضرت سعید کا وصال

Marfat.com

ان کے وصال سے پہلے ہو گیا۔

واقدی نے امام نافع سے روایت کیا ہے

صلی ابو ھریرہ علی ام سلمہ	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔
(سیر اعلام النبلاء: ۲ : ۲۱۰)	

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ومیتیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کرام کی رائے یہ ہے کہ آپ معمولات میں ہم سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم توفی و ما منا احد الا و تغیر عما کان علیہ الا عمر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصال کے دن ہمیں جس حال میں چھوڑا ہم میں اس کے بعد تبدیلی آگئی مگر عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔
(المستدرک ، ۳ : ۵۶۱)	

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی آپ کے بارے میں یہی کلمات مروی ہیں۔

اذا سرکم ان تنظروا الی اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم الذین لم یغیروا ولم یبدلوا فانظروا	اگر تم ایسے صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہو جن میں کوئی تبدیلی و تغیر نہیں آیا تو عبداللہ بن عمر کو دیکھ لو ورنہ ہم میں سے ہر ایک

Marfat.com

الی عبد اللہ بن عمر ماصنا ۔ ہیں تب ہی آئی ہے ۔

احد الاغیاب (المستدرک ۳، ۶۴۶)

دیکھنے والا مجنون سمجھتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے آثار سے پیار کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والا آپ کو مجنون تصور کرتا ۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ۔

لو رأیت ابن عمر یتبع آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقلت ھذا مجنون

(المستدرک ۳ : ۶۴۷)

اگر تم حضرت ابن عمر کو آثار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے دیکھتے تو کہتے یہ تو کوئی دیوانہ ہے ۔

ان درختوں کو پانی دیتا ہوں تاکہ محبوب کی یادیں تر و تازہ رہیں

آثار رسول سے محبت و پیار کی ایک جھلک بھی ملاحظہ کر لیجئے کہ آپ ان درختوں کو ہمیشہ پانی دیا کرتے ۔ جن کے بارے میں یہ علم ہوتا کہ ان کے نیچے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ۔ پوچھنے پر بیان کرتے یہ اس لیے کرتا ہوں تاکہ میرے آقا کی یادیں تر و تازہ رہیں ۔

صحیح ابن حبان میں ہے ۔

کان عبد اللہ بن عمر یاتی الی الشجرۃ سمر التی کان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کیکر کے درخت کی زیارت کے لیے جاتے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

Marfat.com

یںنزل تحتہا فکان عبداللہ — فرما ہوئے۔ اس کے نیچے بیٹھتے
ینزل تحتہا وکان — اور پانی دیتے کہ کہیں یہ سوکھ
یسقیہا الماء لکی لا تیبس — نہ جائے۔

کنز العمال میں ابن عساکر کے حوالے سے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

ان ابن عمر کان یتبع آثار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل مکان صلی فیہ حتی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نزل تحت الشجرۃ فکان ابن عمر یتعاھد تلک الشجرۃ فیصب فی اصلہا الماء کیلا تیبس

(کنز العمال، ۱۳: ۴۶۸)
(سیر اعلام، ۳: ۲۱۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان تمام مقامات کی زیارت کرتے۔ جہاں جہاں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی یہاں تک کہ آپ اس درخت کے پاس ہمیشہ جاتے جس کے نیچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تھے اور اسے پانی دیتے تاکہ کہیں یہ سوکھ نہ جائے۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہجر و فراق کی وجہ سے ان کے اپنے معمولات زندگی کی عجیب کیفیت تھی۔ حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا

ما وضعت لبنۃ علی — میں نے وصال حبیب

Marfat.com

لبنة ولا غرست نخلة	صلی اللہ علیہ وسلم
منذ توفی رسول اللہ	کے بعد نہ کوئی تعمیر کی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم۔	اور نہ ہی کوئی کھجور کا درخت
(ابن سعد، ۴: ۱۷۰)	لگایا ہے۔

یعنی ہجر محبوب میں اپنے پودے لگانے تو ترک کر دیئے مگر محبوب کی یادوں کو ہرا رکھنے کو اپنا مشغلہ بنا لیا۔

مجھے حرم سے باہر دفن کرنا

آپ کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

اوصانی ابی ان ادفنه	مجھے والد گرامی نے وصیت کی تھی
خارجا من الحرم فلم	کہ مجھے حرم سے باہر دفن کرنا مگر
نقدر فدفناه بالحرم	ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے
بفخ فی مقبرة المهاجرين	تو آپ کو مقبرہ مہاجرین میں
(المستدرک ۳: ۶۴۳)	مقام فخ پر دفن کیا۔

الطبقات میں اس کی وجہ کا بھی ذکر ہے۔

یا بنی اذا انا مت فادفنی	اے بیٹے جب میں فوت ہو جاؤں
خارجا من الحرم فانی	تو مجھے حرم سے باہر دفن کرنا کیونکہ
اکره ان ادفن فیه	میں اس جگہ تدفین پسند نہیں
بعد ان خرجت منه	کرتا جہاں سے میں نے ہجرت
مهاجرا	کر لی تھی۔

(ابن سعد ۴: ۱۸۸)

Marfat.com

اب میں اولاد کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتا

امام نافع بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وصال کے وقت لوگوں نے وصیت کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

واللہ اعلم ما کنت اصنع	جو کچھ اپنے مال میں زندگی بھر کرتا
فی مالی واما بابی	رہا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد
وارضی فانی لا احب	مگر اب میں جائیداد میں اولاد کے
ان اشرک مع ولدی فیہا احداً	ساتھ کسی کو شریک نہیں کر سکتا۔

(ابن سعد ۴ : ۱۸۵)

تین حسرتیں لیے جا رہا ہوں

جناب سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرض وصال میں اس بات کا اظہار کیا کہ دنیا سے تین حسرتیں لیے جا رہا ہوں۔

ظمأ الھواجر ومکابدۃ	اب دن کو روزہ رکھنا
اللیل ولا اکون قاتلت ھذہ الفئۃ الباغیۃ	اور رات کو قیام نصیب
التی حلت بنا۔	نہ ہوگا اور میں ان باغیوں کے خلاف کیوں نہ لڑا۔

(ابن سعد ۴ : ۱۸۵)

میری قبر پر سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات تلاوت کرنا

محدث عبدالحق الاشبیلی نقل کرتے ہیں۔

Marfat.com

ان عبد اللہ بن عمر امر ان یقرأ عند قبرہ سورۃ البقرۃ (الروح : ۱۰)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قبر کے پاس سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کا حکم دیا۔

شیخ الخلال نے اپنی کتاب الجامع میں کتاب القرأۃ عند القبر کے تحت عبدالرحمٰن بن العلاء سے روایت کیا کہ مجھے والدِ گرامی نے بوقتِ وصال یہ وصیت فرمائی جب مجھے دفن کرو تو میری قبر پہ سر کی طرف سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کرنا۔

فانی سمعت ابن عمر یوصی بذلک اوصی اذا دفن ان یقرأ عند رأس بفاتحۃ الکتاب وخاتمتہا (الروح : ۱۰)	میں نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کو یہی وصیت کرتے ہوئے سنا تھا کہ میرے سر کی طرف فاتحہ اور آخری آیاتِ بقرہ کی تلاوت کرنا۔

اس وصیت کا ذکر کر کے شیخ ابنِ قیمؒ لکھتے ہیں۔

قد ذکر من جماعۃ من السلف انہم اوصوا ان یقرأ عند قبورھم وقت الدفن (الروح : ۱۰)	اسلاف کی ایک پوری جماعت کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے تدفین کے وقت قبور کے پاس تلاوت کے بارے میں وصیت کی۔

Marfat.com

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو عرصہ دس سال آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل رہا۔ ان کی والدہ حضرت ام سلیم نے انہیں پیش کرتے ہوئے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! میں چاہتی ہوں یہ آپ کی خدمت کرے۔ اس کے لیے دُعا فرمایئے۔ ان کے لیے آپ نے یہ چار دعائیں فرمائیں!

اللھم اکثر مالہ وولدہ	اے اللہ ان کے مال اور اولاد
واطل عمرہ واغفر ذنبہ	میں کثرت عطا فرما ان کی عمر لمبی
	فرما اور ان کے گناہ معاف فرما دے

حضرت انس کہتے ہیں میری اولاد میں اتنی برکت ہوئی کہ ایک سو سے زائد پوتے پوتیوں کو دفن کر چکا ہوں میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا، تین دعاؤں کا صلہ میں عملاً دیکھ چکا ہوں اور چوتھی کا بھی امیدوار ہوں۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ان کی کیفیت یہ تھی۔ حضرت مثنیٰ بن سید الذارع بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔

مامن لیلۃ الا وانا	کوئی ایسی رات نہیں جس میں میں
اری فیھا حبیبی	اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم
ثم یبکی	کا دیدار نہیں کرتا پھر زار و قطار
(ابن سعد، ۷ : ۲۰)	رو پڑے۔

۵۔ موئے محبوبؐ خدا میری زبان کے نیچے رکھ کر دفن کرنا

حضرت انس کے شاگرد حضرت ثابت البنانی بیان کرتے ہیں کہ جب

Marfat.com

حضرت انس کے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے مجھے وصیت کی اے ثابت یہ میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس بال لے لو جب میں فوت ہو جاؤں تو اسے میری زبان کے نیچے رکھ کر مجھے دفن کرنا

هذه شعرة من شعر	میرے آقا کا بال مبارک ہے جب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	میں فوت ہو جاؤں تو اسے میری
فضعها تحت لسانی قال	زبان کے نیچے رکھ دینا میں نے
فوضعتها تحت لسانه	آپ کی وصیت کے مطابق وہ
فدفن وهی تحت لسانه	بال آپ کی زبان کے نیچے رکھ دیا
	اور آپکو اس حال میں دفن کیا گیا
(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ۱ : ۷۱)	کہ بال آپ کی زبان کے نیچے تھا۔

پسینۂ محبوب سے کفن کو معطر کرنا

امام محمد بن عبداللہ انصاری اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کا بچھونا بچھاتی آپ اس پر قیلولہ فرماتے جب آپ سو جاتے تو وہ آپ کا پسینہ اور بال مبارک ایک شیشی میں جمع کر لیتی تھیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو

اوصٰی ان یجعل فی حنوطه	وصیت کی میرے کفن کو حضور
من ذلك المسك قال	علیہ السلام کے محفوظ پسینہ سے
فجعل فی حنوطه	خوشبو لگائی جائے لہذا ان کی وصیت
(البخاری ۔ کتاب الاستیذان)	کے مطابق پسینہ مبارک کو ہی خوشبو

Marfat.com

(المسلم باب طیبب عرق النبی والتبرک بہ) کے طور پر کفن پر لگایا گیا۔

طبقات میں روایت کے الفاظ یہ ہیں

جعل فی حنوطه صرة مسك و شعر من شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فیہ مسك — میرے جسم و کفن کو اس خوشبو سے معطر کرنا جس میں آپ کا مبارک پسینہ اور بال شریف ہیں۔

(ابن سعد ، ۲۵)

مصطفیٰ کے پسینہ کی کیا بات ہے:

یہ طریقہ مبارک آگے بھی جاری رہا امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سے مبارک پسینہ کا عظیم تحفہ حاصل کیا۔

فاستوهبت من ام سلیم من ذلك المسك فوهبت لی منه — میں نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ خوشبو مانگ لی انہوں نے مجھے اس میں سے حصہ عطا فرمایا۔

حضرت ایوب کا بیان ہے کہ میں نے مبارک پسینہ امام محمد بن سیرین سے حاصل کیا۔

فاستوهبت من محمد من ذلك المسك فوهبت لی منه فانه عندی الآن — میں نے وہ پسینہ امام محمد بن سیرین سے طلب کیا تو انہوں نے مجھے حصہ عطا فرمایا جو اب تک میرے پاس محفوظ ہے۔

امام محمد بن سیرین تابعی کا کفن بھی اسی پسینہ سے معطر ہوا

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ولما مات محمد حنط بذلك المسك (سیر اعلام النبلاء ۲: ۳۰۷)
جب امام محمد بن سیرین کا وصال ہوا تو ان کے کفن کو اسی پسینہ سے معطر کیا گیا

ابن سعد میں ہے امام ابن سیرین میت کو اسی سے خوشبو لگانا پسند کرتے۔

وکان محمد یعجبہ ان یحنط بالمسک (الطبقات، ۴ : ۲۲۸)
امام محمد بن سیرین یہ پسند کرتے کہ میت کو اس مبارک پسینہ سے معطر کیا جائے۔

حضور علیہ السلام کی چھڑی مبارک میرے ساتھ دفن کرنا

سنن بیہقی اور ابن عساکر میں امام محمد بن سیرین سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

انہ کان عندہ عصیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمات فدفنت معہ بین جنبہ وبین قمیصہ
(کنز العمال ۱۳: ۲۸۹)
ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک چھڑی تھی جو ان کے ساتھ ان کے پہلو اور قمیص کفن کے درمیان دفن کی گئی۔

حافظ ابن اثیر آپ کے احوال میں تحریر کرتے ہیں۔

وکان عندہ عصیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات امران
ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک چھڑی تھی وصال کے وقت فرمایا دفن کے وقت اسے میرے

Marfat.com

تدفن معه بين جنبه و قميصه (اسد الغابہ، ج ۱ ص ۱۵۲) — پہلو اور قمیص کے درمیان رکھ دینا۔

مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا

حضرت انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو میں وہاں موجود تھا آپ نے فرمایا۔

لقنونی لا اله الا الله فلم یزل یقولها حتی قبض — مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا پھر آپ کلمہ طیبہ مسلسل پڑھتے رہے یہاں تک کہ وصال ہو گیا۔

(کنز العمال ۱۳، ۳۸۹)

مجھے محمد بن سیرین غسل دیں اور میرا جنازہ پڑھائیں

حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ وصال سے پہلے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ نے وصیت فرمائی۔

اوصی ان یغسله محمد بن سیرین و یصلی علیه — مجھے محمد بن سیرین غسل دیں اور میرا جنازہ پڑھائیں۔

ان دنوں محمد بن سیرین محبوس تھے لوگوں نے اس وقت کے امیر عمر بن یزید سے بات کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔

فخرج فغسله و کفنه و صلی علیه فی قصر انس بالطف ثم رجع فدخل کما هو فی السجن ولم — امام محمد بن سیرین نے آکر غسل و کفن دیا نماز جنازہ پڑھائی اور پھر قید خانہ کی طرف لوٹ گئے حتیٰ کہ اپنے گھر بھی نہ گئے اس

Marfat.com

يذهب الى اهله فلم يزل — معاملہ میں تعاون پر ہمیشہ عمر بن
يشكرها لال عمر بن يزيد — یزید کے شکر گزار رہے
حتى مات (ابن سعد ۷ : ۲۵)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب آیا تو دیوار کی طرف منہ کر کے بہت روئے بیٹے نے عرض کیا ابا جان کیوں پریشان ہوتے ہو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بہت سی بشارتیں نہیں دی تھیں؟ فرمایا بیٹے مجھ پر تین طرح کے احوال گذرے ہیں۔ ایک وہ دن جب تھے مجھے اللہ کے رسول سے شدید بغض و عداوت تھی، میں چاہتا تھا العیاذ باللہ آپ کو شہید کر دوں۔ اگر اس حال میں میری موت آجاتی تو میں ہمیشہ دوزخ میں جاتا۔ پھر اللہ تعالے نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ عنایت فرمایئے تاکہ میں بیعت کروں۔ آپ نے ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ آپ نے فرمایا اے عمرو کیا وجہ؟ عرض کیا میں ایک شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کونسی شرط؟ عرض کیا گناہوں پر معافی کی۔ فرمایا عمرو تجھے علم نہیں

ان الاسلام يهدم ما كان قبله — اسلام لانے سے ماقبل کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد میری حالت یہ ہو گی۔

وما كان احد احب الى من رسول الله صلى الله — آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہ رہا۔ میری نگاہوں

Marfat.com

علیہ وسلم و لا اجل فی عینی	میں آپ سے بڑھ کر کوئی عظیم ہستی نہ رہی
منہ وما کنت اطیق ان	ادب و تعظیم کی وجہ سے مجھ میں
املأ عینی منہ اجلالاً ولو	آپ کو نظر بھر کر دیکھنے کی طاقت
سئلت ان اصفہ ما	کہاں تھی ؟ اب اگر کوئی مجھ سے
اطقت لانی لم اکن املأ	آپ کے سراپا کے بارے میں سوال
عینی منہ	کرے تو میں بیان نہیں کرسکتا۔
	کیونکہ میں نظر بھر کر آپ کو دیکھ ہی نہیں سکا

اس حال میں اگر دنیا سے رخصت ہو جاتا تو اُمید تھی میں جنت میں جاتا مگر اس کے بعد بہت سے معاملات کی ذمہ داری ہم پر آئی ان میں میرا حال کیسا رہا۔ میں نہیں جانتا۔

میرے جنازہ کے پیچھے چلنا:

طبقات ابن سعد میں آپ کی وصیت ان الفاظ میں مروی ہے جب میں فوت ہو جاؤں تو اس طریقہ سے غسل دیں۔

فاغسلنی غسلۃ بالماء ثم جفنی	ایک مرتبہ پانی سے نہلائیں پھر
فی ثوب ثم اغسلنی الثانیۃ	میرے جسم کو کپڑے سے خشک کریں
بماء قراح ثم جفنی فی ثوب	دوبارہ گرم پانی سے نہلائیں پھر کپڑے
ثم اغسلنی الثالثۃ بماء فیہ	سے خشک کریں پھر سہ بارہ کافور ملے
شئی من کافور ثم جفنی فی	ہوئے پانی سے نہلائیں پھر جسم کو خشک
ثوب ثم اذا البستنی الثیاب	کر کے مجھے کفن میں رکھیں۔ میرے قمیص
فازرعلی فانی مخاصم ثم اذا	کے بٹن لگوائیں پھر میں اس حال میں میت

Marfat.com

انت حملتنی علی السریر فامش
بی مشیاً بین المشیتین وکن
خلف الجنازة فان مقدمها
ملائکة وخلفها بنی آدم

ہونا چاہتا ہوں جب مجھے چار پائی
پر اٹھاؤ تو درمیانی چال چلنا اور
میرے جنازہ کے پیچھے چلنا کیونکہ جنازہ
کے اگلے حصہ میں فرشتے ہوتے ہیں
اس لیے بنی آدم کے جنازہ کے پیچھے
چلنا چاہیئے۔

مجھے قبر میں رکھو آہستہ آہستہ مٹی ڈالتے ہوئے یہ دعا کرو۔

اللھم انک امرتنا فرکبنا و
نھیتنا فامتنعنا فلا بری فاعتذر
ولا عزیز فانتصر ولکن لا الہ الا اللہ

اے اللہ تو نے حکم دیا ہم سوار ہو گئے تو
تو نے منع فرمایا ہم نیچے اتر
گئے۔

دوسری روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں۔

والا تدرکنی برحمة اکن
من الھالکین

اگر تیری رحمت نے سہارا نہ دیا
تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

(ابن سعد ۴، ۲۶۰)

نماز عید سے پہلے میرا جنازہ پڑھ لینا۔

امام حاکم نے آپ کی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے اے بیٹے

اذا انا مت فاغسلنی وکفنی
وشد علی ازاری فانی
مخاصم فاذا انت غسلتنی
فاسرع بی المشی فاذا انت

جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے
غسل و کفن۔ جب غسل دے لو
تو مجھے جلدی لے چلو، جب عیدگاہ
میں لے جاؤ (آپ کا وصال عید الفطر

Marfat.com

وضعتنی فی المصلی وذلک یوم عید فانظر فی افواہ الطرق فاذا لم یبق احد واجتمع الناس فابدأ فصل علی ثم صل العید

کی رات ہوا تھا، تو تمام راستوں کو دیکھنا جب تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں کوئی باقی نہ رہ جانے تو پہلے میری نماز جنازہ ادا کرنا اس کے بعد نماز عید ادا کرنا۔

مٹی ڈالنے میں میرے دائیں بائیں کا خیال نہ کرنا

جنازے کے بعد جب مجھے دفنانے لگو

فاذا وضعتنی فی لحدی فاهیلوا علی التراب فان شقی الایمن لیس احق بالتراب من شقی الایسر

جب مجھے لحد میں رکھو تو ہر طرف سے مٹی یکوقت ڈالو۔ کیونکہ اب میں دائیں، بائیں سے مٹی کا زیادہ حقدار نہیں۔

(المستدرک، ۳: ۵۱۲)

میری قبر میں لکڑی اور پتھر نہ رکھنا

اور یہ بھی خیال رکھنا۔

لا تجعلوا فی قبری خشبة ولا حجراً

میری قبر میں لکڑی اور پتھر ہرگز نہ رکھنا۔

(اسد الغابہ، ۴: ۲۴۷)

Marfat.com

میری قبر پر ٹھہرنا تاکہ میں جواب دے سکوں

جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت نہ چلے اور نہ آگ ساتھ لائی جائے۔ جب مجھے دفن کرو تو مٹی آہستہ آہستہ ڈالنا۔

ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمہ حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع بہ رسل ربی

(المسلم، باب کون الاسلام یہدم ما کان قبلہ)

پھر میری قبر کے پاس اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جا سکتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور پورے وثوق کے ساتھ اپنے رب کے بھیجے ہوئے ملائکہ کو ان کے سوالات کے جواب دے سکوں۔

Marfat.com

رازدانِ رسول حضرت حذیفہ کی وصیتیں

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان صحابی ہیں انہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے بارے میں آگاہ فرمایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔

کان اعلم الناس بالمنافقین	منافقین کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے آپ ہی ہیں۔
(المستدرک، ۳: ۴۲۹)	

اسی لیے ان کا لقب "صاحب سرِ رسول" ہے
امام ذہبی رقمطراز ہیں

وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اسر الی حذیفۃ اسماء المنافقین وضبط عنہ الفتن الکائنۃ فی الامۃ	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تمام منافقین کے ناموں سے آگاہ فرما دیا تھا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے امت میں آئندہ برپا ہونے والے فتنوں سے بھی آگاہی حاصل کر لی تھی۔
(سیر اعلام النبلاء، ۲: ۳۶۴)	

ابوادریس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

واللہ انی لاعلم الناس	اللہ کی قسم میں تمام لوگوں سے ہر

Marfat.com

بکل فتنۃ ھی کائنۃ فیھا وبین الساعۃ
(سیر، ۲ : ۳۶۵)

اس فتنہ کے بارے میں زیادہ آگاہ ہوں جو میرے اور قیامت کے درمیان واقع ہونے والا ہے۔

امام ابنِ حجر مکی لکھتے ہیں۔

حذیفۃ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتعلق بالمنافقین والفتن
(الزواجر، ۱ : ۱۸)

حضرت حذیفہ فتنوں اور منافقین کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رازدان صحابی ہیں

اگر حضرت حذیفہ جنازہ میں شریک ہوتے تو

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا جب کوئی شخص فوت ہوتا اس کے جنازہ میں اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شریک ہوتے تو آپ اس جنازہ میں شرکت کرتے اور اگر اس میں حضرت حذیفہ شریک نہ ہوتے تو آپ بھی شرکت نہ کرتے۔

وکان عمر اذا مات میت یسأل عن حذیفۃ ان حضر الصلاۃ علیہ صلی علیہ عمر وان لم یحضر حذیفۃ لم یحضر عمر

(اسد الغابہ، ۱ : ۴۶۸)

جب کوئی شخص فوت ہوتا تو حضرت عمر حذیفہ کے بارے میں پتہ کرواتے اگر وہ نمازِ جنازہ میں ہوتے تو آپ جنازہ میں شرکت کرتے اور اگر حضرت حذیفہ جنازہ میں تشریف نہ لاتے تو آپ بھی جنازہ میں شرکت نہ کرتے۔

Marfat.com

خدا کی قسم اے امیر المؤمنین آپ شامل نہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر خوف وخشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آپ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا اے حذیفہ

هل انا من المنافقين ؟ میں کہیں منافقین میں شامل تو نہیں ؟

انہوں نے فرمایا۔

واللہ لست منهم یا امیر المومنین — اے اہلِ ایمان کے امیر۔ اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں۔

(الزواجر ۱ : ۱۸)

نوٹ: یہاں رک کر یہ ضرور سوچیے کہ جب فیض پانے والوں کے علم کا یہ مقام ہے تو اس مرکزِ فیض کا عالم کیا ہوگا جس کی تعلیم وتربیت براہِ راست اللہ رب العزت نے خود فرمائی ہے۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا ؟

مجھے قیمتی کفن نہ دینا

حلیہ میں صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا وقتِ وصال آیا تو آپ نے مجھے اور ابو مسعود کو کفن لانے کا حکم دیا۔ ہم نے تین صد درہم کا یمنی حلہ خریدا جب واپس آئے تو فرمایا جو کفن خرید کر لائے ہو مجھے دکھاؤ دیکھ کر فرمایا۔

لا تغالوا بالاکفان فانه — مجھے زیادہ قیمتی کفن نہ دینا اگر میرے

ان یکن لی عند اللہ خیر بدلنی — بیٹے اللہ تعالےٰ کے ہاں خیر ہوئی
بہ خیراً منہ وان کانت — تو اس کفن سے اعلیٰ کفن مل جائے
الاخریٰ سلبت سلباً — گا اور اگر اور معاملہ ہوا تو پھر یہ بھی
سریعاً — بہت جلد چھن جائے گا۔

(الادب المفرد : ۷۲)

ورنہ روزِ قیامت منہ پر مار دیا جائے گا

حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کفن لانے کے لیے کہا۔

فاتی بکفن جدید — تو نیا کفن لایا گیا۔

آپ نے دیکھ کر فرمایا۔

ما تصنعون بہذا ان — ایسا کیوں کرنے ہو اگر تمہارا یہ
کان صاحبکم صالحاً — ساتھی صالح ہے تو اللہ اس سے
لیبدلن اللہ لہ وان کان — بہتر لباس عطا فرمائے گا اور اس
غیر ذالک لیضرب اللہ — کے علاوہ صورت ہوئی تو یہ روزِ
بہ وجہہ یوم القیامۃ — قیامت اس کے منہ پر مار دیا
(المستدرک ۳، ۴۲۸) — جائے گا۔

موت مجھے محبوب ہے لیکن

حضرت لیث بن ابی سلیم بیان کرتے ہیں جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو آپ بہت زیادہ رونے کی وجہ پوچھی گئی

Marfat.com

تو فرمایا میں دنیا پر نہیں رو رہا بلکہ

الموت احب الی ولکن	موت مجھے بہت عزیز (محبوب)
لا ادری علٰی ما اقدم	ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا میں
علی علیؓ رضی ام علی سخط؟	کس حال میں جا رہا ہوں۔ علی
(اسد الغابہ، ۱: ۴۶۹)	مجھ سے راضی ہیں یا ناراض

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنا

بلال بن یحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، کی شہادت کے بعد صرف چالیس دن زندہ رہے۔

لما حضر حذیفۃ الموت	جب حضرت حذیفہ کے وصال
قال لنا اوصیکم بتقوی	کا وقت آیا تو ہمیں فرمانے لگے
اللہ والطاعۃ لامیر المومنین	میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر المومنین
علی بن ابی طالب	حضرت علی کی اطاعت کی وصیت
(المستدرک، ۳: ۴۲۸)	کرتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

یہ بال مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھ دینا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو کہنے لگے ایک دفعہ میں صفا کے مقام پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بال مبارک کٹوانے کا ارادہ فرمایا۔

انی دعوت بمشقص فاخذت	میں نے قینچی لے کر آپ کے بال
من شعرہ دھو فی موضع	بنائے اور مبارک بال حاصل کر
کذا وکذا فاذا انامت	لیے جب میں فوت ہو جاؤں
فخذوا ذلک الشعر فاحشوا	تو ان بالوں کو میرے منہ اور
بہ فمی ومنخری	ناک پر رکھ دینا۔

(تاریخ ابن عساکر: ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان)

یہ ناخن مبارک میری آنکھوں پر رکھ دینا

اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناخنوں کے تراشے پاس رکھے ہوتے تھے ان کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ	ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم قلم يوماً اظفاره واخذ من شعره فجمعت ذالك فاذا انامت فاحشوا به فمي وانفي وخبأت قلامة اظفاره في قارورة فاذامت واجعلوها في عيني فعسى الله ان يرحمني ببركتها.

(تاریخ اسلام للذہبی ۲-۲۹۳)

وسلم نے ناخن اور بال کاٹے میں نے انہیں جمع کر لیا۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو انہیں میرے منہ اور ناک پر رکھ دینا۔ میں نے ایک شیشی میں آپ کے ناخن آج کے لیے محفوظ کیے تھے میری موت کے بعد انہیں میری آنکھوں پر رکھ دینا۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ ان کی برکت سے مجھ پر رحم فرمائے گا۔

ناخن پیس کر انہیں میری آنکھوں کا سرمہ بنا دینا

امام شمس الدین محمد بن عثمان الذہبی نے آپ کی یہی وصیت یوں بیان کی ہے۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا کرتا تھا۔ آپ نے اپنا قمیص مبارک اتار کر مجھے پہنا دیا۔ میں نے وہ قمیص اور آپ کے ناخن مبارک محفوظ کر لیے تھے۔ جب میں فوت ہو جاؤں۔

البسوني القميص على جلدي

قمیص مبارک کو میرے جسم پر رکھ دینا

اور

اجعلوا القلامة مسحوقة في عيني فعسى الله ان يرحمني ببركتها

(سیر اعلام النبلاء ۳ : ۱۶۰)

ناخن مبارک کو پیس کر انہیں میری آنکھوں کا سرمہ بنا دینا۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے مجھ پر رحم فرمائے گا۔

Marfat.com

ناخن مبارک رکھ کر مجھے سپردِ خدا کر دینا

امام نووی نے آپ کی یہی وصیت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

وکان عندہ قلامۃ اظفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاوصی ان تسحق وتجعل فی عینیہ وفمہ وقال افعلوا ذلک بی وخلوا بینی وبین ارحم الراحمین۔	ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن مبارک تھے انہوں نے یہ وصیت کی انہیں پیس کر میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دینا اور کہا ایسا کر کے مجھے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے کے سپرد کر دینا۔

(تہذیب الاسماء واللغات ج۲ ص۱۰۳)

یہ قمیص رسول کفن کے نیچے جسم پر رکھ دینا

حضرت امام شافعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔

فخرج لحاجتہ فاتبعتہ باداوۃ فکسانی احد ثوبیہ الذی کان علی جسدہ فخبأتہ لہذا الیوم۔ (الاستیعاب ج۳-۳۹۹)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا کوزہ لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے اپنے جسدِ اقدس کا ایک کپڑا مجھے پہنا دیا میں نے اس

Marfat.com

کپڑے کو آج کے دن کے لیے محفوظ
کر لیا تھا۔

امام نووی نے اسے ان الفاظ میں نقل کیا ہے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو

اوصیٰ ان یکفن فی قمیص	انہوں نے وصیت کرتے ہوئے
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ	کہا مجھے اس قمیص میں کفن دینا جو
وسلم کساہ ایاہ وان یجعل	مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مایلی جسدہ	نے پہنائی تھی۔ اور اسے میرے جسم
(تہذیب الاسماء ۲ : ۱۰۳)	سے ملا کر رکھنا۔

امام ابن عبدالبر نے وصیت کے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں۔

فاجعلوا ذلک القمیص	اس قمیص کو میرے کفن کے نیچے
دون کفنی مما یلی جلدی	جسم سے متصل کر کے رکھنا۔

اگر بنی تو ان سے بنے گی

بلکہ وہاں یہ الفاظ بھی ہیں اگر بنی تو ان میں سے کوئی شئے وسیلہ بنے گی ورنہ اللہ تعالٰی ہی معاف فرمانے والا ہے۔

فان نفع شئ فذاک	اگر کوئی نفع مند چیز ہے تو یہی
والا فان اللہ غفور الرحیم	ہے ورنہ اللہ تعالٰی ہی معاف
(الاستیعاب ۳ : ۳۹۹)	فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے

Marfat.com

میرا نصف مال بیت المال کو دے دیا جائے

محمد بن حکم سے روایت ہے کہ آپ نے وصال کے وقت یہ بھی وصیت کی تھی

اوصٰی بنصف مالہ ان	میرے ذاتی اموال کا نصف ،
یرد الی بیت المال کانہ	اسلامی بیت المال میں داخل کر دیا
اراد ان یطیب لہ	جائے گویا وہ ازراہِ احتیاط اپنے مال
(البدایہ والنہایہ ۸ : ۱۴۱)	کو صاف کرنا چاہتے تھے ۔

چادرِ انور کا بیس ہزار درہم دے کر حاصل کرنا

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن زہیر بن ابی اسلمی شاعر کو کمالِ شفقت فرماتے ہوئے جو چادر عنایت کی تھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ان کی اولاد سے بیس ہزار درہم دے کر حاصل کر لی تھی ۔ انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بھی کہا تھا مگر انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا تھا ۔

ما کنت لأوثر بثوب رسول	میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احداً	مبارک کپڑے پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا ۔

یہی وہ چادر تھی جس سے خلفا بنو امیہ اور پھر خلفا بنو عباس تبرک حاصل کرتے اور عیدین کے موقع پر اسے پہنتے ۔ (السیرۃ الحلبیہ ۳ - ۳۴۲)

Marfat.com

معلمِ اُمت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کائنات میں یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک اُٹھاتے تھے۔ رحمت کون ومکاں صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یہ نعلین ایک تھیلے میں ڈال کر سینے سے لگائے بیٹھ جاتے۔ جیسے ہی آپ صلے اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھتے نعلین پیش کرتے اور بعض اوقات پہنانے کا بھی شرف حاصل کرتے۔

میرا جنازہ حضرت زبیرؓ پڑھائیں

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ آپ نے جنازہ کے بارے میں فرمایا۔

اوصٰی الی الزبیر ان یصلی علیہ۔ — میرا جنازہ حضرت زبیر پڑھائیں۔

(سیر اعلام النبلاء ۱/ ۴۹۹)

مجھے دو سو درہم کا کفن دیا جائے

جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ اب جلد ہی وہ اپنے رب سے جا ملیں گے تو انہوں نے حضرت زبیر بن العوام اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو اپنی اولاد، مال اور تجہیز و تدفین کے متعلق چند وصیتیں کیں ان میں پہلی یہ تھی۔

اوصٰی ان یکفن فی حلۃ بمأتی درہم — مجھے دو سو درہم کے کپڑوں کا کفن دیا جائے۔

(طبقات ابنِ سعد)

Marfat.com

کیا خواہش ہے؟ رحمت رب کی

ابو طبیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے تشریف لائے اور پوچھا

ما تشتکی ؟ کیا پریشانی ہے

فرمایا۔

ذنوبی گناہوں کی

حضرت عثمان نے فرمایا۔

فما تشتہی ؟ کیا خواہش ہے ؟

فرمایا۔

رحمۃ ربی اپنے رب کی رحمت کی۔

فرمایا

الا امرلك بطبیب؟ کسی طبیب کو بلواؤں ؟

فرمایا

الطبیب امرضنی طبیب ہی نے بیمار کیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱ - ۴۹۸)

فارغ اوقات اپنے گھر رہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو

محدث نور الدین ہیثمی، اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے ابو عبیدہ کو نصیحت کرتے

Marfat.com

ہوئے تین باتوں کا حکم دیا۔

ای نبی اوصیک بتقوی اللہ	اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی
ولیسعک بیتک و ابک	کرنا۔ فارغ اوقات گھر میں رہو اور
علی خطیئتک	اپنے گناہوں پر روتے رہنا۔

(مجمع الزوائد ۱۰ - ۲۹۹)

مجھے عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کرنا

آپ کے مذکورہ صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ مجھے والدِ گرامی نے وصیت فرمائی تھی۔

ادفنونی عند قبر عثمان بن مظعون	مجھے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کرنا۔

نوٹ: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضور نے تدفین سے پہلے ان کے چہرے کو اس حال میں چوما کہ آپ کے مبارک آنسو ان کے چہرے پر گرے جنازہ پڑھا کر جنت البقیع میں دفن کیا۔ ان کے سر کی طرف ایک اونچا پتھر بطور نشان نصب کرتے ہوئے فرمایا: اہل بیت میں سے فوت ہونے والے کو میں ان کے قریب دفن کروں گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

صحابہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فقر کی تصویر تھے۔ نہایت ہی کھرے اور دنیاوی مصلحت سے بہت دور تھے

Marfat.com

۳۲ھ میں ربذہ کے مقام پر اپنی بیوی اور لڑکی کے ساتھ قیام پذیر تھے۔ مرض وصال شروع ہو گیا۔ ربذہ مختصر سا گاؤں تھا۔ حج کے موسم کی وجہ سے جو تھوڑے بہت لوگ یہاں رہتے تھے وہ بھی مکہ معظمہ روانہ ہو گئے آپ کی بیوی نے یہ دیکھ کر کہ آپ کی زندگی کا وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ گاؤں کے لوگ بھی حج کو چلے گئے ہیں اس ویرانے میں میری بیٹی اس جاں گداز واقعہ کو کس طرح برداشت کریں گی۔ میں کفن و دفن کے فرض سے کیسے عہدہ برا ہوں گی۔ جنازہ کا کیا بنے گا؟ اس رنج و فکر میں آپ رونے لگیں۔ حضرت ابوذر غفاری نے نہایت اطمینان و سکون میں ان سے فرمایا ہرگز فکر نہ کرو ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی جماعت سے (جس میں میں بھی تھا) سے فرمایا۔

لیموتن منکم رجل بفلاۃ من الارض تشھدہ عصابۃ من المومنین	تم میں سے ایک شخص سنسان وادی میں فوت ہو گا۔ لیکن اس کے جنازہ کے لیے مسلمانوں کا ایک معزز گروہ آئے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں اس مجلس میں جتنے لوگ تھے وہ سب کے سب انتقال کر چکے صرف میں ہی رہ گیا ہوں۔ اس سنسان وادی میں ضرور ایک معزز گروہ آئے گا تم سڑک پر جاؤ اور دیکھو کون لوگ آ رہے ہیں بیوی نے جواباً کہا آج آٹھ ذوالحجہ ہے۔ جس نے مکہ پہنچنا تھا وہ مکہ پہنچ چکا راستہ بالکل سنسان ہے۔

آپ نے فرمایا! میرے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جو فرمایا تھا وہ ہو کر رہے گا تم سڑک پر جا کر دیکھو ضرور بالضرور کچھ لوگ میرے جنازے میں شرکت کے لیے آ رہے ہیں۔ آپ کی بیوی بیان کرتی ہیں۔ میں راستے پر گئی دیکھتی ہوں ایک قافلہ چلا آ رہا ہے۔ مجھے تنہا اور پریشان دیکھ کر قافلے والوں نے اونٹ

Marfat.com

روک دیے۔ مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے کہا ایک مسلمان کا آخری وقت ہے اس کے کفن دفن کا معاملہ درپیش ہے قافلہ والوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ جواب ملا صحابیٔ رسول ابوذر غفاری! یہ سنتے ہی قافلہ میں ایک شور برپا ہو گیا۔ بیک آواز بولے ان پر ہمارے ماں باپ قربان! روتے ہوئے خیمہ کی طرف آئے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بشارت دی۔

جب آپ نے بیوی کو قافلہ والوں کی تلاش میں بھیجا تو اپنی صاحبزادی کو حکم دیا۔ ایک بکری ذبح کر کے اس کا گوشت چولہے پر چڑھا دو کیونکہ گھر مہمان آ رہے ہیں۔

کوئی کھانا کھائے بغیر نہ جائے۔

اور بیٹی کو وصیت کی کہ جب وہ قافلہ والے میری تجہیز و تکفین اور تدفین سے فارغ ہو جائیں تو انہیں کہنا ابوذر نے تمہیں قسم دی ہے کہ جب تک تم کھانا نہ کھا لو اپنی سواریوں پر سوار نہ ہوں۔ (تاریخ طبری، ۵ - ۱۸۵)

آپ نے اہلِ قافلہ سے مخاطب ہو کر یہ بھی فرمایا۔

لو کان لی ثوب یسعنی	اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہوتا
کفناً لی اکفن الا فی	جو کفن بن سکتا تو مجھے اسی میں کفن
ثوب ہو لی	دیا جاتا۔

میرے کفن و دفن میں کوئی صاحبِ منصب شریک نہ ہو

اور اہلِ قافلہ کو اللہ تعالےٰ اور اسلام کی قسم دیتے ہوئے یہ وصیت کی

لا یکفنی رجل منکم — میری تجہیز و تکفین میں ہر وہ شخص

Marfat.com

کان امیراً او عریفاً او نقیباً او بریداً — شریک ہو جو حکومت کے کسی بھی منصب پہ ہو خواہ امیر ہو یا نقیب محاسب ہو یا پیغام رساں۔

ایک انصاری نوجوان کھڑا ہوا۔ عرض کیا آپ کی تمام شرائط میرے اندر موجود ہیں۔ میرے پاس چادریں ہیں جو میری والدہ نے کاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا

انت صاحبی فکفنی — تو ہی میرا دوست ہے تو ہی مجھے کفن دے گا۔

(مسند احمد، ۵ = ۱۶۶)

فرمایا میرا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔ حکم کی تعمیل کرتے ہی روح پرواز کر گئی!

غسل و کفن کے بعد جنازہ پڑھانے والے کا انتظار کرنا

طبقات ابن سعد میں ہے کہ آپ نے اپنی بیوی اور غلام کو وصیت فرمائی تھی۔

فاذا صاھمان اغسلانی وکفنانی وضعانی علی قارعۃ الطریق فاول رکب یمر بکم فقولوا ھذا ابوذر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ — مجھے غسل و کفن دے کر راستہ کے کنارے رکھ دینا جو پہلا سوار وہاں سے گزرے اُسے بتانا یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوذر ہیں۔

انہوں نے وصیت کے مطابق جنازہ سڑک کے کنارے رکھ دیا۔ کیا دیکھتے ہیں معلم امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شاگردوں سمیت عمرہ کا احرام باندھے چلے آرہے ہیں چونکہ آپ کو اپنے قدیم دوست اور رفیق کار کا آخری حق ادا کرنا تھا۔ اس لیے حضرت ابن مسعود عین اس وقت زبذہ پہنچے جب

Marfat.com

حضرت ابوذر کا جنازہ لب سڑک رکھ دیا گیا تھا۔ یوں سرِ راہ جنازہ دیکھ کر آپ اور آپ کے ساتھی ٹھٹھک گئے اور انہوں نے اپنی سواریوں کو روک کر پوچھا۔ یہ کس کا جنازہ ہے؟ بتایا گیا یہ حضرت ابوذر غفاری صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ کہتے ہوئے زار و قطار رو دیئے۔

صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمشی وحدك وتموت وحدك وتبعث وحدك

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا اے ابوذر تو اکیلا زندگی بسر کرے گا۔ اکیلا فوت ہوگا اور روز قیامت اکیلا ہی اٹھایا جائے گا

(ابن سعد ۴ : ۲۳۴)

میرے مرنے پر نوحہ نہ کرنا

حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں بنو تمیم کے سردار جب حضرت قیس بن عاصم المقری رضی اللہ عنہ کے وصال کا ــــ وقت آیا تو یہ وصیت تحریر کروائی۔

لا تنوحوا علی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھیٰ عن النوح

مجھ پر ہرگز نوحہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نوحہ سے ــــ منع فرماتے ہوئے سنا تھا۔

(المستدرک : کتاب الجنائز)

Marfat.com

یارسول اللہ مجھے اپنے جسم کے ساتھ مس کرنے والے کپڑے میں کفن دیجئے!

طبرانی، ایوب مخزومی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ولید بن ولید مکہ میں محبوس تھے انہوں نے ہجرت کے وقت سارا مال بیچ دیا اور حضرت عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام کے ساتھ پیدل ہجرت کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

یارسول اللّٰہ حسرت وانا میت فکفنی فی فضل ثوبک واجعلہ مما یلی جلدک	میری تمنا ہے جب فوت ہو جاؤں تو آپ مجھے اپنے مبارک جسم سے مس ہونے والے کپڑے میں کفن دیں۔

جب اس صحابی کا وصال ہوا

فکفنہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی قمیصہ (الاصابہ، ۳: ۶۴۰)	تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قمیص میں کفن دیا۔

اے اللہ مجھے اپنی مُلاقات عطا فرما

مُحدث ابن ابی الدنیا حضرت سعید المقری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرضِ وصال کے دوران عیادت کرنے کے لیے جب مروان آیا اور اس نے دُعا دی اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔ آپ نے سن کر اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دُعا کی۔

Marfat.com

اللّٰھم انی احب لقاءک فاحبب لقائی | اے اللہ میں تیری ملاقات چاہتا ہوں تو بھی میری ملاقات چاہنے والا ہو جا۔

(الاصابہ ۴ : ۲۱۰)

مروان واپس بازار میں پہنچا تھا کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

رونے کی وجہ کیا ہے؟

امام بغوی نقل کرتے ہیں جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ زار و قطار روئے آپ سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔

من قلۃ الزاد و شدۃ المفازۃ | زادِ راہ کی کمی اور سفر کی شدت اور بیابانی کی وجہ سے

(الاصابہ : ۴ : ۲۱۰)

میری قبر پر خیمہ نہ لگانا

مسند احمد اور نسائی میں حضرت عبدالرحمن بن مہران بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وصیتیں کرتے ہوئے فرمایا۔

لا تضربوا علی فسطاطاً و لا تتبعونی بمجمرۃ | میری قبر پر خیمہ نصب نہ کرنا اور نہ ہی میرے ساتھ آگ لانا۔

مجھے جلدی دفن کرنا

شیخ ابوالقاسم نے امالی میں حضرت ابو سلمہ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

اذا مت فلا تنوحوا علی واسرعوا بی — جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر نوحہ نہ کرنا اور مجھے جلدی لے جانا۔

(الاصابہ : ۴ : ۲۱۰)

کفن میں مجھے عمامہ اور کرتہ نہ پہنانا :

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں وصال کے وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انھوں نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

لا تعمونی ولا تقمصونی کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — مجھے نہ عماما پہنانا اور نہ کرتہ جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کے کفن میں نہیں تھا۔

(الطبقات، ۴ : ۳۳۹)

موت کے بعد وصیت! زرہ بیچ کر قرض ادا کر دینا

جب اللہ تعالےٰ نے آداب بارگاہ نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے یہ حکم نازل فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ — اے اہلِ ایمان اپنی آواز کو نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کیا کرو۔

(الحجرات : ۲)

حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب یہ آیت مبارکہ

Marfat.com

سنی تو انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اب آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کی جرأت نہیں کروں گا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں پوچھا کہ ثابت کیوں نہیں آتے۔ معاملہ عرض کیا گیا تو آپ نے آدمی بھیجا جس پر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا۔

انا رجل شدید الصوت — میں بلند آواز آدمی ہوں مجھے ڈر

اخاف ان یکون قد حبط — ہے کہیں میرے اعمال ضائع نہ

عملی — ہو جائیں۔

آپ نے انہیں طلب فرمایا جیسے ہی آدمی پہنچا تو دیکھا انہوں نے اپنے آپ کو گھوڑے کی جگہ داخل کر کے کواڑ کو میخوں کے ساتھ بند کر دیا تھا اور بیوی کو کہا اسے کوئی نہ کھولے۔ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ہوئی ہے اس لیے میں دنیا میں ہی خود کو سزا دینا چاہتا ہوں۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پہنچا تو فی الفور کواڑ کو توڑ دیا اور حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!

میری آواز بلند ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کی خدمت میں بلند آواز کرنے والے کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کے اعمال برباد ہو جائیں گے اس لیے میں حاضر نہیں ہوتا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لست منهم بل تعيش — تو ان میں سے نہیں بلکہ تیری زندگی

بخير وتموت بخير — اور موت قابلِ رشک ہو گی۔

اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

تو دروازہ بند کر کے اللہ کے خوف میں رونا شروع کر دیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلوایا تو عرض کیا یا رسول اللہ!

Marfat.com

انی احب الجمال و احب ان اسود قومی — میں حسن کو پسند کرتا ہوں اور اس بات کو کہ میں اپنی قوم کا سربراہ بنوں۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا تو ان میں سے نہیں۔

بل تعیش حمیداً و تقتل شہیداً و تدخل الجنۃ — تو قابلِ رشک زندگی بسر کرے گا تجھے شہادت نصیب ہوگی اور تو جنتی ہے۔

دورِ صدیقی میں یہ صحابی مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت خالد بن ولید کی سربراہی میں جنگِ یمامہ میں شریک ہوئے حضرت ثابت اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما دونوں نے فرمایا ہم رسول اللہ علے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس طرح جنگ کیا کرتے تھے پھر دونوں نے زمین میں گڑھے کھودے اور ان میں کھڑے ہو کر جنگ شروع کی حتیٰ کہ دونوں شہید ہوگئے۔

حضرت ثابت کے بدن پر نہایت ہی نفیس زرح تھی جو کسی نے اُتار لی مسلمانوں میں سے ایک سوئے آدمی کی خواب میں حضرت ثابت آئے اور فرمایا

اوصیک وصیۃ فایاک ان تقول ھذا حلم فتضیعہ — میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اسے اہم سمجھنا محض خواب تصوّر نہ کرنا۔

میری شہادت کے بعد فلاں نے میری زرح اتار لی ہے اس کا خیمہ سب سے آخر میں ہے اس کے خیمے کے سامنے لمبی رسی کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوا ہے اس نے میری زرح برتن کے نیچے رکھی ہوئی ہے آپ حضرت خالد کے پاس

Marfat.com

جا کر میرا یہ پیغام دیں - اور یہ زرہ حاصل کریں۔

اذا قدمت المدینۃ	اور جب مدینہ منورہ خلیفۃ الرسول
علی خلیفۃ رسول اللہ	حضرت ابوبکر کے پاس پہنچیں تو
صلی اللہ علیہ وسلم فقل	ان سے عرض کرنا مجھ پر فلاں
لہ ان علی من الدین	فلاں کا اتنا قرض ہے اور
کذا و کذا و فلان من	میرا فلاں غلام آزاد
رقیقی عتیق	کردیں ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالے عنہ نے زرہ حاصل کر کے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی اور ساتھ خواب کا حوالہ دیا تو

فاجاز وصیتہ ثابت	آپ نے حضرت ثابت کی وصیت
بن قیس	کو جاری فرمایا۔

یعنی زرہ بیچ کر ان کا قرض اتار دیا۔ (الروح : ۱۵)

دُنیا کی کڑواہٹ، آخرت کی مٹھاس ہے

حضرت عبید حضرمی کا بیان ہے میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ نے وصال کے وقت موجود قبیلہ اشعری کے تمام لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا میری بات اچھی طرح سنو اور جو موجود نہیں ان تک پہنچا دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔

حلوۃ الدنیا مرۃ الاخرۃ	دُنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ
و مرۃ الدنیا حلوۃ الاخرۃ	اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی
(مسند احمد : ۵ : ۳۴۲)	مٹھاس ہے ۔

Marfat.com

رسول اللہ سے چادر کفن کے لیے لی ہے

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دھاری دار چادر لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ!

نسجت ھذہ بیدی — یہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنی ہے
فجئت بھا لاکسوھا۔ — اس لیے لائی ہوں تاکہ آپ کو اوڑھاؤں

آپ پہن کر تشریف لائے تو ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!

ما احسن ھذہ البردۃ — یہ چادر کتنی خوبصورت ہے آپ
اکسینھا۔ — مجھے اوڑھا دیں۔

فرمایا ٹھیک ہے آپ گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اسے بھجوا دی۔ دیگر صحابہ نے ان پہ اعتراض کیا تجھے علم ہے آپ کسی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ آپ کو اس چادر کی ضرورت بھی تھی پھر تم نے سوال کر ڈالا ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

اس صحابی نے جواباً عرض کیا۔

واللہ انی ما سألتہ — اللہ کی قسم میں نے چادر پہننے کے
لالبسھا ولکن — لیے نہیں لی۔
سالتہ ایاھا لتکون — ہاں میں نے اس لیے مانگ لی
کفنی یوم اموت — ہے تاکہ موت کے دن میرا یہ کفن بنے

ابن جریر نے اس صحابی کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

واللہ ما حملنی علی ذالک — اللہ کی قسم مجھے اس سوال پر صرف

Marfat.com

الا رجوت برکتہا حتیٰ | اس بات نے ابھارا ہے کہ میں
بسہا رسول اللہ صلی اللہ | اس چادر سے برکت حاصل کروں
علیہ وسلم لعلی اکفن فیہما | جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(الرسول، ۱ : ۱۴۹) | نے پہنا اور میں اسے اپنا کفن بناؤنگا

حضرت سہل فرماتے ہیں ان کی وصیت کے مطابق

فکانت کفنہ یوم مات | وصال کے دن وہی مبارک چادر ان
(مسند احمد: ۳۳۴۵) | کا کفن بنی۔

مولانا احمد علی سہارنپوری۔ حاشیہ بخاری میں مذکور صحابی کے نام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امام محب طبری کی رائے کے مطابق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور امام طبرانی کے بقول حضرت سعد بن ابی وقاص ہے۔

(حاشیہ بخاری : ۱ : ۱۷۰)

میں ہجرت والی سرزمین پر نہیں مرنا چاہتا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب ہم مکۃ المکرمہ پہنچے تو میں سخت بیمار ہو گیا حتی کہ موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی آپ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سرزمین پر نہیں مرنا چاہتا۔ یہاں سے میں نے ہجرت کی ہے آپ میرے لیے دعا فرمائیے تاکہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

فوضع یدہ علی جبہتی | آپ نے میری پیشانی پہ دست
فمسح وجھی وصدری | اقدس رکھا۔ میرے چہرے، سینہ

Marfat.com

وبطنی وقال اللھم اشف سعداً واتمم لہ ھجرتہ — اور بطن پر پھیرا اور دعا کی لے اللہ! سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت کو کامل فرما۔

حضور کے اس کرم و شفقت کا یہ عالم ہے۔

فما زلت یخیل الی بانی اجد بردیدہ علی کبدی حتی الساعۃ — میں ہمیشہ جب بھی خیال کرتا ہوں تو اس گھڑی تک سینے میں آپ کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔

کیا تو نے کوئی وصیّت کی ہے

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تو نے کوئی وصیت نہیں کی؟ عرض کیا! یا رسول اللہ! میری ایک بیٹی کے سوا کوئی وارث نہیں لہذا میں نے

اوصی بمالی کلہ — تمام مال کے صدقہ کی وصیت کی ہے

آپ نے فرمایا ایسی وصیت کی اجازت نہیں - عرض کیا یا رسول اللہ! دو تہائی مال کی وصیّت کرتا ہوں فرمایا نہیں! عرض کیا! نصف مال۔ فرمایا نہیں! عرض کیا۔ ایک تہائی مال فرمایا!

الثلث والثلث کثیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء خیر من ان تترکھم عالۃ یتکففون الناس انک لن تنفق — ہاں تہائی اور وہ بھی کثیر ہے تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑ جانا اس سے کہیں بہتر ہے تو انہیں اس حال میں چھوڑ جائے کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔

Marfat.com

نفقۃ الا اجرت فیھا حتی اللقمۃ ترفعھا الی فی امراتک

اور تو جو بھی خرچ کرے گا اس پر بھی ہے حتیٰ کہ اس لقمہ پہ بھی جو تو نے اپنی بیوی کے منہ تک پہنچایا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

اخلف عن ہجرتی۔

کیا میں ہجرت والی جگہ (مدینہ طیبہ) سے یہاں رہ جاؤں گا۔

آپ نے فرمایا:

انک لن تخلف بعدی فتعمل عملاً تزید بہ وجہ اللہ الا ازددت بہ رفعۃ ودرجۃ ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضربک اخرون

تم میرے بعد اللہ کی خاطر جو بھی عمل کرو گے اس سے درجات میں اضافہ ہوگا تمہاری شخصیت سے بہت سے لوگوں کو نفع ہوگا اور بہت سے لوگوں (کفار) کو نقصان ہوگا۔

آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔

فی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثلث

تہائی مال میں وصیت کرنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جاری فرمایا۔

(مسند احمد: ۱: ۱۷۴)

میری لحد رسول اللہ کی لحد کی طرح ہی بنانا

آپ کے صاحبزادے حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ کے وصال کا دفت آیا تو فرمایا۔

Marfat.com

اذا انا مت فالحدوالی	جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے
لحداً او انصبوا علی اللبن	لیے اسی طرح لحد بنانا اور کچی
نصبا کما صنع برسول اللہ	اینٹیں نصب کرنا جس طرح
صلی اللہ علیہ وسلم.	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
(مسند احمد: ۱ : ۱۸۴)	لیے کیا گیا تھا۔

یہ ہار مجھے رسول اللہ نے پہنایا تھا مجھ سے جدا نہ کرنا

حضرت امیہ بنت ابی الصلت قبیلہ بنو غفار کی ایک خاتون کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ میں بنو غفار کی خواتین کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خیبر تشریف لے جا رہے ہیں۔

اردنا ان نخرج معک	ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شریک
فنداوی الجرحیٰ ونعین	ہو کر حسب ہمت زخمیوں اور
المسلمین بما استطعنا	مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتی ہیں

آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔

علی برکۃ اللہ	اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے

میں ابھی نابالغ تھی اسی سفر میں مجھے پہلا حیض آیا۔ میں نے اپنے آقا صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

خذی اناء من ماء	ایک برتن میں پانی ڈال کر اس
فاطرحی فیہ ملحاً ثم	میں نمک ملاؤ پھر اس سے غسل
اغسلی	کرو۔

Marfat.com

جب اللہ تعالے نے خیبر میں فتح دی اور مالِ غنیمت آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

اخذ القلادۃ التی	یہ ہار جو میرے گلے میں آپ دیکھ
تریں فی عنقی فاعطانیہا	رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ
وجعلہا بیدہ فی عنقی	علیہ وسلم نے عطا فرمایا بلکہ میرے گلے
فو اللہ لا تفارقنی	میں پہنایا تھا۔ اللہ کی قسم میں اسے
ابداً	کبھی بھی اپنے آپ سے جدا نہیں
	کروں گی۔

راوی کا بیان ہے۔

وکانت فی عنقہا حتی	جب ان کا وصال ہوا تو وہ ہار
ماتت ثم اوصت ان	ان کے گلے میں تھا پھر انہوں
تدفن معہا	نے یہ وصیت بھی کی اس ہار کو
(مسند احمد، ۶: ۳۸۰)	میرے ساتھ ہی دفن کیا جائے

مجھے نمکین پانی سے ہی غسل دینا

چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسلِ حیض کے بارے میں فرمایا تھا پانی میں نمک ڈال کر غسل کرو تو ہمیشہ انکا یہی معمول رہا بلکہ وصیت کی مرنے کے بعد بھی مجھے نمکین پانی کے ساتھ ہی غسل دیا جائے۔

فکانت لا تطہر من حیضۃ	وہ غسلِ حیض اسی پانی سے کرتیں
الا جعلت فی طہورہا ملحاً	جس میں نمک ہوتا اور یہ وصیت
واوصت ان یجعل	بھی کی کہ موت کے بعد غسل بھی

Marfat.com

غسلها حین ماتت — اسی کے ساتھ دیا جائے

(مسند احمد ٦ : ٣٨٠)

مجھے دشمن کے شہر قسطنطنیہ کی دیوار کے نیچے دفن کرنا :

حضرت ابو عمران التجیبی سے مروی ہے کہ ہم غزوہ قسطنطنیہ میں شریک تھے اور ہمارے ساتھ میزبان رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے - ہم نے دو صفیں بنائیں میں نے ان صفوں سے بڑھ کر لمبی صفیں نہیں دیکھیں - اسی غزوہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا انہوں نے قبل از وصال فرمایا

اوصی ان یدفن فی اصل سور القسطنطنیۃ وان یقضی دین علیہ — مجھے شہر قسطنطنیہ کی قلعہ کی دیوار کے نیچے دفن کرنا اور میرا قرض ادا کر دینا -

(مستدرک ٣ : ٥١٨)

امام محمد بن سیرین کا بیان ہے جب آپ غزوہ میں سخت بیمار ہوئے تو لشکر کے سربراہ نے آپ کی عیادت کی اور پوچھا -

ما حاجتک ؟ — آپ کی کوئی خواہش ؟

فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ یہاں خیمہ میں نہ مروں

اذا انا مت فارکب ثم اسع فی ارض العدو ما وجدت مساغاً فاذا لم تجد مساغاً فادفنی ثم ارجع فعل — جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے سوار کر لینا اور دشمن کی زمین میں جہاں تک جا سکتے ہو جانا - جب آگے جانے کی کوئی گنجائش نہ ہو تو وہاں مجھے دفن کر دینا لہٰذا آپ

Marfat.com

(الاصابہ : ۱ : ۴۰۵) کی وصیت کے مطابق کیا گیا۔

امام ابن عبدالبر نے آپ کی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے جب آپ بیمار ہو گئے تو۔

فلما ثقل قال لاصحابہ اذا انامت فاحملونی فاذا اصافحتم العدو فادفنونی تحت اقدامکم ففعلوا (الاستیعاب ۱ : ۵۰۱)

دوستوں سے کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے ساتھ اٹھا لینا جہاں تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے وہاں مجھے اپنی قدموں والی جگہ دفن کر دینا ان کی وصیت کے مطابق ایسا کیا گیا۔

جس طرح آپ کو دفن کیا گیا۔ اہل روم نے مسلمانوں سے پوچھا۔

لقد کان لکم اللیلۃ شان فقالوا ھذا رجل من اکابر اصحاب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اقدمھم اسلاما وقد دفناہ حیث رأیتم واللہ لئن نبش لاضرب لکم ناقوس فی ارض العرب (الاستیعاب ۴۰۶)

رات کیا معاملہ تھا؟ تو اہل لشکر نے بتایا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ میں سے ایک ایسے صحابی کا وصال ہو گیا تھا جو قدیم الاسلام تھے۔ ہم نے تمہاری سرزمین پر انہیں دفن کیا ہے اگر تم نے قبر کو اکھاڑا تو تمہاری موت کا تمام زمین عرب پر ناقوس بج جائے گا۔

Marfat.com

قبر انور کی برکات

امام ابن عبدالبر آپ کی قبرِ انور کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ آپ کی قبر قسطنطنیہ کے قلعہ کے پاس ہے۔

قبرہ قرب سورها معلوم	آپ کی قبر انور وہاں مشہور و معروف
دیزورونه الی الیوم	ہے لوگ آج بھی زیارت کے لیے
یستسقون به فیسقون	جاتے ہیں۔ بارش کے لیے
(الاستیعاب ۱: ۴۰۵)	وہاں دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ
	بارش عطا فرماتا ہے۔

میزبانِ رسول کے احترام میں اسی طرح میں گھر خالی کرتا ہوں جس طرح انہوں نے رسول اللہ کے لیے کیا تھا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل تھا ان کے اس مبارک عمل کی بنا پر صحابہ جو ان کا احترام کرتے اس کی ایک جھلک بھی ملاحظہ کیجئے!

آپ ایک دفعہ بصرہ کے سربراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی احترام و اکرام کیا اور کہا اے ابو ایوب!

انی ارید ان اخرج لک	میں چاہتا ہوں میں اپنے گھر کو
من مسکنی کما خرجت	تمہارے لیے اسی طرح خالی کردوں
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ	جس طرح آپ نے اپنا گھر رسول اللہ

Marfat.com

وسلم فامر اهله فخرجوا واعطاء كل شئ كان فى الدار (المستدرک - ۳ - ۵۲۲)	صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے خالی کر دیا تھا۔ اس کے بعد اپنے گھر والوں کو گھر خالی کرنے کا حکم دیا اور گھر کی ہر شے آپ کے حوالے کر دی

میری بیڑیاں نہ کھولنا اور نہ خون دھونا

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ جو راہب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب زیاد نے جلادوں کو حکم دیا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے وہ قتل گاہ کی طرف جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نماز کی اجازت دے دو۔ اجازت دے دی گئی۔ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد فرمایا۔

لا تطلقوا حديدا ولا تغسلوا دماً وادفنونى فى ثيابى فانى مخاصم (المستدرک، ۳، ۵۳۳)	میری بیڑیاں نہ اتارنا۔ خون نہ دھونا اور انہی کپڑوں میں دفن کرنا میں اپنے رب کے حضور اسی حال میں کیس پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے اس مجاہدانہ لباس میں کفن دینا جو میں نے اسی لیے محفوظ رکھا تھا

امام ابن شہاب زہری، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

لما حضره الموت دعا	جب موت کا وقت آیا تو آپ نے

Marfat.com

فخلع جبة له من صوف فقال کفنونی فیہا فانی لقیت المشرکین فیہا یوم بدر وھی علی وانما کنت اخبأها لهذا الیوم

(الاستیعاب ۲ : ۲۶)

پرانا اونی جُبہ منگوایا اور کہا مجھے اسی میں کفن دینا کیونکہ میں نے بدر کے دن مشرکین مکہ سے جب جہاد کیا تو یہی پہنا ہوا تھا اسے میں نے آج کے لیے محفوظ کر لیا تھا۔

میری نمازِ جنازہ حضرت سعد پڑھائیں

حضرت عمران بن سعد صحابی رسول حضرت ارقم بن ابی ارقم کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

حضرت الارقم بن ابی الارقم الوفاة فاوصی ان یصلی علیہ سعد بن ابی وقاص

(اسد الغابہ، ۱ : ۷۵)

میں حضرت ارقم کی وفات کے وقت موجود تھا انہوں نے وصیّت کی میرا جنازہ حضرت سعد بن ابی وقاص پڑھائیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس وقت مقام عقیق میں تھے۔ چونکہ مروان جنازہ پڑھانے کا ارادہ رکھتا تھا اس لیے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

صحابیٔ رسول کا جنازہ ایک غیر موجود آدمی کے لیے کیسے روکا جا سکتا ہے؟ ان کے صاحبزادہ حضرت عبید اللہ بن ارقم ڈٹ گئے اور کہا والدِ گرامی کی وصیت کے مطابق ہی ہوگا۔

Marfat.com

ثم جاء سعد فصلی علیہ۔
(المستدرک، ۳: ۵۷۵)

پھر حضرت سعد تشریف لائے اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

میرے بالوں کو آقا کا دستِ اقدس لگا ہے قبر میں بھی ساتھ ہی جائیں گے

حضرت ابو محذورہ الجمحی رضی اللہ عنہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہونے کا شرف حاصل ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی کے مؤذن اور یہ حرمِ کعبہ کے مؤذن تھے انہیں جب حضور علیہ السلام نے اذان کی تعلیم دی تو ان کے سر کے اگلے حصہ پر آپ نے مبارک دستِ اقدس رکھا۔ احترام نبوی کے پیشِ نظر زندگی بھر وہ بال نہ منڈوائے اور نہ کٹوائے وہ بال اتنے بڑھ گئے تھے کہ جب بیٹھتے تو بال زمین پر پھیل جاتے۔ لوگ جب پوچھتے؛

الا تحلقها؟

آپ انہیں مونڈا کیوں نہیں دیتے؟

آپ فرماتے۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسح علیها بیدہ فلم اکن لا حلقها حتی اموت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا تھا۔ موت تو آسکتی ہے مگر میں انہیں مونڈوا نہیں سکتا۔

راوی کا بیان ہے۔

فلم یحلقها حتی مات
(المستدرک، ۳: ۵۸۹)

انہوں نے بال نہ مونڈوائے حتی کہ ان کا وصال ہو گیا۔

Marfat.com

ابو داؤد میں آپ کے بیٹے سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

فکان ابو محذورۃ لایجز ناصیتہ ولا یفرقھا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علیھا۔
(ابوداؤد: باب الاذان)

ابو محذورہ نے اپنے بال نہ کبھی مونڈوائے نہ ان میں مانگ نکالی کیونکہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ اقدس رکھا تھا۔

ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ

حضور علیہ السلام نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان کیسے سکھائی اور ان کے سر پر دستِ اقدس کب اور کیوں رکھا اس کی تفصیل بھی ایمان کی جلا کے لیے پڑھ لیجئے!

آپ کا بیان ہے کہ ہم دس افراد ایک منزل پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے واپسی اس جگہ کے قریب ٹھہرے نماز کا وقت ہوا مؤذن نے اذان دی جب ہم نے اذان سنی تو

فصرخنا نحکیہ ونستھزئ بہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوت فاعجبہ

ہم نے مذاق اڑاتے ہوئے اذان کی نقل اتاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن لی اور آپ کو پسند آگئی۔

آپ نے بلوا بھیجا حاضر ہوا فرمایا! اذان دو، میں کھڑا تو ہو گیا مگر کیفیت یہ تھی۔

لاشئ اکرہ الی من رسول اللہ

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم والا مما یأمرنی	سے اور اذان سے بڑھ کر کسی سے
بہ	عداوت نہ تھی۔

میں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپ نے مجھے کلمات اذان کی تعلیم دی۔ جب اذان سے فارغ ہوا تو پاس بلا کر ایک تھیلی عنایت فرمائی جس میں کچھ چاندی تھی۔

ثم وضع یدہ علی ناصیتی	پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرتے
ثم مر بین ثدیی ثم	ہوئے سینہ تک حتی کہ
علی کبدی حتی بلغت ید	میری ناف تک آپ نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ	ہاتھ پھیرا اور یہ دعا دی
وسلم سرتی ثم قال رسول اللہ	اے اللہ اس میں برکت عطا
صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ	فرما۔ اے اللہ! اس
فیک وبارک اللہ علیک	پر برکت عطا فرما۔

اب میرا حال کیا تھا؟

ذهب کل شئ کان فی	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
نفسی لرسول اللہ صلے اللہ	بارے میں میرے دل میں جو عداوت
علیہ وسلم من کراھۃ	تھی تمام ختم ہو گئی اور میرا دل محبت
وعاد ذلک کلہ محبۃ	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
لرسول اللہ صلے اللہ	معمور ہو گیا۔

علیہ وسلم (الاستیعاب ۴: ۱۷۹)

اس کے بعد مجھے آپ نے مکہ معظمہ میں مؤذن مقرر فرما دیا۔

Marfat.com

میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں
اور قوم کو میرا پیغام دینا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا جاؤ سعد بن ربیع کا پتہ کرو۔

ان رائیتہ فاقرئہ منی — اگر ملاقات ہو جائے تو میرا

السلام وقل لہ یقول — سلام دو اور ان سے کہو رسول اللہ

لک رسول اللہ کیف تجدک؟ — پوچھ رہے ہیں تم کیا پا رہے ہو؟

میں زخمیوں کے درمیان انہیں تلاش کرتے کرتے ان کے پاس پہنچا۔ ان کے آخری سانس تھے اور ان کے جسم پر نیزے، تلوار اور تیروں کے ستر زخم تھے۔ میں نے آواز دے کر کہا اے سعد۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم یقرأ علیک السلام و — سلام دیا ہے اور پوچھا ہے تم جو پا رہے

یقول لک اخبرنی کیف تجدک؟ — ہو اس کے بارے میں اطلاع دو۔

جواباً حضرت سعد کہنے لگے۔

علی رسول اللہ السلام و — میرے آقا پہ سلام اور تجھ پہ

علیک السلام — بھی سلام۔

آپ کی خدمتِ عالیہ میں جا کر عرض کرنا یا رسول اللہ!

احدنی ریح الجنۃ — میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔

اور میری قوم انصار کو یہ پیغام دے دیں۔

Marfat.com

لا عذر لکم عند اللہ ان یخلص الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وواحد منهم حی۔ (المستدرک: ۳: ۲۲۱)

اگر تم میں سے کسی ایک کے زندہ ہوتے ہوئے اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو تمہیں اللہ کے ہاں معافی نہیں ملے گی۔

میں نے واپس آکر آپ کی خدمت میں تمام معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا!

نصح للہ ولرسولہ حیاً ومیتاً۔ (الاستیعاب، ۲: ۳۵)

حالت حیات وموت دونوں میں سعد نے اللہ اور اس کے رسول سے خوب وفاداری کا مظاہرہ کیا۔

کل میں پہلے شہید ہونے والا ہوں میرا قرض ادا کر دینا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ہم غزوۂ احد میں جہاد کے لیے پہنچے تو والدِ گرامی نے مجھے رات کو بلا کر فرمایا۔

انی لا ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں محسوس کر رہا ہوں میں ان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوں گا جو سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں۔

اور میں جنہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے حضور علیہ السلام کے بعد سب سے زیادہ تو عزیز ہے۔

ان علی دینا فاقض

مجھ پر قرض ہے اسے ضرور ادا

عنی دینی — کرنا۔

اپنی بہنوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی سے پیش آنا

اور مجھے دوسری وصیت یہ فرمائی۔

واستوص باخوانك — اپنی بہنوں کے ساتھ ہمیشہ
خیراً — بھلائی کرنا۔

جب صُبح ہوئی تو واقعتہً آپ سب سے پہلے شہید ہوئے۔ دوسرے شہداء کے ساتھ انہیں بھی قبر میں دفن کر دیا۔ مگر میرا دل مطمئن نہ ہوا۔

چھ ماہ کے بعد تر و تازہ

مَیں نے چھ ماہ کے بعد انہیں الگ قبر میں دفن کرنے کے لیے ان کی قبر کو کھودا تو۔

فاذا ھو کیوم وضعتہ — کان کے علاوہ ان کا جسم اسی طرح تر و
غیر اذنہ — تازہ تھا جیسا کہ تدفین کے وقت
(المستدرک ۳ : ۲۲۴) — (دن) تھا۔

تیرے والد سے اللہ تعالےٰ نے بلا حجاب کلام فرمایا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نہایت ہی پریشان رہتا تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جابر میں تجھے بشارت نہ دوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ضرور۔ فرمایا۔

Marfat.com

ان اللہ تعالیٰ لا یکلم احدا الا من وراء حجاب وانہ کلم اباک کفاحاً

اللہ تعالیٰ ہر شہید سے کلام فرماتا ہے مگر پردہ میں لیکن تیرے والد کے ساتھ اس نے بلا حجاب کلام فرمایا ہے۔

(المستدرک ۳ : ۲۲۴)

علم ان چار صحابہ سے حاصل کرنا

یزید بن عمیر سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا۔ حاضرین نے درخواست کی۔

اوصینا یا ابا عبدالرحمٰن

اے ابو عبدالرحمٰن ہمیں نصیحت کیجیے۔

آپ نے تین دفعہ فرمایا علم اور ایمان کی جگہ ہے جو انہیں وہاں سے تلاش کرے گا پائے گا۔ تو علم ان چار افراد سے حاصل کرو۔

عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان الفارسی وعند عبداللہ بن مسعود وعند عبداللہ بن سلام

حضرت عویمر ابو الدرداء، حضرت سلمان فارسی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم

انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے بڑے عالم

خود حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

معاذ بن جبل اعلم الاولین والاخرین بعد النبیین والمرسلین وان اللہ یباھی بہ الملائکۃ

(المستدرک ۳ : ۳۰۴)

حضرت انبیاء و مرسلین کے بعد اولین و آخرین میں سب سے علم والے حضرت معاذ بن جبل ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ میں ان پر فخر ماتا ہے۔

انگوٹھی ساتھ ہی رہی

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں آئے تو انہوں نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا یارسول اللہ یہ انگوٹھی بنوائی ہے فرمایا دکھاؤ انہوں نے پیش کی تو وہ لوہے کی تھی فرمایا اس کا نقش کیا ہے عرض کیا۔ محمد رسول اللہ

فاخذہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتختم بہ حتی مات فھو الخاتم الذی کان فی یدہ

(المستدرک ۳ : ۲۷۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی لے کر انہیں پہنا دی جب موت آئی تو وہ انگوٹھی ان کے ہاتھ میں تھی۔

میری قبر پہ قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرنا

حضرت حکم بن حارث السلمی نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

اذا دفنتمونی ورششتم علی قبری الماء فقوموا

جب مجھے دفن کر کے میری قبر پہ پانی چھڑک لو تو قبر کے پاس قبلہ رُخ

Marfat.com

علی قبری واستقبلوا القبلۃ وادعوالی

ہو کر میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا۔

(ابونعیم۔ بحوالہ کنز العمال ۱۳: ۳۶۳)

قبر پر پانی چھڑکنا

حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں آپ کی یہی وصیت ان الفاظ میں روایت کی ہے۔

انہ اوصاھم حین مات ان یرشوا علی قبرہ ماء ویقوموا علی قبرہ مستقبلی القبلۃ یدعون لہ

(الاصابہ ۱: ۳۴۳)

انھوں نے یہ وصیت کی جب میں فوت ہو جاؤں تو میری قبر پہ پانی چھڑکنا اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر میرے لیے دعا کرنا۔

مجھے یہاں دفن کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمن بیان کرتے ہیں۔ ایک دن والد گرامی نے فرمایا۔ بیٹے میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میرے تمام دوست اور ساتھی رخصت ہو چکے ہیں۔ میرا ہاتھ پکڑو۔ میں نے آپ کو سہارا دیا۔ آپ چل کر جنت البقیع کے اس آخری حصہ میں تشریف لے گئے یہاں کوئی دفن نہ تھا۔ فرمایا بیٹے۔

اذا انا مت فادفنی ھھنا

جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے یہاں دفن کرنا۔

Marfat.com

مدینہ کی تاریک گلیوں سے لے جانا

میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔ نوحہ نہ کرنا اور جنازہ کے ساتھ آگ نہ لانا۔

ولا تؤذنت بی احدا " کسی کو وفات کی اطلاع نہ
واسلك بی زقاق کرنا۔ مجھے مدینہ کی تاریک
عمقة ولیکن متشیك گلیوں سے لے جانا اور خوب
خببًا تیز چلنا۔

حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ آپ کا وصال جمعہ کے دن ہوا۔ انہیں نے ان کے حکم کے مطابق کسی کو اطلاع کرنا مناسب سمجھا لیکن لوگ کثرت کے ساتھ آنا شروع ہو گئے اور مجھ سے پوچھتے جنازہ کب ہوگا۔ میں نے کہا تجہیز و تکفین کے بعد۔ میرے اطلاع نہ دینے کے باوجود

فامتلاء علی البقیع الناس تمام بقیع لوگوں سے بھر گیا

(المستدرک ۳ : ۶۵۱)

میری قبر پر کھجور کی دو شاخیں گاڑ دینا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بخاری میں مروی ہے۔

اوصٰی ان یجعل فی قبرہ انھوں نے یہ وصیت کی میری قبر
جریدان پر کھجور کی دو تر و تازہ شاخیں
(البخاری، باب الجرید علی القبر) گاڑ دینا۔

اللہ کی طرف سے شاخوں کا انتظام

ابن عساکر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو برزہ

Marfat.com

اسلمی رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ عمل بتایا اور ہمیں یہ وصیت فرمائی۔

اذا مت فضعوا فی قبری معی جریدتین

جب میں فوت ہو جاؤں تو میری قبر پر دو شاخیں گاڑ دینا۔

بیان کرتے ہیں۔

فمات فی مفازۃ بین کرمان و قومس فقالوا کان یوصینا ان نضع فی قبرہ جریدتین وھذا موضع لا نصیبھا فیہ فبینا ھم کذلک اذ طلع علیھم رکب من قبل سجستان فاصابوا معھم سعفاً فاخذوا منہ جریدتین فوضعوا معہ فی قبرہ

ان کی وفات کرمان قومس کے درمیان ایک بیابان میں ہوئی۔ لوگوں نے آپس میں کہا ابو برزہ نے ہمیں وصیت کی تھی کہ میری قبر میں دو شاخیں گاڑ دینا اور یہ مقام ایسا ہے کہ یہاں شاخیں کہاں سے لائیں ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سجستان کی طرف سے چند سوار ظاہر ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک شاخ پائی۔ ان سے لے کر اس کی دو کر کے ان کی قبر پر گاڑ دی گئیں۔

(فرائد النور فی جرائد القبور ، ۱۶)

حضرت ابوالعالیہؒ کی وصیت

مشہور تابعی حضرت ابوالعالیہ کی وصیت کے بارے عاصم الاحول سے مروی ہے

ان ابا العالیۃ اوصی الی مورق العجلی وامرہ ان

ابوالعالیہ نے مورق عجلی کو وصیت کرتے ہوئے کہا میری قبر پر دو شاخیں

Marfat.com

یفسح فی قبرہ جریدتان — ضرور گاڑ دینا۔

نوٹ: بخاری کے اسی باب میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دو قبور پر تر ٹہنیاں گاڑتے ہوئے فرمایا تھا کہ ان کے خشک ہونے تک ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ مذکورہ صحابی نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی اقتدا میں یہ وصیت کی، قبور پر پھول ڈالنے کا عمل بھی اسی سنت سے ماخوذ ہے البتہ زینت کے لیے نہ ڈالے جائیں۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت عبادہ بن صامت کے جب وصال کا وقت آیا تو انھوں نے فرمایا۔ میرے ملازمین، خدام، پڑوسیوں اور ملنے والوں کو بلاؤ۔ جب تمام اکٹھے ہو گئے فرمایا میں محسوس کر رہا ہوں آج میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کی پہلی رات ہو گی ممکن ہے میں نے تم کو ہاتھ یا زبان سے ایسی کوئی تکلیف پہنچائی ہو جس کا قصاص مجھ سے روز قیامت طلب کیا جائے گا۔ میں آج اپنے آپ کو تم پر پیش کرتا ہوں میرے سانس ختم ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے قصاص لے لو۔ سب نے عرض کیا تم ہمارے بزرگ تھے۔ تم نے ہماری اعلےٰ تربیت فرمائی۔ فرمایا کیا تم مجھے معاف کرتے ہو۔؟ سبھی نے کہا ہاں۔ عرض کیا اے اللہ ان پر تو گواہ ہو جا۔ اس کے بعد میری یہ بات یاد رکھو جو تم میں نوحہ کرے گا وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

مسجد میں جا کر نماز پڑھنا اور دعا کرنا۔

فاذا خرجت نفسی فتوضاوا — جب میری روح نکل جائے تو تم وضو
واحسنوا الوضوء ثم — کرو اور اچھی طرح کرو پھر ہر آدمی مسجد

Marfat.com

لیدخل کل انسان منکم مسجدا فیصلی ثم یستغفر لعبادۃ ولنفسہ فان اللہ تعالیٰ قال استعینوا بالصبر والصلوۃ اسرعوا بی الی حفرتی ولا تتبعنی نارا

(کنز العمال ۷ : ۷۹)

میں جائے۔ نماز پڑھے پھر عبادہ اور اپنے لیے بخشش کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے صبر و نماز سے مدد طلب کرو۔ مجھے قبر کی طرف جلدی لے جانا۔ اور آگ ساتھ نہ جانے دیں۔

مجھے اٹھا کر مدینہ طیبہ رسول اللہ کی خدمت میں لے چلو

ہجرت کا حکم نازل ہونے ہی تمام صحابہ مکہ چھوڑ کر مدینہ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔ ابو یعلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اس موقعہ پر حضرت ضمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ مرض وصال میں تھے ان کا چلنا پھرنا دشوار تھا مگر انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ مجھے ہر حال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاؤ۔

احملونی فاخرجنی من ارض المشرکین الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فمات فی الطریق قبل ان یصل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنزل الوحی وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

میری چارپائی اٹھاؤ اور مشرکین کی سرزمین سے نکال کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو حضورؐ سے ملاقات سے پہلے پہلے راستہ میں ان کا وصال ہو گیا آپ پر یہ وحی قرآنی نازل ہوئی جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس

Marfat.com

ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ
(مجمع الزوائد ۷ : ۱۰)

کے رسولؐ کی طرف ہجرت کرتا ہے اور پھر اسے راستہ میں موت آ گئی تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔

حافظ ابن اثیر نے یہی وصیت ان کلمات سے نقل کی ہے۔

فقال لبنیہ احملونی الی دار الھجرۃ فاکون مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فحملوہ فلما بلغ التنعیم مات فانزل اللّٰہ عزوجل ومن یخرج من بیتہ مھاجراً الی اللّٰہ ورسولہ۔
(اسد الغابہ: ۱ - ۳۵۹)

بیٹو! مجھے مدینہ طیبہ کی طرف اٹھا کر لے چلو تاکہ میں اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاؤں۔ بیٹے حسب وصیت اُٹھا کر لے چلے جب مقام تنعیم پہ پہنچے تو ان کا وصال ہو گیا اس موقعہ پہ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جس شخص نے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کیا

نوٹ: مذکورہ صحابی کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ضمرہ بن جندب اور بعض نے جندب بن ضمرہ تحریر کیا ہے۔

حضورؐ کا عصا مبارک میرے کفن میں رکھ دینا

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے مروی ہے کہ والدِ گرامی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب کیا اور فرمایا اطلاع ملی ہے خالد بن سفیان مقام [illegible] کے خلاف لڑائی کے لیے لوگوں کو جمع کر رہا ہے تم جاؤ اور اسے قتل کر [illegible]

Marfat.com

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا حلیہ بیان کر دیجئے تاکہ اسے پہچان سکوں فرمایا۔ اس کا جسم زمین کی طرح سخت ہوگا۔ میں تلوار چھپا کر مقام عرنہ پہنچا عصر کا وقت تھا۔ جب میں نے اسے دیکھا تو اسی طرح تھا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ اب خوف لاحق ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو میں نماز ادا کروں تو یہ نکل جائے۔

او می برائسی الرکوع والسجود	میں نے رکوع و سجود سر کے اشارہ سے کیا۔

اس کے پاس پہنچا تو اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا عرب میں سے ہوں۔ سنا ہے تو کسی شخص کے لیے لوگوں کو جمع کر رہا ہے تو میں بھی آ گیا ہوں۔ کہنے لگا۔ ہاں درست ہے میں تھوڑی دیر اس کے ساتھ چلا جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہو گئی۔ تلوار سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔ یہ چہرہ کامیاب ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اس کے بعد

قام معی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فدخل بیتہ فاعطانی عصًا فقال امسك ہذہ عندك یا عبد اللہ بن انیس۔	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ چلنا شروع فرمایا حتیٰ کہ آپ اپنے گھر داخل ہوئے پھر اپنا عصا مبارک عطا کیا اور فرمایا اے عبد اللہ اسے اپنے پاس محفوظ رکھو

میں عصا مبارک لے کر باہر آیا تو لوگوں نے پوچھا؟ یہ عصا تمہارے ہاتھ میں کیسے؟ میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرما کر کہا ہے اسے

Marfat.com

اپنے پاس رکھو۔
لوگوں نے کہا کیا ایسا نہیں ہو سکتا تو واپس جا کر آپ سے عرض کرے یہ عصا عطا کرنے کی حکمت کیا ہے ؟ میں نے واپس حاضر ہو کر عرض کیا۔

یا رسول اللہ !

لم اعطیتنی ھذہ العصاء؟ اس کرم فرمائی کی وجہ کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا۔

آیۃ ای ھی علاقۃ بینی	یہ روزِ قیامت میرے اور تیرے درمیان ملاقات
و بینک یوم القیامۃ	کی علامت ہو گا۔

حضرت عبداللہ نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ محفوظ کر لیا۔

فلم تزل معہ حتی اذا مات	ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے حتیٰ کہ
امر بھا فضمت معہ	وصال کے وقت وصیت کی اسے
فی کفنہ ثم دفنا جمیعاً	میرے کفن میں رکھ دینا۔ پھر تلوار
	اور عصا دونوں ان کے کفن میں

رکھ دیئے۔

امام طبرانی نے حضرت محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عصا عطا کیا جس کے ساتھ آپ ٹیک لگایا کرتے تھے اور فرمایا اے عبداللہ !

تخصر بھا حتی تلقانی بھا	اس کے ساتھ ٹیک لگاؤ یہاں
یوم القیامۃ فوضعت	تک کہ تم مجھے روزِ قیامت ملو وہ
علی بطنہ وکفن علیھا	عصا ان کے جسم پہ رکھ کر کفن دیا
ودفنت معہ	اور ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ : ۴۰۰)

Marfat.com

حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی وصیت

حضرت سعید بن ابی سعید مقبری سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوعبیدہ زخمی ہو گئے تو آپ نے وہاں موجود مسلمانوں کو جمع کر کے فرمایا۔

انی موصیکم بوصیۃ ان قبلتموھا لن تزالوا بخیر
میں تمہیں ایسی وصیت کرتا ہوں اگر تم اس پر عمل کرو تو تمہیں ہمیشہ بھلائی نصیب رہے گی۔

نماز کا اہتمام کرنا زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ صدقہ کرتے رہنا۔ حج و عمرہ کرنا اپنے حکمرانوں کی خیر خواہی اور انہیں نصیحت کرتے رہنا۔ دنیا تمہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرنے پائے۔ کیونکہ آدمی اگرچہ ہزار سال عمر ہی کیوں نہ پائے آخر اسے اس حال کی طرف لوٹنا پڑتا ہے جس میں میں ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے ہر بندے کی موت کا وقت مقرر فرما دیا ہے۔ تم میں زیادہ عقل والا وہ ہے جس نے اپنے رب کی اطاعت کی اور آخرت کے لیے صالح اعمال سے تیاری کر لی۔

(کنز العمال : ۱۳ : ۲۱۹)

میں حضورؐ سے کیسے ملاقات کروں گا؟

اس کے بعد آپ زارو قطار رو پڑے۔ رونے کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مسلمانوں کو بہت سی فتوحات ہوں گی۔ اے ابوعبیدہ! تمہاری موت دیر سے آئے گی۔ یاد رکھنا۔ تین خدام اور تین سواریوں پر اکتفا کرنا لیکن آج میں اپنے گھر کی طرف دیکھتا ہوں تو خدام

Marfat.com

سے بھرا ہوا اصطبل چارپایوں سے بھرا ہوا ہے۔

فکیف القی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذا وقد اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احبکم الی و اقربکم منی من لقینی مثل الحال الذی فارقنی علیہا۔	میں اب کس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا۔ حالانکہ آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی تھی مجھے تم میں سے وہی محبوب ہے جو مجھے اس حال میں ملے گا جس میں میں اسے چھوڑے جا رہا ہوں۔

(مسند احمد ۱: ۱۹۶)

مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا

حضرت ابوالبختری بیان کرتے ہیں، جنگ صفین اپنے عروج پر تھی۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا۔ پیا اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اطلاع دی تھی کہ دنیا میں تیرا آخری کھانا دودھ ہوگا۔ حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ جلد ہی سخت زخمی ہو گئے۔ وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم۔	مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں اسی حال میں بارگاہِ خداوندی میں اپنا مقدمہ عرض کرنا چاہتا ہوں

(کنزالعمال ۱۳: ۵۳۱)

مجھ پر مٹی نہ ڈالنا

حضرت مثنیٰ العبدی نے آپ کی وصیت یوں نقل کی ہے۔

Marfat.com

لا تغسلوا عنی دما ولا تحثوا علی ترابا فانی مخاصم	میرا خون نہ دھونا اور نہ ہی مجھ پر مٹی ڈالنا۔ تاکہ میں اسی حال میں اللہ کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر سکوں

(الطبقات لابن سعد ۳: ۲۶۲)

میں اس مرض میں نہیں مروں گا

ایک مرتبہ آپ بہت بیمار ہوئے حتیٰ کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ گھر والے گھبرا گئے۔ ہوش آیا دیکھا تمام لوگ پریشان ہیں۔ فرمایا۔

اتخشون ان اموت علی فراشی؟ اخبرنی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تقتلنی الفئۃ الباغیۃ وان اخر زادی من الدنیا مذقۃ من لبن	کیا تم ڈر رہے ہو میں بستر پر مر جاؤں گا؟ مجھے تو میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی ہوئی ہے کہ تجھے باغیوں کا گروہ قتل کرے گا اور تیرا آخری کھانا دنیا میں دودھ ہو گا۔

(کنز العمال: ۱۳: ۵۳۰)

مجھے یہود و نصاریٰ کی طرح آہستہ نہ لے جانا

حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے قبرستان کی طرف لے کر نکلو تو جلدی کرو۔

ولا تھودوا بی کما تھود	یہود و نصاریٰ کی طرح آہستہ

Marfat.com

الیھود والنصاریٰ — آہستہ نہ لے جانا اور نہ ہی میرے
لا تتبعونی نارا — ساتھ آگ لانا۔

(ابن سعد، ۷ : ۱۱)

میری قبر مربع اور چار انگلیوں کی مقدار اونچی بنانا

حضرت ابراہیم بن عطا سے حضرت عمران کے بارے میں مروی ہے۔

اوصٰی اھلہ اذا مات — انہوں نے وصیت کی جب فوت
ان لا یتبعوہ صوتا ولعن — ہو جاؤں تو بین مت کرنا جو

من یفعل ذلک وان — کرے گا اس پر اللہ کی لعنت
یجعلوا قبرہ مربعاً — ہوگی۔ میری قبر مربع شکل
وان یرفعوہ اربع — بنانا اور اسے زمین سے چار
اصابع — انگلیاں بلند رکھنا۔

(ابن سعد، ۷ : ۱۲)

میری چارپائی کو عمامہ سے باندھو

حفص بن نضر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جب ان کے وصال کا وقت آیا تو فرمایا۔

اذا انا مت فشدوا — جب میں فوت ہو جاؤں تو میری
علی سریری بعمامۃ — چارپائی کو عمامہ سے باندھنا۔

Marfat.com

جب واپس آؤ تو کھانا کھلاؤ

جب تم مجھے دفن کرکے آؤ تو	
فانحروا واطعموا	اونٹ ذبح کرو اور کھانا کھلاؤ

(ابن سعد ۷: ۱۲)

فرشتوں کا سلام اور مصافحہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ان کی عظمت و شان بیان کرتے ہیں کہ

ان الملائکۃ کانت تصافح	عمران بن حصین سے فرشتے مصافحہ
عمران بن حصین حتی	کیا کرتے۔ جب انہوں نے
اکتوی فتنحت	کوزے لگوائے تو وہ دور ہو گئے۔

جب تک زندہ ہوں اس معاملہ کو مخفی رکھنا

حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرض وصال میں مجھے آپ نے فرمایا۔

انہ کان یسلم علی یعنی	مجھے اللہ تعالیٰ کے فرشتے سلام
الملائکۃ فان عشت	کہتے ہیں۔ اگر میں زندہ رہا تو
فاکتم علی وان مت	اس معاملہ کو مخفی رکھنا اور اگر فوت
فحدث بہ ان شئت	ہو جاؤں تو جی چاہے تو لوگوں کو
(ابن سعد ۴: ۲۸۹)	بتا دینا۔

Marfat.com

آپ کی موت سے پہلے سلام لوٹ آیا

انہی سے دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ مجھے آپ نے فرمایا تمہیں علم ہے مجھ پر فرشتے سلام کرتے ہیں اور جب سے میں نے کونے لگوائے وہ دور ہو گئے ــــ میں نے عرض کیا ان کا سلام آپ کے سر کی طرف سے ہوتا ہے یا قدموں کی طرف سے فرمایا۔

لا بل من قبل رأسی ــــ قدموں کی طرف سے نہیں بلکہ وہ میرے سر کی طرف سے سلام کرتے ہیں

میں نے عرض کیا مجھے اُمید ہے وہ سلام آپ کی موت سے پہلے پہلے لوٹ آئے گا کچھ دیر کے بعد فرمایا۔

ان الذی کان انقطع عنی قد رجع وقال لی اکتم علی ــــ جو سلام منقطع ہو گیا تھا وہ لوٹ آیا ہے مگر اسے مخفی رکھنا۔

(ابن سعد، ۴ : ۲۸۹)

میرے جنازہ کے ساتھ آگ لے جانا

حضرت بکر بن عبداللہ المزنی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل نے وصیت میں یہ فرمایا تھا۔

لا تتبعونی بنار ــــ میرے جنازہ کے ساتھ آگ مت لانا۔

(ابن سعد، ۷ : ۱۴)

غسل میں آخری دفعہ کافور لگانا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت یہ بھی فرمایا۔

Marfat.com

جب میں فوت ہو جاؤں اور تم مجھے غسل دو تو

فاجعلوا فی اٰخر غسلی کافوراً — غسل کے آخری پانی میں کافور ملا لینا۔

مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح ہی کفن دیا جائے

کفن کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

وکفنونی فی بردین و قمیص فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل بہ ذلک — مجھے دو چادروں اور ایک قمیص میں کفن دیا جائے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی کفن تھا

(المستدرک، ۳ : ۶۷۰)

میرا جنازہ ابنِ زیاد نہ پڑھائے

حضرت زیاد بن محمد اپنے دادا حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب ان کا مرضِ وصال شروع ہوا تو اپنے خاندان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

لا یصلی علی ابن زیاد — ابن زیاد میرا جنازہ نہ پڑھائے

مجھے رسول اللہ کے صحابی غسل دیں

"حیات مومن کے آخری لمحات میں" آپ کی یہ وصیت بھی تھی کہ مجھے فقط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی غسل دیں اور کوئی شامل نہ ہو اور مجھ پر میرے احباب ہی داخل ہوں۔ (حیات مومن : ۱۴۱)

Marfat.com

لا یلینی الا اصحابی اور مجھ پر میرے احباب ہی داخل ہوں

آپ کے وصال کے بعد حضرت ابوبرزہ اسلمی اور حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا جب ہم جنازہ لے کر نکلے تو ابن زیاد اپنے دروازہ پر کھڑا تھا اسے لوگوں نے بتا دیا کہ آپ نے وصیت فرمائی ہے ابن زیاد میرا جنازہ نہ پڑھائے۔ وہ تھوڑی دیر ساتھ چلا پھر مقام بفیا کی طرف چلا گیا۔

میرا جنازہ حضرت ابوبرزہ اسلمی پڑھائیں

حضرت ثابت البنانی سے صحابی رسول حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ

اوصٰی ان یصلی علیہ ابو برزہ — انہوں نے وصیت کی میرا جنازہ ابوبرزہ اسلمی پڑھائیں۔

عبیداللہ بن زیاد بھی سوار ہو کر جنازہ پڑھانے کے لیے آیا جب وہ دار سلم کے مقام پر پہنچا تو اسے آگاہ کیا گیا کہ آپ نے وصیت فرمائی ہے میرا جنازہ ابوبرزہ پڑھائیں تو وہ وہیں سے ہی واپس ہو گیا۔ (ابن سعد ۷ : ۳۱)

میری قبر برابر رکھنا

عبدالعزیز بن عبدالملک کہتے ہیں کہ حضرت ابوزمعہ البلوی رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں جب افریقہ میں ان کا وصال ہوا تو انہوں نے وصیت فرمائی۔

Marfat.com

اذا دفنتمونی فسووا قبری — جب مجھے دفن کرو تو میری قبر کو (زمین کے) برابر رکھنا۔
(ابن سعد ۷: ۴۹۹)

میری وصیت کون قبول کرے گا؟

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے وصال کا جب وقت آیا تو بیٹوں کو جمع کرکے فرمایا۔

ایکم یقبل وصیتی؟ — میری وصیت کون قبول کرے گا؟

بڑے بیٹے نے عرض کیا ابا جان میں حاضر ہوں فرمایا۔

ان فیہا وفاء دینی — میرے قرض کی ادائیگی کرنا ہوگی

عرض کیا۔ آپ کا قرض کتنا ہے؟ فرمایا اسی ہزار دینار

عرض کیا۔ آپ نے اتنا قرض کس کے لیے لیا تھا؟ فرمایا۔ بیٹے!

فی کریم سددت خلتہ — ایک سفید پوش کی ضرورت کے لیے

وفی رجل جاءنی ودمہ — اور ایک ایسے آدمی کے لیے جو میرے پاس آیا تو اس کا چہرہ

ینزو فی وجہہ من الحیاء فبدأتہ بحاجتہ — حیا کی وجہ سے فق ہو گیا تو میں نے

قبل ان یسألنیہا — اس کے سوال سے پہلے ہی اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔

(اسد الغابہ ۲: ۳۶۴)

کفن کا قمیص گھر کے ستون پر

امام ابن عبد البر نے حضرت اھبان بن صیفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے جب ان کے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے یہ وصیت فرمائی۔

Marfat.com

کفنونی فی ثوبین — مجھے فقط دو کپڑوں میں کفن دینا

ان کی صاحبزادی حضرت عدیسہ کہتی ہیں۔

فزدنا ثوباً ثالثاً قمیصاً فدفناه فیہا فاصبح ذلک القمیص علی المشجب موضوعاً

(الاستیعاب ۱ : ۶۵)

ہم نے بصورت قمیص تیسرا کپڑا کفن میں شامل کرکے آپ کو دفن کیا تو صبح کے وقت وہ قمیص گھر ستون پر پڑا ہوا تھا۔

حافظ ابن حجر کے الفاظ یہ ہیں۔

فاصبحوا فوجدوا الثوب الثالث علی السریر

(الاصابہ ۲ ، ۱ : ۷۹)

صبح کے وقت گھر والوں نے تیسرا کپڑا چارپائی پر پایا۔

مجھے صحابہ کے ساتھ دفن کرنا

ابن اسحاق نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ثقیف سے واپس لوٹے تو عروہ بن مسعود آپ کے پیچھے پیچھے چلے ابھی آپ مدینہ منورہ داخل نہیں ہوئے تھے کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں جاکر تبلیغ کروں؟ فرمایا اس قوم میں تکبر ہے وہ تجھے قتل کردے گی۔ عرض کیا آقا میں ان کے درمیان نہایت ہی محبوب ہوں۔ اپنی قوم میں جاکر اس اُمید پر اشاعت اسلام کا کام شروع کیا کہ میری قدر و منزلت کی وجہ سے لوگ مخالفت نہیں کریں گے لیکن جب انہوں نے تبلیغ کی تو ہر طرف سے ان پر تیروں کی بارش کردی گئی۔ ان سے آخری لمحات میں پوچھا گیا۔

Marfat.com

ماذا ترى في دمك ؟

تمہاری شہادت کے بارے میں کیا رائے ہے ؟

فرمایا!

كرامة اكرمني الله بها و شهادة ساقها الله الي فليس في الاماني الشهادة الذين قتلوا في سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يرحل منكم فادفنوني معهم فدفنوه معهم

(اسد الغابہ ۲ : ۲۲۲)

یہ عزت ہے جس سے اللہ نے مجھے نوازا۔ مقام شہادت مجھے اللہ نے عطا فرمایا۔ یہ وہی شہادت ہے جو حضور کے وصال سے پہلے صحابہ کو نصیب ہوئی پس مجھے بھی ان کے ساتھ دفن کرنا ان کی وصیت کے مطابق انہیں صحابہ کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

ابن سعد کے الفاظ ہیں۔

اذا مت فادفنوني مع الشهداء الذين قتلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

(الطبقات ۵ : ۵۰۴)

جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے ان صحابہ کے ساتھ دفن کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں شہید ہوئے تھے۔

مجھے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا

حضرت جعفر بن زید العبدی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو الدرداء

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ رو دیئے آپ کی اہلیہ محترمہ نے عرض کیا۔

انت تبکی یا صاحب رسول اللہ الم تک تخبرنا انک تحب الموت	اے رسول اللہ کے صحابی آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ ہمیں کہا کرتے تھے میں موت سے محبت رکھتا ہوں۔

فرمایا ! ہاں

ومالی لا ابکی و لا ادری علام اهجم من ذنوبی	میں کیوں نہ روؤں ؟ علم نہیں میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

اس کے بعد خوب روئے اور فرمایا۔

هذه آخر ساعاتی من الدنیا لقنونی لا اله الا اللّٰه - (اسد الغابہ ۴: ۲۱۹)	میرا دُنیا سے آخری وقت ہے مجھے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین ضرور کرنا۔

چھوٹوں کو سردار نہ بنانا

امام حسن بصری بیان فرماتے ہیں جب حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا۔

احفظوا عنی فلا احد انصح لکم منی	میری نصیحت پلے باندھو۔ مجھ سے بڑھ کر تمہارا کوئی خیر خواہ نہیں۔

Marfat.com

جب میں فوت ہو جاؤں

فسودوا اکبارکم ولا	تو بڑوں کو سربراہ بنانا چھوٹوں
تسودوا صغارکم فتسفہ	کو سربراہ نہ بنانا ورنہ لوگ تمہارے
الناس کبارکم وتھونوا	بڑوں پر طعن کریں گے۔
علیہم وعلیکم باصلاح	مال صحیح طریقہ سے حاصل کرنا کیونکہ
المال فانہ منبھۃ للکریم	یہ کریم کے لیے اور کمینے سے چھٹکارہ
ویستغنی بہ عن اللئیم	کا ذریعہ ہے مجھ پر نوحہ کرنے والی
ولا تقیموا علی نائحۃ فانی	عورت نہ لانا کیونکہ میں نے
سمعت رسول اللہ	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نہی	کو نوحہ سے منع کرتے ہوئے

عن النائحۃ (اسد الغابہ ۴: ۴۳۴) سنا ہے۔

کسی سے نہ مانگنا

وصیت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔

وایاکم ومسألۃ الناس	لوگوں سے کبھی نہ مانگنا

(ایضاً)

ابن سعد میں یہ وصیت بھی ہے۔

ولا تدفنونی حیث	مجھے ایسی جگہ دفن کریں جسے قبیلہ
تشعر بی بکر بن وائل	بکر بن وائل کے لوگ نہ جانتے
فانی کنت اعشار لھم	ہوں کیونکہ جاہلیت کے دور میں

Marfat.com

فی الجاھلیۃ ہیں نے ان پر حملہ کیا تھا۔

(ابن سعد ۷ : ۳۷)

حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں یہ مسجد قبا کے امام تھے پھر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی امام رہے۔

ہمیں انہی کپڑوں میں کفن دینا

امام بخاری نے تاریخ میں حضرت طارق بن شہاب سے نقل کیا کہ حضرت سعد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور کھڑے ہو کر یہ خطاب فرمایا۔

انا مستشھدون غداً — ہم کل شہید ہونے والے ہیں ہمیں

فلا تکفنونا الا فی ثیابنا — انہی کپڑوں میں کفن دینا جو ہم نے

التی اصبنا فیھا — پہن رکھے ہیں۔

(الاصابہ ۲ : ۳۱)

یہ میری سواری حضور کی خدمت میں پیش کر دینا

حضرت سہل بن سعد اپنے والد گرامی حضرت سعد بن اسعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ بدر میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے جب مقام روحاء پہنچے تو وہاں ان کا وصال ہوا وصال سے پہلے انہوں نے وصیت کی۔

Marfat.com

اوصی للنبی براحلہ ... وراحلتہ و ثلاثۃ اوسق من شعیر فقبلھا ثم ردھا علی ورثتہ و ضرب لہ بسھم

(اسد الغابہ ۲، ۳۳۵)

کہ میری سواری سامان سمیت اور تین وسق جو میرے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دینا آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبول فرما کر ان کے ورثاء کو واپس کر دیے اور ان کے لیے غنیمت سے حصّہ بھی عطا فرمایا

حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب مدنی صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ اولیٰ کے موقعہ پر رحمت کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی بلکہ وفد میں سب سے پہلے حضور کے مبارک ہاتھ پر بیعت کا شرف انہی کو نصیب ہوا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حج کے لیے مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے ہمارے ساتھ ہمارے سربراہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے انہوں نے فرمایا۔

قد رأیت ان لا ادع ھذہ البنیۃ منی بظھر وان اصلی الیھا

میں سمجھتا ہوں کہ اس کعبہ کی طرف ہمیں پشت نہیں کرنی چاہیئے اور ہمیں نماز بھی اس کی طرف منہ کر کے ادا کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

سب سے پہلے کعبہ کی طرف رخ کرنے والے

ہم نے عرض کیا۔ ہمیں تو اطلاع یہ پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں آپ نے کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے تو کرو ہم تو بیت المقدس کی طرف ہی منہ کریں گے لہذا جب نماز کا وقت آتا۔

صلینا الی الشام وصلی الی الکعبۃ — ہم شام (بیت المقدس) کی طرف اور وہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے

یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچے۔ مشورہ یہ ہوا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا جائے۔

فخرجنا نسأل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا لا نعرفہ ولم نرہ قبل ذلک — ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں لوگوں سے پوچھتے ہوئے نکلے ہم آپ کو نہیں پہچانتے تھے اور اس سے پہلے ہم نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔

ہماری آپ سے پہلی ملاقات مسجد حرام میں ہوئی براء بن معرور نے تمام واقعہ عرض کرتے ہوئے کہا۔

فماذا تری یا رسول اللہ؟ — یا رسول اللہ آپ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لقد کنت علی قبلۃ لو — میں بھی تو پڑھ رہا ہوں کاش

صبرت علیها۔ آپ بھی اس کی پابندی کرتے۔

اس دن کے بعد حضرت براء نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دی۔

وعدہ کے مطابق ایام تشریق میں ہماری دوبارہ ملاقات ہوئی جس میں آپ کے چچا حضرت عباس بھی شریک ہوئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیمات اسلام سے آگاہ فرمایا۔ معاملات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ براء نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور عرض کیا۔

ن الذی بعثك بالحق	اللہ کی قسم ہم آپ کا اسی طرح
لنمنعك مما نمنع	دفاع کریں گے جیسے اپنی اولاد کا
منه ازرنا	کرتے ہیں۔

اس کے بعد ہم تمام نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ...... اس موقعہ پر حضرت براء نے جو تقریر فرمائی اسے بھی نقل کیا ہے۔

سب سے پہلی تقریر

بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد حضرت براء کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد کہا۔

الحمد للہ الذی اکرمنا	حمد اس ذات اقدس کی جس نے ہمیں
بمحمد و حبانا به فكنا	محمد جیسی دولت سے نوازا آپ سے
اول من اجاب و آخر من	محبت عطا کی ہمیں ان پر ایمان لانے
دعا فاجبنا اللہ و رسوله	والوں میں پہل کرنے کا جذبہ دیا۔
و سمعنا و اطعنا یا معشر	ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت

Marfat.com

الاوس والخزرج قد اکرمکم اللہ بدینہ فان اخذتم السمع والطاعۃ والموازرۃ بالشکر فاطیعوا اللہ ورسولہ	کو قبول کیا۔ان کی بات کو سنا اور اطاعت کی اے اوس و خزرج ، اللہ نے تمہیں اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب کر لیا ہے۔ اگر تم نے سمع و طاعت کو دل و جان سے قبول کر لیا ہے تو اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اطاعت کرنا۔

(الطبقات، ۳: ۶۱۹)

قبر میں میرا منہ کعبہ کی طرف کردینا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان کے وصال کا وقت آیا تو گھر والوں کو یہ وصیت کی۔

وجھونی فی قبری نحو القبلۃ	قبر میں میرا چہرہ قبلہ کی طرف کر دینا۔

ابن کعب سے الفاظ وصیت دو طرح مروی ہیں۔

۱۔ اذا حضرتہ الوفاۃ امر اھلہ ان یوجھوہ الی المسجد الحرام	جب ان کے وصال کا وقت آیا تو گھر والوں سے کہا میرا چہرہ مسجد حرام کی طرف کر دو
۲ - اوصی البراء بن معرور عند الموت ان یوجہ اذا وضع فی قبرہ الی الکعبۃ	براء بن معرور نے موت کے وقت کہا جب قبر میں رکھو تو میرا چہرہ کعبہ کی طرف کر دینا

(الطبقات، ۳: ۶۱۹)

Marfat.com

میرا تہائی مال رسول اللہ کی خدمت میں پیش کر دینا

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وصال کے وقت حضرت براء نے

اوصی بثلث مالہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضعہ حیث شاء

(ابن سعد ۳۰ ے ۶۱۹)

تہائی مال کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے کہا کہ حضور کی خدمت میں پیش کر دینا آپ جہاں چاہیں خرچ فرما دیں۔

آپ نے مال ورثاء کو لوٹا دیا

جب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت براء بن معرور کو یاد فرمایا تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان کا وصال ہو گیا ہے اور انہوں نے دو وصیتیں کی تھیں۔ ایک یہ کہ قبر میں میرا منہ کعبہ کی طرف کر دینا دوسری یہ کہ میرا تہائی مال میرے آقا کے حضور پیش کر دینا اس پر جانِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصاب الفطرۃ قد رددت ثلثہ علی ولدہ

انہوں نے فطرت کے مطابق کیا اور میں تہائی مال ان کی اولاد کو لوٹا رہا ہوں۔

پھر آپ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور یہ دُعا کی۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ جنتک

(المستدرک، کتاب الجنائز)

اے اللہ! انہیں بخش دے، ان پر رحم فرما اور انہیں جنت میں داخل فرما۔

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی وعنایتیں

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جس شخص کی سب سے حسین آواز تھی وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ہیں آپ صلے اللہ علیہ وسلم جب ان کی تلاوتِ قرآن سنتے تو فرماتے

لقد اوتی ھذا من مزامیر آل داؤد	انہیں لحنِ داؤدی سے حصہ وافر عطا کیا گیا ہے۔

(الطبقات ۲، ۴ : ۱۰۷)

صحابہ کرام انہیں قرآن سنانے کی فرمائش کرتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے فرمایا۔

شوقنا الی ربنا فقرأ علیہ ابوموسیٰ وکان حسن الصوت بالقرآن	ہمیں ہمارے رب کا شوق دلایئے اس پر حضرت ابوموسیٰ اشعری نے قرآن کی تلاوت کی اور آپ نہایت ہی حسین آواز سے قرآن پڑھتے تھے

ابھی آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے لوگوں نے عرض کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا!

او لسنا فی صلاۃ	کیا ہم حالتِ نماز میں نہیں ہیں؟

(الطبقات لابن سعد ۴ : ۱۰۹)

تاریک کمرے میں غسل کرتے وقت بھی پُشت جھکائے رکھنے

حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی

Marfat.com

عنہ بیان فرمایا کرتے تھے۔

انی لا غتسل فی البیت المظلم فاحنی ظهری حیاء من ربی (الطبقات ۴: ۱۱۴)	میں تاریک کمرے میں غسل کرتے وقت بھی اپنے رب سے حیا کرتے ہوئے پشت ٹیڑھی رکھتا ہوں۔

کسی کو اطلاع نہ کرنا

سیار بن سلامہ کا بیان ہے کہ جب آپ کے وصال کا وقت آیا تو آپ نے اپنے عزیزوں کو جمع کر کے فرمایا۔

اذا انا مت فلا تؤذنن بی احداً ولا تتبعنی صوت ولا نار و لیکن ممسی احدکم بخداء رکبتی من السریر۔ (الطبقات لابن سعد ۴۔ ۱۱۵)	جب میں فوت ہو جاؤں کسی کو اطلاع نہ کرنا۔ میرے ساتھ بین نہ کرنا اور نہ ہی آگ لانا۔ اور تمہارے کاندھے میری چارپائی کے گھٹنوں کے برابر ہونے چاہیں۔

میری قبر خوب وسیع اور گہری بنانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات کے وقت اپنے بیٹوں کو فرمایا جاؤ میرے لیے

احفروا واوسعوا واعمقوا	قبر کھودو اور اسے خوب وسیع اور گہرا بنانا۔

Marfat.com

وہ گئے اور انہوں نے قبر کھودی واپس آکر عرض کیا۔

قد حفرنا واوسعنا	ہم نے قبر وسیع اور گہری کھودی
واعمقنا	ہے۔

آپ نے فرمایا

واللہ انہا لاحدی المنزلتین	اللہ کی قسم یہ قبر دو منازل میں سے
اما لیوسعن علی قبری	ایک ہے یا تو یہ مجھ پر کشادہ کر
حتی تکون کل زاویۃ	دی جائے گی حتیٰ کہ ہر طرف چالیس چالیس
منہا اربعین ذراعا ثم	گز ہو جائے گی پھر میرے لیے جنت کا
لیفتحن لی باب الی الجنۃ	دروازہ کھول دیا جائے گا تاکہ میں
فلانظرن الی ازواجی	اپنی ازواج اور ٹھکانے اور ان
ومنازلی وما اعد اللہ	چیزوں کو دیکھ لوں جو اللہ تعالیٰ نے
تعالیٰ لی من الکرامۃ	میرے لیے تیار کر رکھی ہیں میں اس
ثم لاکونن اہدی الی	گھر سے اپنے اس گھر سے زیادہ
منزلی منی الیوم الی بیتی	آگاہ ہو جاؤں گا پھر تا قیامت مجھے
ثم لیصیبنی من ریحہا وروحہا	اس کی خوشبوئیں اور بہاریں پہنچیں
حتی ابعث ولئن کانت	گی اور اگر دوسری صورت ہوئی تو
الاخری ۔ ونعوذ باللہ	(نعوذ باللہ) میری قبر تنگ کر دی
منہا لیضیقن علی قبری	جائے گی۔ پھر مجھ پر دوزخ کا دروازہ
حتی یکون فی اضیق	کھولا جائے گا تاکہ میں اپنی زنجیر اور
من القناۃ فی الزج ثم	بیڑیاں ملاحظہ کرلوں۔ میں اپنے
لیفتحن لی باب من	اس ٹھکانے سے آج کے گھر سے

Marfat.com

ابواب جہنم فلا نظرن الی سلاسلی و اغلالی و قرنائی ثم لا کونن الی مقعدی من جہنم اهدی منی الیوم الی بیتی ثم لیصیبنی من سموها وحمیها حتی ابعث

زیادہ آگاہ ہو جاؤں گا پھر مجھے تا قیامت اس کی بو اور گرم ہوائیں پہنچتی رہیں گی۔

(الحلیۃ لابی نعیم ۱۷، ۲۶۲)

مجھے دو دفعہ غسل دینا

اسحاق بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت خالد بن حواری رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے جن کا تعلق حبشہ سے تھا۔ بیوی سے ہمبستری کر کے فارغ ہوئے تو اچانک مرضِ وصال شروع ہو گیا تو انہوں نے وصیت کی۔

غسلونی غسلتین غسلۃ بجنابۃ و غسلۃ للموت

مجھے دو غسل دینا ایک جنابت کا اور دوسرا میت والا۔

(اسد الغابہ: ۲: ۹۲)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ان ابتدائی صحابہ میں سے ہیں جن پر مشرکین کی طرف سے ہر قسم کے ظلم و ستم ڈھائے گئے مگر ان کے پائے استقلال میں ذرہ بھر لچک پیدا نہ کی جا سکی۔ حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آپ سے اس ظلم و ستم کی داستان پوچھی تو کہنے لگے امیر المومنین میری پشت دیکھو حضرت عمر نے پشت دیکھی تو فرمایا۔ میں نے آج تک ایسی زخموں کے نشانوں سے بھری پشت کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت خباب نے روئیداد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

لقد وقدت نار وسحبت علیھا فما اطفأھا الاودک ظھری	آگ جلائی جاتی ہے مجھے اس میں اوندھا کر کے ڈالا جاتا۔ پس وہ آگ میری پشت کی چربی سے پھر بجھتی۔
(اسد الغابہ، ۲ : ۱۱۵)	

مجھے شہر کوفہ سے باہر دفن کرنا

حضرت زید بن وہب سے مروی ہے کہ ہم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ جنگ صفین سے واپس لوٹے۔ جب ہم شہر کوفہ کے دروازہ کے قریب پہنچے تو وہاں ہمیں سات قبور دکھائی دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ قبور کس کی ہیں؟ لوگوں نے بتایا امیر المومنین آپ کے جانے کے بعد حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا چونکہ لوگ اپنی اموات کو اپنے صحنوں اور گھروں کے دروازوں پہ دفن کر دیتے تھے تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کی۔

فاوصی ان یدفن فی ظاھر الکوفۃ فلما رأوا خبابا اوصی ان یدفن بالظھر دفن الناس	وصیت کی کہ مجھے کوفہ سے باہر دفن کیا جائے جب لوگوں کو آپ کی اس وصیت کا علم ہوا تو پھر دیگر لوگوں نے وہاں تدفین شروع کر دی

Marfat.com

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خباب پر رحمتیں نازل فرمائے

اسلم راغباً وھاجر طاعۃً	ذوق و محبت سے مسلمان ہوئے۔ شوق
وعاش مجاھداً وابتلی	سے اطاعت کی جہاد
فی جسمہ ولن یضیع اللہ	میں زندگی بسر کی۔ جسمانی اذیت
اجر من احسن عملا	میں مبتلا کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ
(اسد الغابہ، ۲: ۱۱۶)	اعلیٰ عمل والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

امام حاکم نے آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ کی یہی وصیت ان کلمات میں نقل کی ہے۔ وصال کے وقت بیٹے سے فرمایا۔

ادفنی بالظہر فانک	مجھے کوفہ سے باہر دفن کرنا۔
لو دفنتنی بالظہر قیل	میری تدفین کی وجہ سے لوگ
دفن رجل من اصحاب	یہ سوچ کر کہ وہاں رسول اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ	صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی دفن
وسلم	ہوئے اپنی اموات کو وہاں
(المستدرک، ۲: ۳۱۸)	دفن کریں گے۔

کہیں تم مجھے موت سے ڈرنے والا نہ سمجھو!

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کفار نے شہید کرنے کیلئے موت دینے سے پہلے گھر میں بند کر دیا آپ نے استرا طلب کیا تاکہ موت کی تیاری کے لیے زیرِ ناف بال مونڈ سکیں۔ بنتِ حارث کہتی ہیں میرا بیٹا اس کمرہ میں چلا گیا تو اچانک میں نے دیکھا۔

فوجدتہ مجلسہ علی فخذہ	تو اسے خبیب کی گود میں اس حال

و الموسٰی بیدہ — میں بیٹھا ہوا دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں استرا ہے۔

میں گھبرا گئی کہیں یہ قیدی میرے بیٹے کو ذبح نہ کر دے آپ نے محسوس کیا اور فرمایا۔

اتحسبنی ان اقتلہ ؟ ماکنت لا فعل ذلک — کیا تو یہ محسوس کر رہی ہے میں اسے قتل کر دوں گا ؟ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے حضرت خبیب سے بڑھ کر کوئی اعلےٰ قیدی نہیں پایا۔

بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ترو تازہ پھل کھانا

ایک دن میں نے دیکھا۔

یاکل قطفًا من عنب فی یدہ و انہ الموثق فی الحدید ومابمکۃ من ثمرۃ و کانت تقول انہ لرزق رزقہ اللہ خبیباً — وہ ہاتھ میں لیے ترو تازہ انگور تناول کر رہے ہیں حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں کھجور کا موسم بھی نہ تھا کہا کرتی تھیں وہ ایسا رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے خبیب کو عطا فرمایا تھا۔

جب آپ کو حرم سے نکال کر قتل کرنے کے لیے لے چلے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

Marfat.com

دعونی ارکع رکعتین — مجھے اجازت دو تاکہ میں اپنے مالک کے حضور دو رکعتیں ادا کر لوں۔

انہوں نے آپ کو اجازت دے دی آپ نے اپنے محبوبِ حقیقی کے حضور دو رکعتیں ادا کیں اور فارغ ہو کر فرمایا۔

واللہ لولا ان تحسبلوا ان مابی جزع الموت لزدت — اللہ کی قسم اگر مجھے تمہارے اس قول کا خوف نہ ہوتا کہ یہ موت سے ڈر گیا ہے تو میں نماز میں اضافہ کرتا۔

(اسد الغابہ، ۲: ۱۲۱)

بے وقوف لوگوں کی صحبت سے بچنا

حضرت عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت اپنے بیٹوں سے فرمایا۔

یا بنی ایاکم ومجالسۃ السفھاء فانھا داء — اے بیٹو! بے وقوف لوگوں کی مجلس سے بچنا کیونکہ یہ سراپا بیماری ہے۔

(الاصابہ، ۳: ۳۰)

حجاج میرا جنازہ نہ پڑھائے

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ علی بن المدینی سے منقول ہے۔

اوصٰی ان لا یصلی علیہ الحجاج — کہ انہوں نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا حجاج میرا جنازہ نہ پڑھائے۔

(الاصابہ ۱: ۲۱۳)

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

خالد سیف من سیوف اللہ — خالد اللہ کی تلوار ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱: ۳۶۳)

حضرت ابوالزناد سے مروی ہے کہ جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ روتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

وما فی جسدی الاوفیہ	میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں
ضربۃ سیف او رمیۃ	جس پر تلوار یا نیزے کا زخم نہ
سھم وھا انا اموت	ہو افسوس میں بستر میں فوت ہو
علی فراشی	رہا ہوں۔

(سیر اعلام النبلاء ۱: ۳۸۲)

میرا تمام اسلحہ اور گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دینا

حضرت ابووائل سے مروی ہے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

اذا مت فانظروا الی	جب فوت ہو جاؤں تو میرا
سلاحی وفرسی فاجعلوہ	اسلحہ اور گھوڑا اللہ کی راہ
عدۃ فی سبیل اللہ	میں وقف کر دینا۔

(سیر اعلام النبلاء ۱: ۳۸۱)

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الجنۃ تشتاق الی ثلاثۃ علی و عمار و سلمان (الترمذی: کتاب المناقب)

جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علی۔ عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔

ایسے مہمان آنے والے ہیں جو خوشبو تو سونگھتے ہیں مگر کھانا نہیں کھاتے

امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آپ ایسے کمرے میں تشریف فرما تھے جس کے چار دروازے تھے۔ فرمایا چاروں دروازے کھول دو۔

فان لی الیوم زوارا لا ادری من ای ھذہ الابواب یدخلون علی۔

آج میرے ہاں مہمان آنے والے ہیں میں نہیں جانتا وہ میرے پاس کس دروازے سے آئیں گے

اس کے بعد فرمایا وہ خوشبو لاؤ جو میں نے محفوظ رکھی تھی اور اسے پانی میں ڈال دو۔

انضحیہ حولی فانہ یحضرنی خلق من خلق اللہ یجدون الریح ولا یاکلون الطعام (الطبقات ۴: ۹۲)

اور اسے میرے اردگرد چھڑک دو کیونکہ میرے پاس اللہ کے ایسے بندے آرہے ہیں جو خوشبو لیتے ہیں مگر کھانا نہیں کھاتے۔

Marfat.com

تمہیں تقویٰ اور صلہ رحمی کی وصیت کرتا ہوں

حضرت اکثم بن صیفی رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے تو انہوں نے دو آدمیوں کو بھیجا تاکہ وہ معلومات حاصل کریں کہ وہ ذات کس خاندان وغیرہ سے ہے جب وہ دونوں افراد آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ آیتِ کریمہ سنائی۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل : ۹۰)	اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے عدل و احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا اور وہ بے حیائی۔ برائی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

ان دونوں حضرات نے حضرت اکثم رضی اللہ عنہ کو یہ آیات سنائیں۔ آپ نے مذکورہ احکاماتِ الٰہیہ سن کر قوم کو اکٹھا کیا اور فرمایا۔

یا قوم اراہ یامر بمکارم الاخلاق و ینھی عن ملائمھا فکونوا فی ھذا الامر رؤساً ولا تکونوا اذناباً وکونوا فیہ اولاً ولا تکونوا فیہ آخراً	میں نے محسوس کیا ہے وہ شخصیت اعلیٰ اخلاق کی تلقین اور برائیوں سے منع کرنے والی ہے تم اس معاملہ میں آگے بڑھ کر سربراہی لے لو دوسری صف والے

Marfat.com

نہ بنو۔ پہل کرنے والے بن
جاؤ، پیچھے نہ رہ جاؤ۔

ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ان کے وصال کا وقت آ گیا تو

فاوصیٰ اھلہ اوصیکم بتقوی اللہ وصلۃ الرحم فانہ لا یبلیٰ علیھا اصل ولا یھتصر علیھا فرع

اپنے خاندان کو یہ وصیت کی، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، صلہ رحمی سے کام لو کیونکہ ان کی اصل کبھی پرانی نہیں ہوتی اور نہ اس کی شاخ خشک ہوتی ہے۔

(اسد الغابہ ۱ : ۱۴۴)

سرزمین مدینہ میں پہلا مسلمان

سرزمین شہر مدینہ کے جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے غلامی اور اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا ان کا اسم گرامی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہے ان کی کنیت ابو امامہ اور ان کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھال قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ ابن سعد ان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

اسعد بن زرارہ اول من اسلم۔

سب سے پہلے (مدینہ میں) اسلام لانے والے اسعد بن زرارہ ہیں۔

(الطبقات ، ۳ : ۶۰۸)

جانتے ہو تم رسول اللہ کی کس پر بیعت کر رہے ہو

عبادہ بن ولید سے منقول ہے کہ بیعت کے وقت حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستِ اقدس ہاتھ میں لیا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا

هل تدرون على ما تبايعون محمداً؟ انكم تبايعونه على ان تحاربوا العرب والعجم والجن و الانس مجلبة	جانتے ہو تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کس پر بیعت کر رہے ہو تم آپ کی بیعت کر کے یہ اعلان کر رہے ہو کہ ہم عرب و عجم اور جن و انس کے خلاف جہاد کریں گے۔

(ابن سعد، ۳: ۶۰۹)

میری بیٹیاں رسول اللہ کے سپرد

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی اولادِ نرینہ نہ تھی فقط تین بیٹیاں۔ کبشہ۔ حبیبہ اور فارعہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ وصال کے وقت انہوں نے یہ وصیت کی۔ میری بیٹیوں کے تمام معاملات نکاح وغیرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔ عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں۔

اوصى ابو امامة رضى الله عنه ببناته الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يدرن معه فى بيوت نسائه	ابو امامہ نے اپنی بیٹیوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا تھا وہ آپ کے گھر ازواج مطہرات کے ساتھ رہا کرتیں تھیں۔

Marfat.com

رسول اللہ نے انہیں کانٹے پہنائے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب بنت بنیط بن جابر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسعد کی بیٹیوں کا نہایت خیال فرماتے۔

فقدم علیه حلی فیه ذهب ولؤلؤ یقال له الرعاث مخلاهن رسول الله صلی الله علیه وسلم من تلک الرعاث	آپ کے ہاں زیورات آئے جن میں سونا اور موتی تھے اور وہ کانٹوں کی صورت میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زیور ان بچیوں کو پہنائے۔

اور بیان کرتی ہیں۔

فادرکت بعض ذلک الحلی عند اهلی	ان زیورات میں سے کچھ ہمارے گھر تھے میں نے انہیں دیکھا ہے

(ابن سعد ۳ : ۶۱۱)

اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کے لیے پسند نہیں فرمایا لہٰذا مجھے اس میں کفن نہ دینا۔

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک حلہ خریدا تاکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کفن بن سکے صحابہ نے پہلے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میں رکھا مگر پھر فیصلہ ہوا کہ اسے کفن بنانا... مناسب نہیں لہٰذا

Marfat.com

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو تین نئے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

لا کفن نفسی فی شئی مس النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کپڑے نے جسدِ نبوی کو مَس کیا ہے لہذا اسے میں اپنا کفن بناؤں گا۔

اس کے بعد انہوں نے اسے صدقہ کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا آپ نے تو کفن کے لیے رکھا تھا۔ اب صدقہ کیوں کر رہے ہو۔ اس سچے محب کا جواب سنیئے۔

واللہ لا اکفن فی شئ منعہ اللہ بنبیّہ ان یکفن فیہ

(ابن سعد: ۳: ۲۰)

اللہ کی قسم مجھے اس کپڑا میں ہرگز کفن نہ دینا جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے پسند نہیں فرمایا۔

اس واقعہ کی تفصیل امام حاکم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کچھ یوں نقل کی ہے۔

کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بردی حبرۃ کانا لعبد اللہ بن ابی بکر ولف فیہما ثم نزعا عنہ فکان عبد اللہ بن ابی بکر قد امسک تلک الحلۃ لنفسہ

پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ بن ابی بکر کی دو چادروں میں رکھا گیا اس کے بعد انہیں اتار لیا عبداللہ نے وہ حلہ اپنے کفن کے لیے محفوظ کر لیا۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے اسے یہ کہتے ہوئے صدقہ کر دیا۔

Marfat.com

حتی یکفن فیہا اذا مات	ہیں کسی ایسی شے کو اپنے لیے
ثم قال بعد ان امسکہما	پسند نہیں کر سکتا جسے اللہ تعالےٰ
ماکنت لا مسك لنفسی	اپنے حبیب صلے اللہ علیہ
شیئاً منع اللہ رسولہ	وسلم کے لیے ناپسند فرما
صلی اللہ علیہ وسلم ان	دے۔
یکفن فیہ فتصدق	
بہا عبد اللہ	

(المستدرک ۳ : ۵۴۳)

اگر اس میں خیر ہوتی تو

امام ابن عبدالبر نے وصال کے وقت ان کی وصیت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

فلما حضرتہ الوفاۃ	جب ان کی وفات کا وقت
قال لا تکفنونی فیہا	آیا تو کہنے لگے مجھے اس کپڑے
فلو کان فیہا خیر فکفن	میں کفن نہ دینا اگر اس میں خیر
——— فیہا رسول	ہوتی تو ضرور رسول اللہ صلے اللہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	علیہ وسلم کے کفن بننے کی سعادت
(الاستیعاب ۲ : ۲۵۸)	حاصل کر لیتا۔

اے اللہ ہمارے آقا کو ہمارے حال پر مطلع فرما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی خدمتِ اقدس میں قبیلہ ہذیل کے کچھ لوگ آئے اور عرض کیا۔ ہمارے ساتھ کچھ مبلّغین بھیجیں تاکہ وہ ہمارے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تیار کردہ دس افراد کا وفد حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ان کے ساتھ بھیج دیا۔ جب وہ ھدۃ کے مقام پر پہنچے تو ایک سو کافروں نے ان کا پیچھا شروع کر دیا۔ حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے جیسے ہی محسوس کیا تو ایک بلند جگہ پر چڑھ گئے تاکہ دفاع کیا جا سکے کفار نے گھیراؤ کر لیا اور دھوکہ دیتے ہوئے کہا ہم عہد کرتے ہیں تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے تم نیچے اتر آؤ۔ امیر وفد حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میں کسی کافر کی ضمانت پہ نہیں اتروں گا۔

اور پھر یوں دُعا کی۔

اللھم اخبر عنا نبیک	اے اللہ! ہمارے آقا اور اپنے نبی کو ہمارے حالات سے آگاہ فرما

(اسد الغابہ، ۲: ۱۲۰)

ابن سعد کے الفاظ ہیں۔

انی نذرت ان لا اقبل جوار مشرک ابداً	میں نے نذر مان رکھی ہے کہ کبھی بھی کسی مُشرک کی پناہ قبول نہیں کروں گا

(الطبقات، ۳: ۴۶۳)

مُشرک کو مس نہ کرنے کا عہد

اس کے بعد ان سے لڑائی شروع ہو گئی۔ سات شہید ہو گئے اور تین حضرت خبیب بن عدی، حضرت زید بن دثنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم گرفتار کر لیے گئے۔ چونکہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ

Marfat.com

عہد کیا ہوا تھا۔

ان لا یمس مشرکا ولا — میں ہمیشہ نہ مشرک کو مس کرونگا

یمسہ مشرک ابدا — اور نہ مجھے کوئی مشرک مس کرے

جب شہادت کے بعد کفار نے ان کے جسم سے سر کو جدا کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالٰی نے شہد کی مکھیوں کا ایک جتھہ بھیج دیا جنہوں نے آپ کے جسم کی حفاظت کی اور رات کو بارش نازل فرمائی جس کا پانی آپ کے جسم مقدس کو جنت کی نہروں میں لے گیا

استجاب اللہ لعاصم بن ثابت یوم اصیب فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ حین اصیبوا خبرھم — اللہ تعالٰے نے شہادت کے روز عاصم بن ثابت کی دعا قبول کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کے روزِ شہادت صحابہ کو مطلع فرمایا۔

(اسد الغابہ، ۲ : ۱۲۱)

میری کمان اور اسلحہ حضور کی خدمت میں پیش کر دینا :

غزوہ حنین کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا عنایت فرما کر حضرت ابو عامر اشعری کو مشرکین کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد کے لیے روانہ فرمایا انہوں نے مقابلہ میں نو افراد قتل کئے دسویں کافر نے آپ کو شہید کیا، ابھی کچھ سانس باقی تھے تو حضرت ابو موسیٰ اشعری کو بلا کر نائب مقرر کیا اور بتایا کہ میرے قاتل نے زرد رنگ کا عمامہ پہن رکھا ہے اس کے بعد وصیت کرتے ہوئے کہا۔

ادفع قوسی وسلاحی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم — یہ میری کمان اور اسلحہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دینا۔

Marfat.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری نے جہاد جاری رکھتے ہوئے آپ کے قاتل کو واصل جہنم کر کے ان کا گھوڑا، اسلحہ اور سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام سامان انکے بیٹے کو عطا فرمایا اور یہ دعا فرمائی۔

اللھم اغفر لابی عامر واجعلہ	اے اللہ ابو عامر کو بخش دے اور
من اعلی امتی فی الجنۃ.	اسے میرے ان امتیوں میں شامل فرما
(ا رطبقات لابن سعد، ۴: ۳۵۸)	جنہیں جنت میں بلند رتبہ ملے گا۔

میں نے توکل کو افضل عمل پایا ہے

حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا۔ اے میرے دوست ہم سے جو بھی پہلے فوت ہو دوسرے کو بتائے کہ برزخ میں کیسی گذری؟ میں نے عرض کیا کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں!

ان نسمۃ المومن مخلاۃ	مومن کی روح آزاد ہوتی ہے وہ
تذھب فی الارض	زمین میں جہاں چاہے جا سکتی ہے
حیث شاءت ونسمۃ	لیکن کافر کی روح گرفتار ہو جاتی ہے
الکافر فی سجن	

محدث ابن ابی الدنیا نے یہ کلمات نقل کیے ہیں جب انہوں نے پوچھا کیا مردے زندہ سے ملاقات کر سکتے ہیں تو فرمایا۔

ارواحھم فی الجنۃ	ان کی ارواح جنت میں
تذھب حیث شاءت	ہوتی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں
(کتاب المنامات: ۲۳)	جا سکتی ہیں۔

Marfat.com

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ایک دن میں دوپہر کے وقت سویا ہوا تھا۔ حضرت سلمان فارسی خواب میں تشریف لائے سلام کیا میں نے جواب دیا اور پوچھا۔ کیف انت ؟ آپ کیسے ہیں

فرمایا ! خیریت سے ہوں۔

میں نے پوچھا

ای الاعمال وجدتہا افضل ؟ آپ نے کونسا عمل افضل پایا ؟

فرمایا !

وجدت التوکل شیاء عجیباً (الطبقات ۴ : ۹۳) میں نے توکل کو اعلیٰ عمل پایا ہے۔

حضور نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم دنیا سے زاد مسافر سے زائد حاصل نہ کرو گے

مرض وصال میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے آئے تو آپ رو پڑے۔ حضرت سعد کہنے لگے اے سلمان تم کیوں روتے ہو۔ حضور علیہ السلام تم سے راضی گئے ہیں۔ ابھی دوستوں سے ملاقات ہونے والی ہے اور تم حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔ فرمایا میں نہ موت کے ڈر کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ مجھے دنیا کی حرص ہے۔ میں اس لیے رو رہا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیتے ہوئے فرمایا تھا

لتکن بلغۃ احدکم من الدنیا مثل ذاد الراکب وحولی ھذہ الاساود

تمہیں دنیا سے اتنا ہی لینا چاہیئے جو ایک مسافر کا خرچہ ہوتا ہے اور میرا ارد گرد تو یہ برتن ہیں۔

Marfat.com

راوی کہتے ہیں کہ اس موقعہ پر ان کے ارد گرد فقط یہ چیزیں تھیں۔

حفنۃ او مطہرۃ او ؛ کھانے کا برتن، وضو کا برتن اور

رجانۃ (الطبقات ۴: ۹۱) ٹوکری

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

مدینہ طیبہ میں یہود کے سب سے بڑے عالم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جب مدینہ طیبہ تشریف آوری ہوئی۔ بیان فرماتے ہیں آپ کی زیارت کے لیے دیگر لوگ گئے میں بھی حاضر ہوا جیسے ہی میری نظر چہرہ مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو میں پکار اُٹھا۔

ان وجھہ لیس بوجہ ؛ یہ چہرہ انور کسی جھوٹے شخص

کذاب ؛ کا نہیں ہو سکتا۔

(مسند احمد ۵: ۴۵۱)

مجھے اولاد کے بارے میں شک ہو سکتا ہے مگر رسول اللہ کے بارے میں نہیں

قرآن مجید نے بیان کیا کہ اہل کتاب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے لوگ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ ؛ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ

یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ ؛ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے

اَبْنَآءَھُمْ ؛ بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں۔

(البقرہ)

Marfat.com

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے پوچھا۔ اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تو فرمانے لگے واقعہ قرآن نے درست فرمایا۔

مجھے اپنی اولاد کے بارے میں تو شک ہو سکتا ہے مگر حضور کے بارے میں ہرگز شک نہیں۔

مجھے میدان جنگ میں ڈال دینا

امام محمد بن سیرین تابعی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

ان ادرکنی ولیس لی	اگر مجھے اس حال میں موت آجائے
رکوب فاحملونی حتی	کہ میرے پاس سواری نہ ہو تو مجھے
تضعونی بین الصفین	اٹھا کر میدان جنگ میں دونوں
(سیر اعلام النبلاء ۲: ۴۲۳)	صفوں کے درمیان ڈال دینا۔

اگر ادائیگی قرض میں پریشانی ہو تو میرے دوست سے عرض کرنا

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، ان دس مقدس شخصیات میں سے ہیں جنہیں رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی۔ آپ ہی کے بارے میں فرمایا۔

ان لکل نبی حواریا	ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور

Marfat.com

وانت حواری الزبیر میرا حواری زبیر ہے۔

(سیر اعلام النبلا ۱، ۴۸)

آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں یوم جمل کے موقعہ پہ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا۔

میں آج مظلوماً شہید ہونے والا ہوں سب سے اہم معاملہ میرے قرض کا ہے، میرا تمام مال بیچ کر قرض چکا دینا۔ ادائیگی دین کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو تیرے بیٹے کے لیے ہوگا۔

یا بنی ان عجزت عن شی فاستعن بمولا ی۔ اے بیٹے اگر تو ادائیگی سے عاجز ہو تو میرے دوست مولیٰ سے مدد چاہنا۔

چونکہ مجھے آپ کے دوست کا علم نہیں تھا میں نے عرض کیا

یا ابة من مولاك؟ اباجان آپ کا دوست کون؟

قال: اللہ عزوجل۔ فرمایا: اللہ بزرگ و برتر۔

ابن الزبیر کہتے ہیں مجھے جب بھی قرض کے سلسلہ میں پریشانی لاحق ہوئی تو میں نے یہی عرض کیا

یا مولی الزبیر اقض عنه فیقضیه (سیر اعلام ۱، ۶۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی دعائیں

آپ کی شخصیت عشرہ مبشرہ میں سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا اس موقعہ پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں شہر مدینہ میں سب سے امیر ہوں میرا نصف مال آپ کا ہے۔ میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جسے آپ چاہیں

Marfat.com

طلاق دے دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کرلیں۔ یہ تو اسلامی بھائی کے لیے انصاری کی عظیم پیش کش اور ایثار تھا اب اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرنے والے کا جواب بھی سنیئے، کہا ہیں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتا۔

دلونی علی السوق فدلوہ — مجھے بازار کی راہ دکھاؤ۔ انہوں
علی السوق فاشتری وباع — نے بازار کی طرف رہنمائی کی تو
(ابن سعد ۳: ۱۲۶) — آپ نے وہاں خرید فروخت شروع کردی

میرا باغ امہات المؤمنین کی خدمت میں پیش کردینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو میری ازواج مطہرات سے زیادہ حسن سلوک کرے گا لہذا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے وصال کے وقت

اوصٰی لھن بحدیقۃ — امہات المومنین کے لیے ایک
قومت باربع مئۃ الف — ایسے باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ
(سیر اعلام النبلاء ۱: ۸۵) — درہم کا فروخت ہوا

پچاس ہزار دینار اور ہزار گھوڑا راہ خدا میں وقف کردینا۔

حضرت عروہ سے مروی ہے آپ نے پچاس ہزار دینار راہ خدا میں وقف کرنے کی وصیت کی۔ پچاس ہزار دینار میری طرف سے راہ خدا میں خرچ کر دینا۔ اور امام زہری نے یہ بھی روایت کیا: اوصی بخمسین الف دینار فی سبیل اللہ

اوصٰی بالف فرس فی — ہزار گھوڑے میری طرف سے
سبیل اللہ — جہاد کے لیے وقف ہیں۔

(سیر اعلام: ۱: ۹۰)

Marfat.com

بدری صحابہ کے لیے چالیس ہزار دینار

امام زہری سے مروی ہے کہ آپ نے بدری صحابہ کے لیے چالیس ہزار دینار کی وصیت کی۔

اوصی للبدریین فوجدوا مئۃ فاعطی کل واحد منھم اربع مائۃ دینار

(سیر اعلام النبلاء، ۱: ۹۰)

آپ نے بدری صحابہ کے لیے وصیت کی اس وقت ان کی تعداد سو تھی جنہیں چار چار سو دینار حصہ میں آیا۔

میں نے اسلام لانے کے بعد کبھی گناہ نہیں کیا

حضور علیہ السلام کے چچازاد اور رضاعی بھائی ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے وصال کا جب وقت آیا تو فرمایا۔

لا تبکوا علی فانی لم اتنطف بخطیئۃ منذ اسلمت

(سیر اعلام النبلاء ۱: ۲۰۴)

مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ میں نے جب سے اسلام قبول کیا۔ کوئی گناہ نہیں دکھیں تمہارے نوحہ کی وجہ سے گرفت نہ ہو جائے)

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر

Marfat.com

ہوئے۔

فجعل یلصق برسول اللہ — آپ کے جسم اقدس سے چمٹ گئے

صلی اللہ علیہ وسلم و یقبل — اور آپ کے مبارک قدموں کو چوما

قدمیہ۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ۔ آپ جو پسند فرماتے ہیں مجھے حکم دیجیے میں ہرگز آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نوخیز کی گفتگو کو نہایت ہی پسند کیا اور امتحاناً فرمایا۔

اذھب فاقتل اباک — جاؤ اپنے والد کو قتل کر دو

اسی وقت یہ قسم اٹھا کر چل پڑے جب تک والد کو قتل نہ کر لوں گا واپس نہیں لوٹوں گا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا میں صلہ رحمی ختم کرنے کے لیے مبعوث نہیں ہوا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا

چند دنوں کے بعد وہ بیمار ہو گئے سردی کا موسم تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے مگر اس وقت وہ بے ہوش تھے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر والوں سے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں اس مرض میں ان کا وصال ہو جائے گا جب انہیں ہوش آئے۔

فاذنونی بہ حتی — تو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں ان

اشھدہ و اصلی علیہ — کی نماز جنازہ پڑھاؤں اور تجہیز و تکفین میں شریک ہو جاؤں۔

جب انہیں ہوش آیا گھر والوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

Marfat.com

لائے تھے اور آپ نے فرمایا ہے جب طلحہ کو ہوش آئے تو مجھے اطلاع کرنا۔
اس سچے محب کا جواب و صیت سنئے۔

ادفنونی والحقونی بربی	مجھے دفن کر کے میرے رب کی
عزوجل ولا تدعوا	بارگاہ میں حاضر کر دینا۔ مگر رسول اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا
فانی اخاف علیہ الیہود	کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں میری وجہ
ان یصاب فی سببی	سے یہودی آپ کو ایذا نہ
(الاصابہ ۲ = ۲۲۷)	پہنچائیں۔

میرا سلام عرض کر کے آپ سے دعا کروانا

طبرانی نے حضرت طلحہ بن مسکین سے روایت یوں نقل کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو طلحہ کا انتقال ہو جائے گا۔ جب انہیں افاقہ ہو تو مجھے اطلاع دینا۔ رات کو جب افاقہ ہوا تو حضرت طلحہ نے پوچھا کیا آقا دوجہاں صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے تھے بتایا ہاں آپ تشریف لائے تھے اور فرمایا ہے مجھے اطلاع دینا حضرت طلحہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

لاتوسلوا الیہ فی ھذہ	اس وقت آپ کو اطلاع نہ دی
الساعۃ فتلسعہ دابۃ	جائے کہیں آپ کو کوئی گزند نہ
او یصیبہ شیء ولکن	پہنچے جب میں فوت ہو جاؤں
اذا فقدت فاقرؤہ	تو میرا سلام آپ کی خدمت میں
منی السلام وقولوا	عرض کر دینا اور عرض کرنا میرے

Marfat.com

لہ فلیستغفرلی ۔۔۔۔۔ لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد حضرت طلحہ کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا وہ فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہرگز تکلیف نہ دینا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ لوگوں نے صفیں بنائیں۔ آپ نے ہاتھ بلند کر کے دعا فرمائی۔

اللّٰھم القہ یضحک	اے اللہ طلحہ کو اس حال میں شرف
الیک و انت تضحک الیہ	ملاقات عطا فرما کہ وہ تجھے دیکھ
(حیات صحابہ ، ۲ : ۳۲۱)	کر اور تو اسے دیکھ کر مسکرا رہا ہو

ذرا غور تو کیجیے اسے کہتے ہیں محبت کہ محب ہر حال میں اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مقدم رکھے کہیں آپ کو تکلیف نہ پہنچے ورنہ کونسا امتی ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم میرا جنازہ پڑھائیں تاکہ میری آخرت سنور جائے۔

اس حال میں مجھے پسند نہیں کہ حضور کے پاؤں میں کانٹا چبھے

لگے ہاتھوں ایک اور صحابی حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کی کیفیت بھی ملاحظہ کیجیے۔ مشرکین انہیں شہید کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جا رہے تھے اس وقت کے کافر لیڈر ابو سفیان نے ان سے سرگوشی کرتے

Marfat.com

ہوئے کہا۔

انشدک اللہ یا زید! احب ان محمداً الآن عندنا مکانک تضرب عنقہ وانت فی اہلک؟	اے زید تجھے اللہ کی قسم! یہ بتا کیا اس وقت تو یہ پسند نہیں کرتا کہ تیری جگہ محمد کو پھانسی دے دیا جائے اور تو اپنے گھر آرام سے ہو۔

اس سچے محب کا جواب سنیئے۔ فرمایا۔

واللہ ما احب ان محمداً الآن فی مکانہ الذی ھو فیہ تصیبہ شوکۃ تؤذیہ وانا جالس فی مکانی	اللہ کی قسم! اس وقت اور حال میں بھی میں یہ ہرگز نہیں پسند کرتا کہ حضور کے مبارک پاؤں میں کانٹا چبھ جائے اور میں گھر میں بیٹھا رہوں۔

ابوسفیان نے جب محبت کی یہ سرشاری دیکھی تو تعجب کرتے ہوئے بول اٹھا میں نے بڑے بڑے محبت کرنے والے دیکھے سنے ہیں مگر

ما رأیت من الناس احداً یحبہ اصحابہ ما یحب اصحاب محمد محمداً (سیرت ابن ہشام، ۲: ۱۷۲)	میں نے لوگوں میں کسی کے ساتھی کو اس کے ساتھ محبت کرتے ہوئے نہیں پایا۔ جتنی محمد کے ساتھی آپ سے محبت کرتے ہیں۔

Marfat.com

صحابہ کا ایک اہم معمول

یہ عمل (حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تکلیف نہ دی جائے) صرف ایک صحابی حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالے عنہ کا ہی نہ تھا بلکہ تمام صحابہ کا یہ اجتماعی عمل[1] تھا۔ رات گئے اگر کوئی شخص فوت ہوجاتا تو صحابہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا پسند نہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن جانِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں پچھلی رات میت کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا۔ اس میت کو کب دفن کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا۔ آقا گذشتہ رات فرمایا۔

افلا اذنتمونی ؟ — مجھے کیوں اطلاع نہ دی ؟

صحابہ نے عرض کیا

دفناہ فی ظلمۃ اللیل — تاریکی میں ہم نے اسے دفن کیا

فکرھنا ان نوقظک — لہذا ہم نے آپ کو اس موقعہ پہ بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

(البخاری: باب صفوف الصبیان)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی انتہائی قدر کرتے

صحابہ کرام وقت کی قدر و منزلت کرتے، اپنے زندگی کے لمحات کو ضائع نہ ہونے دیتے خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات کا بہت خیال

---

[1] تفصیل کے لیے ہماری کتاب "معمولاتِ صحابہ" کا مطالعہ کیجیے

Marfat.com

رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت ۔ لگاؤ اور شیفتگی کے باوجود ان کی یہی کوشش ہوتی آپ کا وقت کم لیں تاکہ آپ کو دیگر اہم ترین ، مصروفیات نبھانے میں پریشانی نہ ہو اس ذاتِ اقدس کی مصروفیات کا عالم کیا ہوگا جس کے بارے میں خالق کائنات کا ارشادِ گرامی ہے ۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (المزمل) — دن کو آپ کی بڑی طویل مصروفیات ہوتیں ہیں ۔

میت کو آپ کی خدمت میں لے آتے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پہلے پہلے ہمارا طریقہ یہ رہا جیسے ہی کوئی قریب المرگ ہوتا ہم آپکو اطلاع کر دیتے ، آپ کرم نوازی فرماتے ہوئے تشریف لے آتے اگر وہ فوت ہو جاتا اس کا جنازہ پڑھاتے ، قبر تک تشریف لے جاتے تدفین تک شریک رہتے پھر واپس لوٹتے ، صحابہ نے محسوس کیا آپ کا کافی وقت اس معاملہ میں خرچ ہو جاتا ہے ہم کیوں نہ اس پر غور کریں ہم نے فیصلہ کیا اب پہلے اطلاع نہیں دیا کریں گے بلکہ فوتیدگی کے بعد جنازہ کے لیئے عرض کریں پھر یہ سلسلہ جاری رہا لیکن اس میں بھی آپ کو اس شخص کے گھر جانا پڑھتا ہم نے یہ فیصلہ کیا کیوں نہ ہم میت کو آپ کی چوکھٹ پر لے آیا کریں آپ گھر سے باہر تشریف لائیں جنازہ پڑھائیں اس کے بعد آپ چاہیں قبرستان تشریف لے جائیں اور اگر چاہیں تو دیگر مصروفیات میں مشغول و مصروف ہو جائیں اس روایت مبارکہ کے الفاظ پڑھیئے اور اپنے اور دیگر افراد کے وقت کو ضائع نہ ہونے دیجیئے ۔

قد کنا مقدم النبي — ہم ابتداً یوں کیا کرتے تھے جب کوئی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اذا
احضر منا المیت اذنا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فحضرہ
واستغفر لہ حتی اذا
قبض انصرف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ومن معہ
حتی یدفن وربما طال
حبس ذلک علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فلما
خشینا مشقۃ ذلک علیہ
قال بعض القوم لبعض
لوکنا لا نوذن النبی باحد
حتی یقبض، فاذا قبض
اذناہ فلم یکن علیہ
فی ذلک مشقۃ ولا حبس
ففعلنا ذلک وکنا نوذنہ
بالمیت بعد ان یموت
فیاتیہ فیصلی علیہ ،
فربما انصرف وربما
مکث حتی یدفن المیت
فکنا علی ذلک حینا ثم

قریب المرگ ہوتا تو ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرتے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاتے اور اسکے لئے بخشش کی
دعا فرماتے جب وہ فوت ہو جاتا
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی
تدفین کے بعد واپس لوٹتے
بعض اوقات اس کی وجہ سے
کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو رکنا پڑ جاتا ہمیں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ تکلیف گوارا نہ ہوتی
تو ہم نے اس میں مشورہ کر کے یہ فیصلہ
کیا آئندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت
ہونے کے بعد اطلاع دیا کریں گے
تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر
تکلیف اٹھانا نہ پڑے اور نہ ہی
اتنا رکنا پڑے پھر وفات کے
بعد اطلاع دیا کرتے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لاکر اس کا جنازہ
پڑھاتے اس کے بعد بعض اوقات
تدفین تک تشریف فرما رہتے

Marfat.com

قالا: لولم يشخص النبي صلى الله عليه وسلم وحملنا جنازتنا اليه حتى يصلى عليه عند بيته لكان ذالك أوفق به، ففعلنا فكان ذلك الأمر الى اليوم۔

(المستدرک، ۱/۵۱۹)

بعض اوقات واپس لے جاتے کچھ عرصہ ہمارا معمول یہی رہا، اس کے بعد ہم نے اطلاع دینا ہی چھوڑ دیا بلکہ میت اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقدس گھر کے پاس اس کا جنازہ پڑھا دیتے اور یہ نہایت ہی احسن طریقہ لگا اور آج کل ہم اسی پر عمل پیرا ہیں۔

Marfat.com

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱	مفاتیح الغیب	امام فخر الدین رازی
۲	کنز العمال	
۳	البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
۴	الطبقات ابنِ سعد	شیخ محمد بن سعد
۵	مجمع الزوائد	امام ہیثمی
۶	فتح الباری	امام ابن حجر عسقلانی
۷	شرح شفاء	ملاّ علی قاری
۸	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	حافظ ابنِ اثیر
۹	تاریخ ابن عساکر	امام ابنِ عساکر
۱۰	المستدرک	امام حاکم نیشاپوری
۱۱	سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی۔
۱۲	الزواجر	حافظ ابنِ حجر مکی
۱۳	المسلم	امام مُسلم
۱۴	الادب المفرد	امام بخاری
۱۵	الاصابہ	امام ابن حجر عسقلانی

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
۱۶	الاستیعاب	امام ابن عبد البر
۱۷	الترمذی	حافظ محمد بن عیسیٰ امام ترمذی
۱۸	قول الصحابی واثرہ فی الفقہ اسلامی	
۱۹	مقدمہ وصایا العلماء	شیخ مصطفیٰ عبد القادر عطا
۲۰	تطہیر الجنان لابنِ حجر مکی	امام ابن حجر مکّی
۲۱	مسند احمد	امام احمد بن حنبل
۲۲	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی
۲۳	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم
۲۴	ابن ماجہ	امام ابن ماجہ
۲۵	میزان الاعتدال	علامہ ابن حجر عسقلانی
۲۶	الشافعی	امام ابو زہرہ
۲۷	تاریخ بغداد	خطیب بغدادی
۲۸	حیاتِ مومن	علی اصغر چوہدری
۲۹	فرائد النور فی جرائد القبور	سید نعیم الدین مراد آبادی
۳۰	سیدنا محمد رسول اللہ	شیخ عبد اللہ سراج الدین شامی
۳۱	ابو داؤد	امام ابو داؤد
۳۲	حیاتِ صحابہ	شیخ محمد یوسف کاندھلوی
۳۳	سیرت ابن ہشام	ابنِ ہشام
۳۴	اتحاف السائل	امام عبد الرؤف مناوی
۳۵	الصواعق المحرقہ	امام ابنِ حجر مکّی

Marfat.com

مصنف متوفی	نام کتاب	نمبر شمار
امام طبرانی	المعجم الکبیر	۳۶
شیخ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ	۳۷
شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدارج النبوت ،	۳۸
امام بدرالدین عینی	عمدۃ القاری	۳۹
شیخ ابن قیم	الروح	۴۰
شیخ سعید حویٰ	الرسول	۴۱
مولانا احمد علی سارنپوری	حاشیہ بخاری	۴۲
حافظ ابنِ کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ	۴۳
امام محمد	موطا امام محمد	۴۴
امام قرطبی	التذکرہ للقرطبی	۴۵
امام حلبی	السیرۃ الحلبیہ	۴۶
شیخ مرتضیٰ زبیدی ،	اتحاف السادۃ المتقین	۴۷

Marfat.com

اپنی اولاد اور ورثاء کو خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں

صحابہ کی وصیتیں

تالیف
مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ

Marfat.com